

تاریخ جے پور

یا

جے پور گائیڈ

یعنے ہندوستان کے اس نہائت خوبصورت شہر کے

حالات بغرض مطالعہ مسافران وغیرہ

پہلی مرتبہ ۱۹۰۴ء میں

کارخانہ پیسہ اخبار کی خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں باہتمام منیجر طبع ہوا

ازا ا م محمد ضمیر حسا قیمت ۸/

شجرۂ نسب نواب محمد زین العابدین صاحب مرحوم

متعلقہ صفحہ ۵۰

شاہ عالم .... دھونڈے خاں

حافظ رحمت اللہ خاں

داؤد خاں

نواب علی محمد خاں

نواب فیض اللہ خاں

نواب غلام محمد خاں

محمد علی خاں

نواب عبداللہ خاں

نواب عبدالرحمن خاں

نواب حفیظ اللہ خاں

احمد علی خاں

ایک لڑکی

نواب اصغر علیخاں

عبدالوہاب خاں

محمد حسین خاں

نواب احمد علیخاں

محمد علیخاں عرف ننا صاحب

ایک لڑکا

ایک بیٹا زوجہ ثانی سے

نواب محمد سعید خاں

نواب محمد یوسف علیخاں

نواب کلب علیخاں

نواب مشتاق علیخاں

نواب حامد علیخاں والئی رام پور

رضا علیخاں

نواب زین العابدین خاں عرف نواب کلن خاں

محمد رضا خاں

نواب پیارے صاحب دولہا صاحب

ایک لڑکی جن کی شادی نواب صاحب والئی ٹونک نے نواب کلن خاں صاحب نے کی۔

دوسرے لڑکے محمد حسین خاں کے لڑکے سے شادی کی

تیسرے لڑکے ننا صاحب کے ساتھ شادی ہوئی

چوتھے لڑکے رامپور کے کسی صاحبزادے سے شادی ہوئی

نصر الدین حیدر خاں عرف نواب جانی صاحب

غازی الدین حیدر خاں عرف نواب نوشہ صاحب

ایک بیٹی جسکی شادی نواب صاحب محمد گڑھ سے ہوئی

دوسری لڑکی جسکی شادی مصنف سے ہوئی

تیسری لڑکی جسکی شادی ٹونک میں کسی صاحبزادے سے ہوئی

منور محمد خاں

پانچ لڑکیاں

مظفر محمد خاں کلاں

سردار محمد خاں

واحد محمد خاں

صدیق محمد خاں کلاں

ایک لڑکی جسکی شادی دھول پور میں ہوئی

مؤقر محمد خاں عرف سکندر محمد خاں پیدائش ۳ جولائی ۱۹۱۰ء در جے پور

ببن صاحب

ایک لڑکی

محمود علیخاں

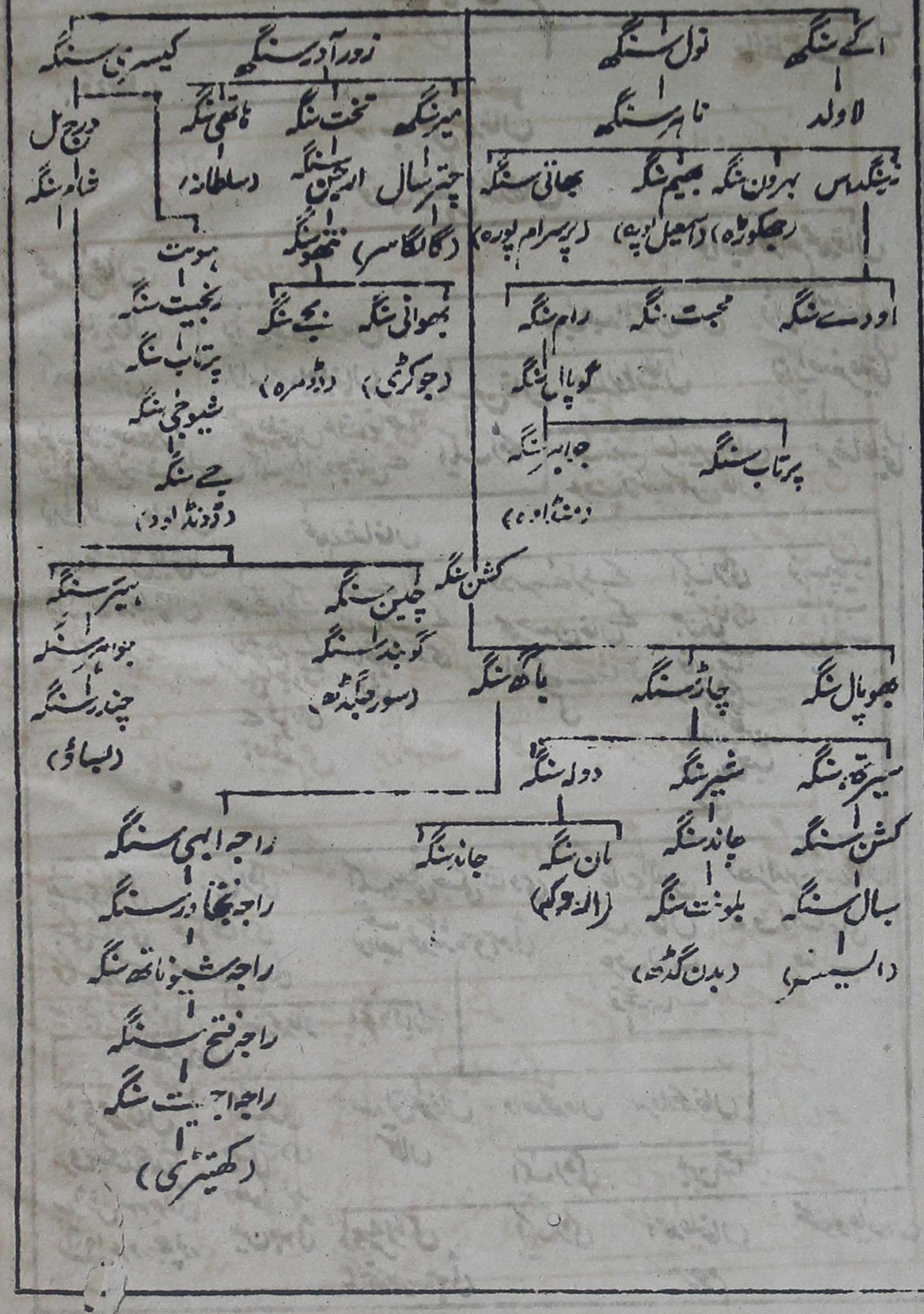
احمد علیخاں مرحوم

ایک لڑکی

دوسرے لڑکی تاکتخدا نہ ہوئی

شجرہ متعلق صفحہ ۲۸

ٹھاکر سادھول سنگھ



شجرہ مہاراجگان جے پور

متعلقہ صفحہ ۵۰

ڈھولارائے - کنکل - بنوجی - جانڑدیو - پجون - ملیسی - بیجل - راج دیو - کونتل -

کونتل

کھنجوجی ۔ ہمیرجی ۔ جولنسی

دولی - گورگاوت

بانری ۔ اودے کرن

نھوساتی

بنکو

نروکا ۔ شیخاوت ۔ شیوبرن پوتا ۔ پاتل پوتہ ۔ بتیل پوتہ ۔ نرسنگ

بندر

تبہر

بروجی ۔ بیت ۔ ملک ۔ جوجی ۔ برنجی ۔ ادہارن

کھومیاوت ۔ چندرسین

پرتھی راج

سیدانجی ۔ بھوروت ۔ پرتابجی ۔ روپ سنگوت ۔ ناتھاوت ۔ گنگاروت

سلطانوت ۔ بچاونت ۔ بھیم جی ۔ پورنملوت ۔ کلیا ۔ چتربھوجوت ۔ بہارمل

جگت سنگ ۔ سور سنگھ ۔ مادھو سنگھ ۔ بھگوانداس

مان سنگھ

ابھے راج

ہمت سنگھ ۔ کلیان سنگھ ۔ تخت سنگھ ۔ ارجن سنگھ ۔ بھیم سنگھ ۔ جگت سنگھ

جھوجھار سنگھ ۔ مہا سنگھ

جھولائی ۔ جے سنگھ مرزا راجہ

کیرت سنگھ کامہ والا ۔ رام سنگھ

مخروج ۔ کرشن سنگھ

شاخ شجرہ کوٹریاں جے پور متعلق صفحہ ۲۷

کوتل

لکھوجی
کوٹری بانسری

ہمیرجی
شاخ گنگاوت
کوٹری دھونی
شاخ کھومبانی
کوٹری بنگو

جونسی

اودے کرن

نروکہ
کوٹری الور
اوتیارا لوداتانہ

شیخاوت
کوٹری نورپور
کھنڈیلہ سیکر
کھنڈری وغیرہ

شاخ کھیورین پوتہ
کوٹری یندڑ

شاخ پاتل پوتا

شاخ بتیل پوتہ

نرسنگھ

بنبیر

بوروجی | بیت | ملک | جوروجی | برجی

یہ سب بنبر پوتہ کہلاتے ہیں

ادہارن

چندرسین

شاخ کھمباوت
کوٹری ماہر

پرتھی راج

بیدا جی | شاخ نیہدروتو | پرتاب جی | شاخ راجاوت | شاخ ناتھاوت | شاخ گنگاروت | شاخ سلطانوت | شاخ بچانوت | بھیم جی

شاخ نور نلوت | بہارمل

جگت سنگھ | سور سنگھ راجاوت | مادھو سنگھ کوٹری بھانپور | بھگوانداس

ابھے راج کوٹری توہ ال | مان سنگھ

ہمت سنگھ راجاوت | کلیان سنگھ کوٹری جیندی | تخت سنگھ کوٹری بھیری | ارجن سنگھ کوٹری دھولیر | بھیم سنگھ معدوم | جگت سنگھ | مہا سنگھ | مرزا راجہ جے سنگھ

جھوجھار سنگھ
کوٹری جھلائی

متعلقہ صفحہ ٦٦

نقشہ شہر جے پور



نقشہ ریاست جے پور



التماس ازجانب مطبع

ہندوستان میں اس ترقی اور تہذیب کے زمانہ میں جبکہ بوجہ ریلون اور سڑکوں کی کثرت کے سفر کرنا بہت سہل ہوگیا ہے۔ اہل ملک کو قطع نظر غیر ممالک کے سیر وسیاحت جو نہایت ضروری کام ہے۔ اپنے ملک کے دلچسپ اور خوشنما اور مشہور مقامات کا دیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ بلکہ انسان کی قدرتی خواہش ہے۔ کہ وہ مشہور اور قابل دید مقامات کی سیر کرے۔ اور عجائبات قدرت اور صنعت سے فائدہ اُٹھائے۔ لیکن ایسے سیر وسیاحت کے پورے طور پر مفید ثابت ہونے کے لئے ان سب مقامات کے گائیڈ بکین ممالک یورپ کے دستور کے مطابق اُردو زبان میں تیار ہونی چاہئیں۔ چنانچہ اس مطبع نے قصد کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل بڑے بڑے شہروں کی گائیڈ بکین یعنے رہنمائے مسافران چھاپی جائیں۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ لکھنؤ۔ دہلی آگرہ۔ شملہ۔ کشمیر۔ لاہور۔ حیدر آباد دکن وغیرہ۔ چنانچہ ان میں سے یہ پہلا نمبر جے پور کے متعلق شائع کیا جاتا ہے۔

شہر جے پور بلحاظ تعمیر کی خوبصورتی کے ہندوستان کا پیرس کہلانے کا مستحق ہے - اور اسلئے قابل دید ہے - کہ اُسکے دلچسپ حالات ہر قسم کے بغرض فوائد شایقین سفر قلم بند کئے جائیں - جناب صاحبزادہ ارجمند محمد خاں صاحب سلیم رئیس زادہ بھوپال نے کارخانہ پیسہ اخبار کے لیئے اس رسالہ کو مرتب کیا ہے - یقین ہے کہ جے پور کے متعلق تمام قدیم و جدید دلچسپ حالات اس میں موجود ہیں اور جو مسافر اور سیاح اس کتاب کو پڑھکر جے پور کو دیکھ لیگا - گویا اُسے جے پور شہر اور ریاست کی نسبت تمام ضروری باتیں معلوم ہو جائینگی -

گو یہ کتاب دو سال سے تیار تھی - لیکن افسوس ہے - کہ اسکے شایع ہونیکا اب موقع آیا ہے - اسی سلسلہ کے بعد دوسری کتابیں بھی زیر طبع ہیں -

محبوب عالم
ایڈیٹر پیسہ اخبار
۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

رہنمائے جیپور

دیباچہ

بعد حمد خدا و نعت رسول مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و منقبت اصحاب باصدق و صفا رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ مؤلف کتاب ہٰذا جو خاندان بھوپال کا ایک ممبر ہے۔ ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ یہ کتنے بڑے تعجب کی بات تھی۔ کہ ریاست جے پور اتنے بڑے ملک کی کوئی علیحدہ تاریخ نہ تھی۔ جسکو ہر خاص و عام آسانی سے دیکھ و پڑھ سکتا۔ البتہ جو لوگ صاحب مقدور ہیں۔ وہ وقائع راجپوتانہ یا اور ایسی ہی بڑی کتابیں دیکھ کر اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں لیکن کم مقدور یا عوام اس سے محروم تھے۔ پس مینے اُنکی ضرورت پوری کرنے کے لئے یہ مختصر تاریخ متفرق کتب سے (زیادہ تر وقائع راجپوتانہ سے) واقعات لیکر جمع کی۔ اور اسپر کچھ اور مضامین بھی اضافہ کئے گئے ہیں۔

یہ میرے لئے پہلا اتفاق ہے۔ کہ مینے اس کوچہ میں قدم رکھا۔ اُمید ہے کہ یہ کتاب اُس حیثیت کی ہوگئی ہوگی۔ کہ جسکو تاریخ کہہ سکیں اور گائیڈ کا کام دیسکے زیادہ تر اس کتاب کے لکھنے کی یہ وجہ ہوئی۔ کہ جے پور میری سُسرال ہے

اور نواب محمد زین العابدین خانصاحب مرحوم فوجدار سابق کی دختر سے راجوتوسلان قدیم اس ریاست سے تھے) میری شادی ہوئی ہے۔ اسلئے جو میں جے پور آیا اور زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ بغیر مشغلہ طبیعت گھبرائی۔ شوق ہوا کہ تاریخ جے پور کی سیر کروں۔ ہر چند تلاش کی۔ مگر کہیں دستیاب نہیں ہوئی سوائے وقائع راجپوتانہ کے جس سے زیادہ مفصل تاریخ راجپوتانہ کی اردو میں نہیں۔ پس یہی دل چاہا کہ اس سے بہتر شغل نہیں۔ ایک مختصر تاریخ لکھ ڈال۔ اگرچہ میں نے مضبوط ہمت کرکے اس کتاب کو پورا کردیا۔ تاہم میں نہیں کہسکتا کہ یہ کتاب عوام میں کس درجہ تک مقبول ہوگی۔ خصوصاً مؤرخ اور وہ لوگ جنکو تاریخ دیکھنے کا شوق ہے۔ اسمیں کیا کیا عیب نکالینگے۔ یا اس کتاب کو سراسر عیب بتاوینگے۔ بہر حال یہ اُنکی نظروں میں بالکل نکمّی ٹھہرے۔ تو مضائقہ نہیں۔ اسکو نہ دیکھیں۔ اور میری عیب پوشی فرماویں۔ ؎

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا
گو نہیں ہیں میرے اشعار میں معنی نہ سہی

بغرض دلچسپی ناظرین مؤلف نے دلچسپ بنانے کی بڑی کوشش کی ہے۔ اور اس کتاب کو حسب ذیل تین ابواب پر تقسیم کرکے نذر ناظرین کرتا ہے۔

باب اوّل

جغرافیہ۔ جسمیں مختلف بیان ہیں۔

باب دوم

تواریخی واقعات۔ اسمیں تین فصلیں ہیں۔

زمانہ گذشتہ، زمانہ حال کیفیّت شہر

باب سوم

گوٹریان یا جاگیرداران جے پور۔
آخر میں اپنے ذاتی واقفیت کو بطور ضمیمہ لگایا ہے۔ جو دلچسپی سے خالی نہیں۔

باب اوّل

جغرافیہ

رقبہ - حدود - ندیان - پہاڑ - جھیل - تالاب - آب و ہوا - شہر و قصبہ - اقوام - آبادی - زبانیں - معدنیات - تقسیم ملکی - زراعت - درآمد و برآمد - سڑکین - ریلوے - تیرتھ گاہ و زیارت گاہیں - مشہور اور بڑی میلے - سررشتہ تعلیم - سررشتہ حفظان صحت - سررشتہ ڈاک -

رقبہ

اس ریزیڈنسی مین جے پور کشن گڈھ اور لاوہ کی جاگیر جو ٹونک سے ملی ہے - شامل ہے صاحب ریزیڈنٹ بہادر لاوہ کے ٹھاکرون سے خراج وصول کرتے ہین جو گورنمنٹ مین جمع کیا جاتا ہے ◆

ملک جیپور خطوط عرض البلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول البلد شرقی ۷۵ درجہ ۸ دقیقہ اور ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے -

طول شمالاً جنوباً ۱۵۰ میل اور عرض شرقاً غرباً ۱۴۰ میل - کل رقبہ ۱۵۲۵۰ میل ہے ◆

حدود

شمال مین ریاست پٹیالہ - لوہارو - بیکانیر

جنوب مین ٹونک - بوندی - کوٹہ - گوالیار

مشرق مین قرولی - بھرت پور - الور

مغرب مین کشن گڈھ - مارواڑ - اجمیر - میواڑ

وسط مین اس کی زمین سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک بلند ہی -

مشرق کی طرف زمین پست ہے۔ تمام ملک ریگستان ہے۔

ندیاں

ملک کے شمالی حصہ مین جس کو شیخاواٹی کہتے ہین صرف ایک ندی ہے جس کا نام کاٹلی ہے کثرت بارش مین یہ ندی زور سے بہتی ہے۔ اس کا عرض علے العموم دو میل ہے باقی ندیان حسب ذیل ہین :-

نمبر	نام ندی	موقع	منبع	مدخل
۱	بناس	جنوب	علاقہ اجمیر سے مغرب کے سمت بہتی ہے۔	جنوب و شرق مین چنبل ندی سے جا ملی ہے۔
۲	بان گنگا	مشرق	نظامت دوسہ کے کسی پہاڑ سے نکلی ہے۔	مشرق مین علاقہ بھرتپور مین چلی گئی ہے۔
۳	بانڈی	وسط ملک	آمیر کے قریب کے پہاڑ سے نکلی ہے	ٹونک مین ماشی اور سندہری ندی کو ملاتی ہوئی بناس سے جا ملی ہے۔
۴	موریل	مشرق	نظامت دوسہ کے کسی پہاڑ سے نکلی ہے۔	جنوب و مشرق مین علاقہ قرولی مین نکل گئی ہے۔
۵	گنبھیر	مشرق	علاقہ قرولی سے بہتی ہوئی آتی ہے۔	ہندوؤن کے علاقہ مین سے بھرت پور نکل گئی ہے۔
۶	دین ندی	مغرب	علاقہ اجمیر سے بہتی ہے۔	جنوب مین راج محل کے قریب بناس ندی سے جا ملی ہے۔
۷	سندہری	مغرب	علاقہ کشن گڈھ سے بہتی ہے	ٹونک مین بانڈی ندی سے مل گئی ہے +

نمبر	نام ندی	موقع	منبع	مدخل
۸	ماشی	مغرب	علاقہ کشن گڈھ سے بہتی ہے	حدود ٹونک کے شمال مین بانڈی سے جا ملی ہے۔

پہاڑ

پہاڑ اس ملک کے چارون طرف ہین۔اس مین شمال و مشرق کی طرف کوہ اراولی مسلسل ہے۔باقی آمیر کے پہاڑ۔غلطہ کے پہاڑ۔آماگڈھ کا پہاڑ۔ساموَد کا پہاڑ اجیت گڈھ کا پہاڑ۔بیراٹھ کا پہاڑ کھیتڑی کے پہاڑ۔ملارنا ڈونگر کا پہاڑ۔ہاگر تو ڈہ۔سوائی مادھوپور کے پہاڑ۔کھنڈار کے پہاڑ بوٹلی کا پہاڑ۔باگور کا پہاڑ۔رائے سنگ کا پہاڑ۔توڈہ بھیم کا پہاڑ۔اونٹن کا پہاڑ بھی قابل ذکر ہین

جھیل

مغرب مین مشہور جھیل سانبھر ہے جس مین نمک پیدا ہوتا ہے۔یہ جھیل جودھپور کے علاقہ مین بھی ہے۔اکثر اس کے نمک پر جھگڑا ہوا کرتا تھا اس لئے علیحدہ علیحدہ حد بندی ہوگئی اور ہر ایک کے نمک کے کارخانہ ہیں۔اس کا طول بارش مین ۲۴ میل اور عرض ۳ میل ہوتا ہے لیکن پایاب اس کی آمدنی ۴ لاکھ گورنمنٹ کو خراج مین دیجاتی ہے۔جھیل نوحہ یہ بھی مشہور ہے۔مگر نمک نہین نکالا جاتا جھیل اجیت گڈھ

تالاب

اس ملک مین مختلف موقعون پر تالاب ہین جن کے نام یہان درج کیے جاتے ہین۔خاص شہر مین تین تال کٹورہ اور مان ساگر۔بیرونجات مین ماوٹا کے تالاب۔شہر آمیر کا تالاب۔توڑی ساگر۔رام ساگر۔بالک ساگر۔موتی ساگر۔بت ساگر۔فتح ساگر۔موران ساگر۔بوچارا بشن سمند بھی مشہور ہیں +

آب و ہوا

جے پور کی آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے کیونکہ ریت اور بلندی کی وجہ سے ایسے مقامات بہت کم ہین جہان پانی ٹھہرتا ہو۔اور اس لئے عفونت کا بخار پیدا نہین ہوتا۔موسم سرما مین خصوص شیخاوالی مین سردی بہت سخت ہوتی ہے

بعض اوقات سفید پالا رات سے دوپہر تک گرتا ہے۔

گرمیون مین شمال مین لو بہت چلتی ہے مگر رات کو ریت مین گرمی نہین رہتی اس سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین۔

بجز شیخاواٹی کے کل حصہ مین بارش بافراط ہوتی ہے۔ جے پور خاص مین بارش کا اوسط علے العموم ۲۲ سے ۲۸ انچ تک ہے +

شہر وقصبہ

کل قصبات ودیہات راج مین ۵۸۴۹ ہین۔ خالصہ کے ۱۸۱۰۔ ٹھاکرون کے ۳۳۴۱ انعام بخشش وخیرات مین ۲۶۶۔ ذیل مین چند مشہور شہرون کے نام ہین +

کیفیت	طول البلد مشرقی	عرض البلد شمالی	نام شہر وقصبہ	نمبر
اس ملک کا دار الخلافہ ہے اسکو مہاراجہ سوائی جے سنگھ والئے آمیر و ڈھونڈار نے اٹھارہوین صدی مین آباد کیا تھا۔ طول شرقاً ۲ میل عرض شمالاً ڈیڑھ میل آبادی ۱۵۴۴۴۴ بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ	۲۶ درجہ ۵۵ دقیقہ	جے پور	۱
جے پور سے ۴ میل شمال مین ہے۔ اول یہی شہر اس ملک کا تختگاہ تھا پہاڑون کے اندر ایک تالاب ہے اور کنارہ پر شہر۔ اب یہان آبادی بہت کم ہے پہاڑ کے	۷۵ درجہ ۵۸ دقیقہ	۲۶ درجہ ۶۹ دقیقہ	آمیر	۲

نمبر	نام شہر وقصبہ	عرض البلد شمالی	طول البلد شرقی	کیفیت
				دامن مین سلادیبی کا عظیم الشان مندر ہے۔ مضبوط قلعہ اور پرانے محل قابل دید ہین۔
۳	رنتھمبو	۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ	۷۶ درجہ ۲ دقیقہ	جنوبی سرحد پر بوندی کیطرف واقع ہے۔ ایک مضبوط قلعہ ہی اسپر چڑھنے کا صرف ایک پیچدار تنگ راستہ ہی اور راستہ پر متواتر چار دروازہ ہین اوپر جاکر بلندی ایسی سیدھی ہی کہ زینوت سے چڑھتے ہین پہاڑ کی چوٹی طول مین ایک میل ہی۔ اسپر بڑے آثار کی سنگین فصیل ہی۔ جابجا برجین اور مورچے ہین۔ قلعہ مین ایک محل۔ ایک مسلمان پیر کا مزار اور ایک مندر ہی۔
۴	اونیارہ	۲۵ درجہ ۵۵ دقیقہ	۷۶ درجہ ۱۰ دقیقہ	ریاست اونیارہ کا صدر ہے راؤراجہ کی سکونت کا پختہ قلعہ ہی شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے۔
۵	ایشردہ	۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ	۷۶ درجہ ۱۰ دقیقہ	جے پور سے ۷۰ میل جنوب مین ہی بناس ندی کے کنارہ واقع ہے شہر کے گرد خام فصیل اور خندق ہے ٹھاکر کا محل اور قلعہ اچھا ہی۔

نمبر	نام شہر وقصبہ	عرض البلد شمالی	طول البلد شرقی	کیفیت
۶	پاٹن	۲۷ درجہ ۴۷ دقیقہ	۷۶ درجہ ۹ دقیقہ	توراواٹی ٹھاکرون کا صدر ہی سنہ ۱۴۳۵ء مین توراجپوتون کے سرگروہ راؤ لچھمن سنگھ نے اپنے باپ کو قتل کرکے مسند حاصل کی تھی اور بعد ارتکاب جرم ایسا پشیمان تھا کہ جس محل مین یہ واقعہ ہوا تھا وہان کی بود وباش چھوڑکر علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تھا کہ رئیس مقتول کی روح اس مکان مین رہتی ہے اور اسکے استعمال کے لئے فرش گلاب وغیرہ اشیا مہیا رکھتے تھے- یہان پہاڑ بکثرت ہین زمین سیراب رئیس خراج گذار- قوم مینا کی آبادی بکثرت ہے +
۷	جھلائی	۲۱ درجہ ۸ دقیقہ	۷۶ درجہ ۱۰ دقیقہ	یہان کا راجہ وت سردار مہاراجہ صاحب کے قریب خاندان سے ہے
۸	چومون	۲۷ درجہ ۱۲ دقیقہ	۷۵ درجہ ۵۰ دقیقہ	قدیم قصبہ ہی اسکے گرد مضبوط شہرپناہ ہی اسکے اندر ایک پختہ قلعہ بازار خوشنما ہی- ناتھاوت ٹھاکرونکی بود وباش کی جگہ ہے +
۹	خوشحال گڈھ	۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ	۷۶ درجہ ۴۷ دقیقہ	ایک قلعہ ہی جسکے گرد دوہری خام فصیل ہی گرد عمیق خندق- قصبہ مین مکانات

نمبر	نام شہر وقصبہ	عرض البلد شمالی	طول البلد مشرقی	کیفیت
				پختہ وسنگین ہین۔
۱۰	دودو	۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ	۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ	۷۰۰ گھر اور سو دکانین قصبہ مین ہین گرد کنکرون کی خام فصیل ہے۔ اسکے گرد عمیق خندق اور ریت ہے۔
۱۱	دوسہ	۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ	۷۶ درجہ ۲۹ دقیقہ	وسیع اور آباد قصبہ پہاڑ کے دامن مین ہی جو اوپر سے چوڑا اور ہموار ہے ۴ میل کا محیط ہی ہر طرف سے چڑھنا محال ہی کنارہ پر پیوچہ دار دیوار بنی ہے فی زمانا محبس کے کام مین آتا ہے۔ قصبہ مین سنگین مگر شکستہ عمارتین ہین ایک عمدہ اور چند چھوٹے مندر اور ایک مسجد ہے
۱۲	ڈگی	۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ	۷۵ درجہ ۲۶ دقیقہ	یہان کا ٹھاکر کنہگاروت راجپوتونکا سرگروہ ہے۔ ملک بہت سیراب ہے۔ شہر مین کلیانجی کا مندر ہے جسکے دیکھنے کو دور دور سے لوگ آتے ہین۔
۱۳	ساموت	۲۷ درجہ ۱۳ دقیقہ	۷۵ درجہ ۵۴ دقیقہ	یہ قصبہ دامن کوہ مین واقع ہے پہاڑ پر قلعہ ہے۔ قصبہ کے گرد فصیل ہی۔ یہان کی ٹھاکر ناتھاوت اور راول کہلاتے ہین +

نمبر	نام شہر و قصبہ	عرض البلد شمالی	طول البلد مشرقی	کیفیت
۱۴	سانگانیر	۲۶ درجہ ۴۹ دقیقہ	۷۵ درجہ ۵۳ دقیقہ	جے پور سے ۹ میل جنوب مین یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے عمدہ چھینٹین رومال دوپٹہ وغیرہ رنگے جاتے ہین۔
۱۵	مادھوپور عرف نیا شہر	۲۵ درجہ ۵۵ دقیقہ	۷۶ درجہ ۳۳ دقیقہ	جے پور سے ۷۶ میل جنوب مشرق مین اس کی وضع قطع بالکل جیپور کی طرح ہے خوشنما شہرون مین جیپور کے بعد یہی ہے
		شیخاواٹی		
۱۶	جھونجھنون	۲۸ درجہ ۵ دقیقہ	۷۵ درجہ ۳۲ دقیقہ	ملک شیخاواٹی کا صدر یہی قصبہ نہایت خوشنما باغ درخت بکثرت یہان ہر ایک شیخاواٹی ٹھاکرونکی ایک ایک حویلی ہے مدت تک انگریزی چھاونی رہی اب ریاست کی نظامت ہے
۱۷	رام گڈھ	۲۸ درجہ ۲۹ دقیقہ	۷۵ درجہ ۵ دقیقہ	جے پور سے ۱۰۰ میل شمال و مغرب مین نہایت آباد قصبہ ہی۔ دولتمند ساہوکارہ ہے اسکے گرد مضبوط فصیل ہے۔
۱۸	سیکر	۲۷ درجہ ۳۶ دقیقہ	۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ	ایک ریاست کا صدر یہی سنہ ۱۸۳۵ء مین انگریزی فوج نے بلا مقابلہ خالی کرالیا۔

نمبر	نام شہر و قصبہ	عرض البلد شمالی	طول البلد مشرقی	کیفیت
۱۹	سنگھانہ	۲۸ درجہ ۶ دقیقہ	۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ	قصبہ خوشنما رنگین عمارتین ہین کوہ پر واقع ہے یہان کا رئیس راجہ کھیتڑی کو خراج دیتا ہے تانبے کی دھات بکثرت ہے۔
۲۰	کھیتڑی	۲۸ درجہ	۷۵ درجہ ۵۳ دقیقہ	ریاست کھیتڑی کا صدر ہے۔
۲۱	لچھمن گڈھ	۲۷ درجہ ۸ دقیقہ	۷۵ درجہ ۱۱ دقیقہ	خوبصورت قصبہ جیپور کی قطع کا ہے بلند پہاڑ پر واقع ہے سنہ ۱۸۰۶ء مین راو لچھمن سنگھ نے آباد کیا۔

اقوام و آبادی

کل قوم اس ملک مین پائی جاتی ہین خصوص قوم مینہ زیادہ مشہور ہے جن کی زیادہ تر گذر اوقات لوٹ مار پر ہے÷

آبادی اس ملک کی سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے حسب ذیل ہے÷

ہنود ۲۵۷۹۲۳۰۔ مسلمان ۱۹۹۰۲۰ دیگر اقوام جینی وغیرہ ۴۷۳۹۷

کل آبادی ۲۸۲۵۶۵۵ ہے÷

زبان

علی العموم تمام ملک مین اردو اور دیسی بھاشا بولی جاتی ہے خاص جے پور مین اردو زیادہ تر مارواڑی اور شاذ و نادر فارسی۔ سنسکرت انگریزی بولتے ہین÷

معدنیات

نمک۔ سانبھر کی جھیل سے کل ممالک مغربی شمالی اور ہند مین جاتا ہے۔ تانبہ پھٹکری۔ آہن۔ سیسہ۔ کھیتڑی کی طرف ان کی کانین بہت ہین۔ اکثر کانون مین نیلا تھوتھہ۔ اور پھٹکری کا پانی بھرا رہتا ہے جو جوش دینے سے صاف ہو جاتا ہے

رائے والا- سرحد الور کے پہاڑون مین سنگ مرمر کے قسم کی مضبوط پتھر نکلتا ہے اور تعمیر وغیرہ مین کام آتا ہے +

علاقہ کتھیڑی کے موضع پھسلانہ مین موٹے سیاہ پتھر کی ایک کان ہے -

راج محل مین لالڑی نکلتی ہے -

باگور کے پہاڑ مین کھیڑی کے قریب سینتہ نکلتا ہے جس کا میناکاری مین بڑا کام پڑتا ہے +

تقسیم ملکی

یہ ملک حسب ذیل دس نظامتون پر منقسم ہے جس کے ماتحت علیحدہ علیحدہ تحصیلین ہین +

اول نظامت گنگاپور جو جے پور سے ۳۲ کوس مشرق مین ہے -

دوم نظامت توراواٹی- یہ نظامت شمال مین ہے- صدر اس کا نیم کا تھانہ ہے

سوم نظامت سانبھر یہ مغرب مین ہے -

چہارم شیخاواٹی- شمال و مغرب مین- صدر اس کا جھنجنون ہے -

پنجم- نظامت دوسہ جے پور سے ۱۶ کوس مشرق مین -

ششم نظامت مالپورہ جے پور سے قریب ۳۰ کوس جنوب و مغرب مین -

ہفتم- کوٹ قاسم یہ نظامت جے پور سے تقریباً ۸۰ کوس علاقہ غیر مین ہے- یہ علاقہ بوقت غدر مہاراجہ صاحب کو گورنمنٹ سے ملا تھا -

ہشتم- سوائی مادھوپور جے پور سے ۴۰ کوس جنوب و مشرق مین -

نہم- نظامت ہنڈون قریب ۵۰ کوس مشرق مین -

دہم نظامت سوائی جے پور اس کے متعلق- آمیر- سانگانیر- استہیڑہ گوندیڑ ناہرگڈھ- گیہوٹ- سامود- کوٹ کھاد- بگرو- بوراج محلان- منوہر پور- کشن گڈھ رینوال جمارام گڈھ- وغیرہ ہین +

تحصیلین حسب ذیل ہین +

نمبر	نام نظامت	نام تحصیل	کیفیت
۱	گنگاپور	گنگاپور خاص	یہ قصبہ مثل جے پور کے ہے یہان خس بکثرت ہی- تل چانولی بہت اچھی بنتی ہے اسکے متصل اودی کے تالاب مین ایک دوا پائی جاتی ہے جو بہت دوا، دور مرض سوزاک آتشک کے لئے مشہور ہی
		بامنواس	چانول بکثرت- ایک قسم کا چانول شام زیرہ قابل تعریف ہوتا ہے-
		وزیرپور	یہان بھی چانول بکثرت پیدا ہوتا ہے-
۲	توراواٹی	توراواٹی خاص	ڈوریہ عمدہ بنتے ہین-
		بیراٹھ	لکڑی کے قلمدان صندوقچہ وغیرہ اور ریزی اچھی ہوتی ہے-
		پاوٹہہ	
۳	سامبھر	سامبھر خاص	نمک کے لئے مشہور ہی-
		پھاگی	
		معظم آباد	یہان جین کی پرانی مورتین بہت ہین جن کے درشن کے لئے بہت جینی آتے رہتے ہین-
۴	شیخاواٹی		اس مین صرف ایک تحصیل اور ایک تعلقہ ہی وجہ یہ ہے کہ کل ملک کے جاگیردار باجگذار ہین اس نظامت کا صدر مقام جھنجھنون ہی اور یہی اس کی تحصیل کہلاتی ہے- یہان حقہ چلم اچھے بنتے ہین-
			تعلقہ اودے پور شیخاوتون کا قدیم قصبہ ہی-
۵	دوسہ	دوسہ خاص	قائم خانی کپڑا اچھا ہوتا ہے- کھانے مین دوسہ کے دونے مشہور ہین- لیکن آجکل قابل تعریف نہین بنتے

نمبر	نام نظامت	نام تحصیل	کیفیت
		لال سوٹ	یہان کے برہمن مشہور ہین۔
		بسوہ	مٹی کے برتن اور کھلونے اچھے بنتے ہین۔
۶	مالپورہ	مالپورہ خاص	نمدے۔ گھوگھی۔ آسن جانماز۔ وغیرہ اچھے ہوتے ہین
		نوائی	زیرہ بہت پیدا ہوتا ہے۔
		ٹوڈہ رائے سنگھ	یہان پرانی عمارات اچھی اچھی ہین۔ ایک تالاب سدھ ساگر مشہور ہے۔ یہان کے محلون کے چھجے چھ چھ گز لمبے ہین۔ مہندی بھی یہان کی مشہور ہے۔
۷	کوٹ قاسم		کوئی تحصیل نہین دوہر یہان کے مشہور ہین۔
۸	سوائی مادھوپور	مادھوپور خاص	مثل جے پور ہے۔ لکڑی کے پایۂ۔ خوان موسل وغیرہ اچھے بنتے ہین۔ پتھر کی بط ایسی بنائی جاتی ہین جو پانی مین تیر سکے۔ پتھر کے کھرل۔ گنجفے بہت مشہور ہین۔ تجارتی شہر ہے۔
		کھنڈار	یہان قلعہ بہت عمدہ ہے۔ خس کے پنکھے۔ پلنگ کے پائے۔ کنگھے پارہ کے کام کے اچھے ہوتے ہین۔
		ڈونگر ملارنہ	تجارتی جگہ ہے۔
		بوتلی	یہ راجاوائی کا صدر ہے یہان کے چاقو کم خرچ بالانشین ہوتے ہین۔ اس جگہ کا لادھتورہ بھی ہے آم بکثرت۔
۹	ہنڈون	ہنڈون خاص	تجارتی شہر ہے۔ نادرشاہی کپڑا مشہور ہے۔
		ٹوڈہ بھیم	تجارتی جگہ ہے۔ رنڈی اچھی ہوتی ہے۔
		مہوہ گھاٹ ہنڈاری	لب سڑک تجارتی جگہ ہے۔

نمبر	نام نظامت	نام تحصیل	کیفیت
۱۰	سوائی جیپور	جے پور خاص	ہند مین بے نظیر شہر ہے جسکا ذکر آیندہ ہوگا پتھر کے کھلونے ۔تصاویر قلمی ۔ مینا کاری ۔ لاکھ کی چوڑی وغیرہ دور دور مشہور ہین ۔
		چاکسو	زیرہ روئی بکثرت اور اچھا ہوتا ہے ۔
		جمارام گڈھ	شکار گاہ ہے جوا دیبی کا مندر ہے جو مہاراجہ کی کل دیبی ہے یہان پر ایک بند عمدہ بنا ہوا ہی
		کالک	تجارتی جگہ ہے ۔

زراعت

علاقہ جے پور کی کوئی خاص پیداوار نہین ۔ جنوب مشرق مین تمباکو افیون نیشکر پیدا ہوتے ہین ۔ اور رقبہ کثیر پر گیہون ۔ جو ۔ ارہر ۔ تل ۔ سرسون مسانہ کی کاشت ہوتی ہے ۔ اور بعض فصلین صرف موسم بارش مین ہوتی ہین شیخاواٹی مین سال تمام مین ایک فصل ہوتی ہے ۔ اور کبھی وہ بھی نہین ۔ ملک مین ریت کے ٹیلہ ہین ۔ اس لئے آک اور پھوک پیدا ہوتے ہین ان کے پھولون کو پکا کر کھاتے ہین ۔ انکی شاخین اونٹوں وغیرہ کو چارہ مین دیجاتی ہین اور جڑین جو دور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہین ۔ جلا کر کوئلہ کے کام مین لائی جاتی ہین ۔ یہان کی مقدم پیداوار ۔ جوار ۔ باجرہ اور مونگ ہے ۔ ریت کے ٹیلہ اونٹون سے کاشت کئے جاتے ہین ۔ جب اس حصہ ملک مین بارش زیادہ ہوتی ہے ۔ پیداوار بھی بافراط ۔ ریاست جے پور مین کنوؤن مین پانی بہت گہرائی سے نکلتا ہے اور پانی سوت سے نہین بلکہ ریت سے پھنکر آتا ہے ۔ اگر کسی کنوئین مین ریت نکل آئی تو چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ کنوان اگر تیار ہو جاوے تو بہت فایدہ دیتا ہے ۔ علاوہ آبپاشی کے گرد و پیش کے مویشی پانی پیتے ہین ۔ اسپر محصول لیا جاتا ہے جہان کنوآن ہوتا ہے وہان آبادی زیادہ ہوتی ہے اسلئے

دیہات آپس مین بڑے فاصلہ پر ہین جہان کنکر کی تہ نکلتی ہے وہین گاؤن آباد ہوجاتا ہے +

درآمد و برآمد

جے پور کی کوئی خاص تجارت نہین - ہان تصاویر قلمی - پتھر کے کھلونے - مورتین - لاکھ کی چوڑی - سانگانیر کے چھپے ہوئے دوپٹہ رومال وغیرہ باہر بہت جاتے ہین -

ہر قسم کا مال باہر سے یہان آتا ہے - درآمد و برآمد دونون پر محصول چینگی لیا جاتا ہے +

سڑکین

پختہ اور بڑی سڑکون مین اول جے پور - آگرہ - اجمیر روڈ - دوسرے جیپور ٹونک روڈ - تیسرے گہاٹی پورہ روڈ - چوتھے جے پور آمیر روڈ - پانچوین سانگانیر جگتپورہ روڈ - چھٹے منڈاور فردلی روڈ ہین - کچی سڑکون مین دوسہ سوائی مادھوپور روڈ لال سوٹ گنگاپور روڈ - گنگاپور ہنڈون روڈ - نرائنا مالپورہ روڈ چلتی ہین +

ریلوے

راجپوتانہ مالوہ ریلوے - آگرہ سے اجمیر تک جے پور ہوکر گئی ہے اس مین دو جنکشن ہین - ایک بمقام باندی کوئی جہان سے ایک لائن بسوہ ہوکر دہلی گئی ہے - دوسرا پھلیرا جنکشن جہان سے ایک لائن سانبھر ہوکر جودھپور بیکانیر کو گئی ہے - باقی پھلیرہ سے ریواڑی نیمکا واٹی ہوکر جے پور - سوائی مادھوپور - کو ایک لائن زیر تعمیر ہے -

تیرتھ گاہ و زیارتگاہین

تیرتھ گاہون مین - گلتاجی - بان گنگا - لوہاگر - تری بینی مشہور ہین -

زیارتگاہون مین مزار مولانا ضیاء الدین صاحب - مزار میان مسکین شاہ صاحب مزار بانس والے پیر صاحب و مزار میان امانی شاہ صاحب قابل دید ہین -

مشہور اور بڑے میلے

تیج - گنگور اور دسہرہ یہ تین میلے خاص جے پور اور ہر نظامت اور تحصیلدن مین ہوتے ہین خاص شہر جے پور کے میلے حسب تفصیل ذیل ہین -

چیت مین سیتلا اشٹمی - رام نومی - پورن ماشی -

بیساکھ مین - آکھا تیج - اساڑھ مین - ساڑی دسہرہ - بھلیا نومی -

ساون مین - ہردیوجی کا میلہ - بن سوموار - غلطہ کے جھولے -

بھادون مین - پر کما - گنیش چوتھہ - کنوار مین آمیر کا میلہ -

تنلک کا میلہ -

کاتک مین - گوردھن - پرکما - گھوڑون کا میلہ - جو قریب پندرہ بیس روز رہتا ہے -

ماہ مین - ٹھاکرون کا میلہ - بھان سنمی - پھاگن مین شیو راتری - اور گوندیر کے میلے -

عیدین - محرم - شبرات یہ مسلمانی میلہ انکے علاوہ ہین - یہ بات قابل ذکر ہو کہ ہر دو مذہب کے میلون مین ہندو مسلمان خوشی سے شریک ہوتے ہین -

شتہ تعلیم

خاص جے پور مین ایک مہاراجہ کالج جسمین انگریزی - عربی - سنسکرت فارسی - اردو - بھاشا کی تعلیم ایم - اے تک دیجاتی ہے -

دوسرا سنسکرت کالج جسمین خاص سنسکرت اور بھاشا کی تعلیم ہر قسم کی دیجاتی ہے ÷ تیسرا برانچ سکول چاندپول - اس مین انگریزی - اردو - اور ہندی کی تعلیم مڈل تک ہوتی ہے -

چوتھا زنانہ اسکول اس مین لڑکیون کو بھاشا کا لکھنا پڑھنا لوئر پرائمری تک - سوزنی کا کام وغیرہ سکھایا جاتا ہے ÷

پانچوان اسکول آف آرٹس - اس مین طلبا کو ہر قسم کے فن دستکاری

سکھلائی جاتی ہے۔ علاوہ ان کے دو جین پارٹ شالا سرکاری امداد سے جاری ہین جن مین جین مذہب کی تعلیم اور بھاشا و سنسکرت کی تعلیم مڈل تک جاری ہے۔ ایک خانگی جینیون کا مدرسہ اور ہے۔ جس مین مذہبی تعلیم کے سوا اپر پرائمری تک بھاشا اور سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ دوسرا مدرسہ اہل اسلام جس مین علاوہ تعلیم مذہبی کے فارسی اور اردو کی پڑھائی مڈل تک ہے۔ باقی خانگی طور پر قریب ستر کے مکتب اور قریب پچاس پارٹ شالا جن مین رواجی طور کی تعلیم دیجاتی ہے جاری ہین۔

مفصلات مین آٹھ بڑے بڑے قصبون مین مڈل اسکول ہین جن مین بھاشا اور اردو کی تعلیم مڈل تک اور انگریزی کی تعلیم اپر پرائمری تک ہوتی ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ بیرانٹھ۔ سوائی مادھو پور۔ سانبھر۔ ہنڈون گنگاپور سری مادھو پور۔ مالپورہ۔ دوسہ۔

حسب ذیل مقامون پر اپر پرائمری اسکول ہین۔ جن مین بھاشا اور اردو کی تعلیم اپر پرائمری تک اور قدرے انگریزی پڑھائی جاتی ہے۔

لاٹ سوٹ۔ بسوہ۔ ٹوڈہ بھیم۔ مہوہ۔ کوٹ قاسم۔ ملارنہ ڈونگر۔ بونلی۔ ٹوڈہ رائے سنگھ۔ بھاگی۔ جھونجنون۔ پراگپورہ۔ سانگانیر۔ سوائی رامگڈھ۔ مقامات ذیل مین لوور پرائمری اسکول ہین جن مین صرف بھاشا اور اردو کی تعلیم لوور پرائمری تک ہوتی ہے۔

آمیر۔ جمارام گڈھ۔ چاکسو۔ باندی کوی۔ گڈھا کٹلہ۔ کوٹ بناور۔ سکرائی منڈاور۔ بھگونت گڈھ۔ نوائی۔ لامبہ۔ موضع آباد۔ گوبند گڈھ۔ پاوٹہ نیم کاتھانہ۔ کانوٹ۔

علاوہ مذکورۂ بالا سرکاری مدارس کے جاگیرداروں اور سیٹھون کے حسب ذیل مقامات پر مدرسہ جاری ہین۔

کھنڈیلہ۔ سیکر۔ فتح پور۔ رامگڈھ۔ بساؤ۔ البیسر۔ سراوہنا۔ سنگھانہ۔ ادنیارا

چومون - جوبنیر -
ان کے سوا قریب قریب سب بڑے گاؤن مین جہان آبادی بنئے - برہمن
اور مسلمانون کی ہے - وہان گی خانگی طور پر مدارس - اور مکتب جاری ہین جو چارسو کے
قریب ہین ؛

سررشتہ حفظان صحت

خاص شہر مین بڑا مردانہ اور زنانہ ہسپتال میو ہسپتال ہے اس کے متعلق
شاخین بہ تفصیل ذیل ہین -
ہسپتال پرانی بستی - موتی کٹلہ ہسپتال - نیا جیل و پرانے جیل کا ہسپتال - ڈیوڑھی
کا ہسپتال - ٹرنسپورٹ کور ہسپتال - پاگل خانہ کا ہسپتال -
بیرونجات مین حسب ذیل ہین -
سانگانیر - دوسہ - باندی کوئی - ہنڈون - گنگاپور - سوائی مادھوپور - مالپورہ
سامبھر - جھونجنون - سوائی رامگڈھ - مہوہ -
علاوہ ان کے اونیارا - چومون - سیکر - کھیتڑی مین جاگیردارون کے ہسپتال
علیحدہ ہین -

سررشتہ ڈاک

خاص ریاست کیطرف سے ڈاکخانہ کا انتظام ہے کوئی خاص ٹکٹ ڈاک یہان
استعمال نہین ہوتا - صرف محصول ڈاک مقررہ لیکر مہر ریاست لگائی جاتی ہے - علاوہ
گورنمنٹ ڈاکخانہ کے حسب ذیل مقامات پر راج کے ڈاکخانہ ہین جن کا کل انتظام راج
کے ملازمین کے ہاتھون مین ہے -
جے پور - سیکر - جھونجنون - کوٹ پتلی - منڈاوہ - رتن گڈھ - رام گڈھ - لچھمن گڈھ - سبحان گڈھ
نول گڈھ - سورجگڈھ - سنگھانہ - کھیتڑی - بساؤ - فتحپور - ڈیڈوانہ - ہنڈون - مہوہ -
بیلواس - روپ نگر - چڑاوہ - راجگڈھ - تجارہ - مادھوپور - سامبھر - دوسہ - گنگاپور
توراواٹی - مالپورہ - کوٹ قاسم -

باب دوم

تواریخی واقعات

تاریخ شیخاواٹی - تاریخ جے پور زمانہ گذشتہ - زمانہ حال مختصر کیفیت شہر جیپور

تاریخ شیخاواٹی

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ قبل تاریخ جے پور شروع کرنے سے اس بڑے حصہ ملک کے کی تاریخ لکھدیجاوے - یہ حصہ ملک جیپور کا شمالی حصہ ہے - اس کا رقبہ ۵۰۰۰ مربع میل ہے - اس کی آبادی فی مربع میل پچاس ہے اس سے دولاکھہ پچاس ہزار کی آبادی ہے - اس کے بڑے قصبوں مین اول رام گڈھ جس کی آبادی پچاس برس کے عرصہ مین دوچند ہوگئی اس مین ہندوستان کے نہایت دولتمند پچاس ساہوکار رہتے ہین آبادی اس کی ۲۰۰۰۰ ہے دیگر قصبہ حسب ذیل ہین +

سیکر آبادی ۱۵۰۰۰ - فتحپور - آبادی ۵۰۰۰ - بساؤ ۲۰۰۰۰ - منڈاول ۱۰۰۰۰ نول گڈھ - آبادی ۱۰۰۰۰ - جھونجنوں ۲۰۰۰۰ -

یہ حصہ ملک اب راجپوت ٹھاکروں کے قبضہ میں ہے - شیخجی یہاں کا مورث اعلے جے پور کے بارھویں مہاراجہ اودے کرن کا پوتا تھا - اول قایم خاں جو چوہان راجپوت سے مسلمان ہوگیا تھا یہاں قابض تھا - اودے کرن نے ان کو مغلوب کرکے ملک فتح کیا - لیکن ان مسلمانوں کی بود و باش وہیں رہی -

راجہ اودے کرن سنہ ۱۳۸۹ء مین آمیر کا حکمران تھا - اس کے پسر سوم بالوجی کی اولاد مین شیخاوت ہین - بالوجی اپنے باپ کے پاس سے چلا گیا تھا اور امرت سر کی جایداد حاصل کی تھی - اسکے تین بیٹے تھے - موکلجی [1] کھیمراج [2] کھہارو [3] - اول امرت سر کی جایداد کا مالک ہوا - دوسرے کی اولاد بالا پوتا مشہور ہوئی کہ جس سے بارہ کوٹری

کچھواہہ مشہور ہیں۔ تیسرے کے بیٹے گومن تھے۔ کہ جس کی اولاد کو مہاوت کہلاتی تھی اوراب بہت کم ہے۔ موکلجی جے کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کی دعا سے جسکا نام شیخ برہان تھا۔ لڑکا پیدا ہوا۔ جسکا نام شیخ جی رکھا گیا۔ اس نے یہ نصیحت کی تھی کہ لڑکے کو بدھی۔ یعنے ڈورہ پہنایا جاوے۔ جب وہ اتارا جاوئے تو درگاہ کے گنبد سے باندھا جاوئے۔ اور وہ نیلہ کرتہ ٹوپی پہنا کرے۔ سور کا گوشت نہ کھاوئے اور ہر ایک گوشت سے جو شرعًا ذبح نہ کیا گیا ہو۔ پرہیز کرے۔ بکرا حلال کیا جاوے کلمہ پڑھایا جائے اور بکرہ کا خون بچہ پر چھڑکا جاوے۔ اگرچہ اسکو چار سو برس گذرے لیکن موکلجی نے جو امور قبول کئے تھے وہ شیخاوتوں میں بدستور جاری ہیں +

آخر جس قدر شیخاوتوں کی اولادیں بڑھتی گئیں۔ ان کی جماعت میں توت اور زور بڑھتا گیا۔ اور پھر خانگی نزاع تقسیم جایداد آئے دن ہونے لگی۔ راج جے پور نے اس کو غنیمت سمجھکر یہ قاعدہ جاری کیا کہ جب کوئی ٹھاکر مرے تو اس کی اولاد کو جایداد برابر تقسیم کردیجاوے۔ صرف سیکر اور کھیتڑی اس تقسیم سے بچے ہوئے ہیں۔ سیکر میں جب کسی چھوٹے بھائی نے دعوے کیا وہ مارڈالا جاتا ہے۔ کھیتڑی میں ایک سے زیادہ لڑکا نہیں ہوتا +

دوسری قوم راجگان کنڈیلہ ہیں۔ جو اپنے مورث اعلے گردھر سنگھ کے نام سے گردھرجی کہلاتے ہیں۔ ان میں منوہرپور کے راؤ صاحب بخلاف دیگر شیخاوتوں کے خراجگذار ریاست ہیں اور راج میں نوکری کرتے ہیں۔

سیکر والے راؤ راجہ کہلاتے ہیں ان کے بھائی بیٹوں میں ٹھاکر کھوکھٹ و پاٹودہ و شیام گڈھ بڑے زبردست اور سرکش ہیں ان میں سے بعض سنگین وارداتیں کرتے ہیں اور گرفتار ہوتے ہیں +

سب سے بڑا گروہ بہ تعداد کثیر سادھول سنگھ جی والوں کا ہے۔ ان کے بزرگ نے قصبہ جھونجھنوں پر قبضہ کیا۔ ان کے مورث اعلے سادھول سنگھ تھے۔ جن کی پانچ اولادیں۔ ایک اکھے سنگھ جو لاولد مرا۔ دوسرا کیسری سنگھ۔ تیسرے کشن سنگھ چوتھے

نول سنگھ پانچویں نور آور سنگھ - ان کی بہت اولادیں ہوئیں اور ان پر مساوی حصہ تقسیم ہوئے - اس طرح اوقات مختلفہ میں بساؤ - سور جگڈھ - نولگڈھ - مینڈاوہ - ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمٰعیل پور - جھکوڑہ - پرسرام پور - دیوراداس چندانہ - ہیردہ - مدن گڈھ - ڈومرہ - گانگیاسر - سلطانہ وغیرہ - بیسیوں جائدادیں بن گئیں - ان میں سے بھی اکثر کے بیس تیس حصہ ہو گئے - اور بعض اولاد کے چند کھیت ہی حصہ میں رہگئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے - ڈوندلود - سور جگڈھ - نولگڈھ منڈاوہ وغیرہ ۲۰۰۰۰ و ۳۰۰۰۰ کے ہیں اور غایت درجہ بساؤ ۶۰۰۰۰ ہزار ہے جھونجنوں سب کا دارالریاست ہے +

سادھول سنگھ کے ایک بیٹے کشن سنگھ سے زیادہ اولادیں نہیں ہوئیں لہذا اسکا حصہ محفوظ رہا - اس کی اولاد نے ہمت اور لیاقت سے ملک اور رتبہ میں ترقی کی اور کل خاندان میں فضیلت حاصل کی +

بعض شیخاوٹوں کی شاخیں ایسی ہیں کہ جب انکے پاس کچھہ جائداد نہیں رہی تو نوکری پر گذر اوقات کرنے لگے - اور بعض غارتگری اور ڈاکہ زنی کرتے ہیں - ان میں ایک اور بڑا گروہ سلمدی والوں کا ہے - کہ ان کا بزرگ سلمدی سنگھہ تھا - سادھول سنگھ کے بھائی نے اپنی کوتہ اندیشی سے جائداد کا حصہ نہیں لیا - شیخاواٹی اور خصوص کھیتڑی میں اور شمال مشرق کے حصہ میں ایک قوم مینوں کی ہے - اور راج میں قلعہ اور خزانہ کے محافظ ہونے کے سبب بڑا زور ہے - کل ملک میں شاخیں پھیلی ہوئی ہیں - یہ لوگ جوانمرد ہوتے ہیں - چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی میں مشہور ہیں - زیادہ تر ان کی وارداتیں اندور - بمبئی اور حیدرآباد دکن کی طرف ہوتی ہیں +

شیخ جی سے تیسری پشت میں رائسل ہوا جس کے سات بیٹے تھے جن کی اولاد مختلف ناموں سے مشہور اور جنکو حسب ذیل حصہ تقسیم ہوا -

۱ - گردھر جس کی اولاد گردھر جی کہلاتی ہے - کھنڈیلہ اور ریواسہ دیا گیا -

۲- لاڈخان جس کی اولاد لاڈ خانی کہلاتی ہے کھاجریاواس دیاگیا +

۳- بھوجراج جس کی اولاد بھوجانی کہلاتی ہے اودے پور دیا گیا +

۴- نرمل راؤ- .... کا نسلی ״

۵- پرسرام ״ پرسرام پوتہ ״ بائی ״

۶- ہرراම ״ ہرراම پوتہ ״ موندری ״

۷- تاج خان ״ تاج خانی ״ ....

غرض شیخاواٹی ہیں ۵۰۰۰ کے رقبہ پر کل شیخاواٹیوں کا قبضہ ہے یہ ملک ان کے مورثوں نے بزور شمشیر لیا تھا راج سے انکو بطور جاگیر نہیں ملا- اب بھی سوائے ایک دو کے کوئی خراج نہیں دیتا نہ نوکری دیتے ہیں- البتہ ماتحت راج ہیں- وقت طلب حاضر ہونگے- راج بھی ان کی عزت اور مرتبہ میں مثل قدیم برتاؤ کرتا ہے-

اب یہاں پر ایک شجرہ شیخاوتوں کا دینا ضروری ہے- اس سے قبل ایک شجرہ سادھول سنگھ والوں کا دیا گیا ہے +

تاریخ جے پور زمانہ گذشتہ

کچھواہہ نسل کے راجپوت اپنے کو راجہ اجودھیا کے دوسرے پسر کش کی اولاد بتلاتے ہیں اور اسپر بڑا فخر کرتے ہیں- اس زمانہ کے کل راجپوتوں کے نام پال پر ختم ہوتے تھے لیکن راجہ نل سے بتیسویں پشت میں سورا سنگھ ہوا- اسکے بیٹے ڈھولارائے نے موروثی ریاست سے خارج ہوکر ۹۶۷ء میں ڈھونڈار کا راج قایم کیا- اسکا قصہ اس طرح ہے کہ جب سورا سنگھ مرگیا تو اسکے بھائی نے اپنے بھتیجے ڈھولارائے کو معہ اس کی والدہ کے ریاست سے نکالدیا اور خود ریاست کو دبا بیٹھا- یہ مخروج ماں اپنے بیٹے کو لئے ہوئے جو ابھی دودھ پیتا تھا کھوگنگ جو جے پور کے موقع سے ۵ میل کے فاصلہ پر تھا- لیکر پہونچی یہاں ایک مینہ رانی حکومت کرتی تھی- ڈھولہ رائے کی والدہ اپنے بچہ کو چھوڑ کر کسی ضروری کام کو گئی ہوئی تھی- جب وہ واپس آئی تو اس نے اپنے بیٹے پر ایک سانپ کو سایہ کئے ہوئے دیکھا اور یہ خبر رفتہ رفتہ مینہ رانی کو ہوئی کہ

اسکے چونکہ کوئی اولاد نہ تھی اس نے ڈھولا رائے کو گود لے لیا۔ جب یہ ۱۴ برس کا ہوا تو رانی نے اسکو کھوگنگ کا خراج ادا کرنے کے لئے دہلی بھیجا جہاں تور بادشاہ حکمران تھا۔ یہ وہاں پانچ برس رہا اور جب واپس ہوا تو ملک ومال کی حرص سے دھوکہ دیکر کھوگنگ کے حاکم کو مار کر اپنا قبضہ کیا۔ اسپر مینہ قوم اس کی دشمن ہوگئی ایک موقعہ پر جب کہ وہ کسی سفر کو جاتا تھا ان لوگون نے اسکو مار ڈالا۔

اسکے بعد اسکے بیٹے نے جو باپ کے مارے جانے کے وقت ماں کے پیٹ میں تھا ڈھونڈار کا ملک فتح کیا اسکا نام کنکل تھا۔

پھر میدل راؤ نے شہر آمیر وغیرہ پر قبضہ کیا۔

اپنی باری پر ہون دیو راجہ اسکا بیٹا بھی لڑائی میں مشغول رہا۔

بعدہ کونتل نے مینوں کو سخت شکست دیکر ڈھونڈار پر مستقل حکومت کی۔

اس کے بعد پجون حاکم ہوا۔ اس کی شادی پرتھی راج شاہنشاہ دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی تھی۔ اس نے شہاب الدین غوری کو شکست دی۔ اور اس نے سعہ دیگر ۶۴ رئیسوں کے پرتھی راج کو قنوج کی رانی اوڑالے جانے میں مدد کی تھی۔ لیکن اس معرکہ میں مارا گیا۔

پھر مالیسے نے حکومت سنبھالی۔ اور اتراہی فتح کی۔

پھر یکے بعد دیگرے پانچ راجہ بیجل۔ راج دیو۔ کیستن۔ کونتل۔ جونسی ہوئے انکے زمانہ کا کوئی واقعہ قابل ذکر نہیں۔

جونسی کے بعد اودے کرن رئیس ہوا۔ اسکے ایک پسر بالوجی نے باپ کا گھر چھوڑکر امرت سر کی جائداد حاصل کی جسکا ذکر پہلی فصل میں ہے۔

شیخ جی جس کی اولاد مین شیخاوت ہیں اودے کرن کا پوتا تھا۔

پھر چار راجہ نرسنگ۔ بن بیر۔ اودھارن۔ کھندرسین۔ اپنی اپنی باری پر حاکم ہوئے لیکن تاریخ کے لیئے کوئی واقعہ نہیں چھوڑا۔

پھر پرتھی راج گدی پر بیٹھا جو اودے کرن سے پانچویں پشت میں تھا

اسکے ۱۸ بیٹے ہوئے - جن مین سے بارہ بچے - ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ جاگیر بن ملیں - جو بارہ کوٹرے کچھواہہ سے نامزد ہین - اگرچہ اب تعداد مین زیادہ ہیں - پر بھی برج کو اسکی بیٹے بھیم نے مار ڈالا - اور خود بھیم بھی اپنے بیٹے اشکرن کے ہاتھ سے مارا گیا - اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کا معاملہ پیش آیا +

اب مہاراجہ بہار مل کی حکومت کی باری تھی - اور یہی وہ راجہ تھا جس نے مسلمان بادشاہ کی اطاعت قبول کی اور بابر کا شریک ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب اور راجہ آمیر کا خطاب حاصل کیا -

پھر اسکے بیٹے بھگوانداس نے عنان حکومت ہاتھ میں لی - اس نے دربار شاہی میں زیادہ رسوخ حاصل کیا - اکبر سے دوستی کی - اور جہانگیر سے اپنی دختر کی جس سے خسرو پیدا ہوا -

پھر اسکا بھتیجا مان سنگھ مسند نشین ہوا - یہ جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا - اکبر شاہ کیطرف سے کل اوڑلیسہ فتح کیا - اور حسن خدمت کے صلہ میں بنگالہ - بہار او - دکن کا حاکم مقرر ہوا - اسی نے آسام کو دہلی کا خراجگذار بنایا - اور کابل کا صوبہ مقرر کیا گیا - اب یہ ایسا زبردست ہوگیا تھا کہ بادشاہ کو اسکا خوف تھا اسکے مغلوب کرنے کے لئے ایک معجون تیار کرائی گئی - اس میں کسی قدر زہر ملایا گیا - لیکن چاہ کن را چاہ در پیش والی مثل صادق آئی - مان سنگھ بنگالہ میں ۱۶۱۵ء میں مرگیا - یعنے دس برس بعد انتقال اکبر +

۱۶۱۵ء میں جگت سنگھ اور پھر اسکا بیٹا مہا سنگھ گادی پر بیٹھے جگت سنگھ کے دوسرے بیٹے کو جھلائی جاگیر ملی - لیکن یہ دونوں ایسے کم حوصلہ تھے کہ دربار میں جودھپور کے روساء کا اقتدار بڑھ گیا -

اب ۱۶۲۲ء میں میرزا راجہ جے سنگھ حاکم ہوا - شاہنشاہ جہانگیر نے اس کی مسند نشینی اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ رائے سنگھ والئے بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تھی

۵۱ اس واقعہ کو سوائے وقائع راجپوتانہ کے کسی مورخ نے نہیں لکھا -

جب راجہ محل سرا میں سلام کے لئے گیا۔ بادشاہ نے جودہ بائی کو سلام کرنیکو حکم دیا۔ کہ اسکے ذریعہ سے تم کو مسند حاصل ہوئی ہے۔ مگر اس نے بلحاظ رشتہ داری راٹھور وکچھواہہ راجپوتوں کے جواب دیا۔ کہ حضور کے محلسرا کی بیگمات میں جسکو حکم ہوگا سلام کروں گا۔ مگر جودہ بائی کو نہ کرونگا۔ اسپر جودہ بائی نے ازراہ خوش طبعی کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں میں نے تم کو آمیر کا راج دیدیا۔

اس نے سلطنت کی بڑی خیر خواہی کی۔ اور خطاب میرزا راجہ اور شش ہزاری منصب حاصل کیا۔ اس نے بڑی حکومت کی۔ تین بادشاہان دہلی کی حکومت دیکھی یعنے آخر زمانہ جہانگیر میں مسند نشین ہوا اور کل عہد حکومت شاہجہان اور شروع زمانہ اورنگ زیب تک حاکم رہا۔

بزمانہ عالمگیر ۱۶۶۵ء میں اس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار میں پہنچایا لیکن جب دیکھا کہ میرے قول میں فرق آتا ہے تو اس کی مفروری میں مددگار ہوا۔ مگر اس خوش عہدی سے زیادہ بدنامی دارا شکوہ کے ساتھ دغا کرنے میں ہوئی جے سنگھ کے ماتحت ۲۲ ہزار راجپوت اور ۲۲ زبردست سردار تھے اور اسپر اسکو بڑا غرور تھا۔ اور عادت ہوگئی تھی کہ سرداروں کو دربار میں جمع کرکے دونوں ہاتھوں میں دو پیالہ لیتا اور کہتا کہ ایک دہلی (یعنے عالمگیر) اور دوسرا ستارہ (یعنے سیواجی) ہے۔ پھر دست چپ سے ایک پھینک کر کہتا۔ کہ ستارہ تو یہ جاتا ہے اور دہلی دست راست میں ہے جب چاہونگا اسی طرح توڑ دونگا۔ یہ خبر اورنگ زیب کو پہونچی اس سے کشیدہ ہوا اور اسکے مارنیکا قصد کیا۔ لیکن اس کام کے لئے عرصہ تک کوئی آدمی نہ ملا آخر اسکے پسر خورد کیرت سنگھ کو ملک و مال کا لالچ دیکر اسپر آمادہ کیا۔ اور یہ اقرار کیا کہ بجائے پسر کلاں تجھکو آمیر کا راج دونگا کیرت سنگھ نے افیون میں زہر دیکر باپ کو مار ڈالا۔ اس کی رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگھ کو فرار ہونا پڑا۔ یہ قصبہ کامہ علاقہ بھرتپور میں بود و باش کرنے لگا۔ اور اپنے حقوق سے دوامًا محروم رہا۔ جے سنگھ نے ۱۶۶۸ء میں انتقال کیا۔ اور ۴۶ برس حکومت کی۔

مہاراجہ رام سنگھ (۱۶۶۸ - ۸۹)

پھر رام سنگھ مسند نشین ہوا۔ اور شہنشاہ اورنگ زیب سے منصب چار ہزاری ملا۔ ملک آسام کی فتح کے لئے روانہ کیا گیا۔ آخر سنہ ۱۶۸۹ء میں انتقال کیا۔

مہاراجہ کشن سنگھ و بشن سنگھ (۱۶۸۹ - ۹۹)

اسکے بعد کشن سنگھ اور پھر بشن سنگھ حاکم ہوئے۔ بشن سنگھ کو اورنگ زیب سے منصب سہ ہزاری ملا۔ اور یہ دونوں راجہ گیارہ بارہ برس تک حکمران رہے۔

جے سنگھ دوم (۱۷۰۰ - ۴۳)

سنہ ۱۶۹۹ یا سنہ ۱۷۰۰ء میں جے سنگھ دوم مسند نشین ہوا۔ دکن میں عمدہ خدمتیں کیں اس عرصہ میں اورنگ زیب کا سنہ ۱۷۰۷ء میں انتقال ہوا۔ اور اسکے بیٹوں میں تخت نشینی پر لڑائیاں ہوئیں۔ تب جے سنگھ بیدار بخت خلف اعظم شاہ کا جو بادشاہ کے انتقال پر بادشاہ ہو گیا تھا۔ رفیق رہا۔ اور سنہ ۱۷۰۷ء میں اسکے بھائی سے دھولپور پر لڑا۔ اسمیں بیدار بخت مارا گیا۔ اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا۔ بادشاہ نے اس مخالفت کی علت میں آمیر ضبط کی۔ مگر جے سنگھ دست بقبضہ ہو کر اپنے راج میں داخل ہوا اور اجیت سنگھ والئے مارواڑ نے بنظر حفاظت اتفاق کیا۔ علم انتظام اور سیاست مدنی میں وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تھا۔ نہایت مدبر و منتظم حاکم تھا۔ شہر جے پور اسی نے آباد کیا۔ علم نجوم میں کمال حاصل تھا۔ اس نے اپنے ہی آلات سے جے پور۔ اوجین بنارس۔ متھرا میں مناظر گاہیں بنائیں۔ اس نے ترکی منجم کے آلات اسی طرح برنگالی آلات کو ناپسند کیا۔ اپنے مختلف مقامات کے مناظروں سے نقشہ حرکات اجسام فلکی مرتب کیا اور اسکا نام زیچ محمد شاہی رکھا۔ یہ راجہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تھا۔ باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے آثار ظاہر تھے لیکن وہ باوفا رہا۔ اس کی سیاست کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے کہ اس کی ماں نے اپنے دوسرے بیٹے بجے سنگھ کو جب وہ سن تمیز کو پہونچا بخوف ہلاکت کچھ تحفہ و تحایف کے ساتھ دربار دہلی کو بھیجدیا۔ اول جے سنگھ اسکو پرگنہ بسوہ دیتا تھا اور وہ راضی بھی ہو گیا تھا۔ لیکن قمر الدین وزیر اور اپنی ماں کی تحریک اور نیز حرص نے اسکو سب ملک لینے پر آمادہ کیا۔ اور دربار دہلی میں اس نے ملک حاصل ہونے پر پانچ کروڑ روپیہ اور پانچ ہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے جب ضمانت

طلب کی۔ وزیر ضامن ہوا۔

آمیر ملنے اور جے سنگھ کی بیدخلی کی سند تیار ہوتی تھی کہ خاندوران خان نے جوجے سنگھ کا پگڑی بدل بھائی تھا یہ خبر جے سنگھ کو پہونچائی۔ اس نے سرداروں سے مشورہ کیا۔ اور حسب صلاح بسوہ کا پٹہ لکھوا کر سرداروں کے سپرد کیا۔ سرداروں نے بجے سنگھ کے نزدیک وکیل بھیجا۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی کے قول پر مجھکو اعتبار نہیں۔ اسپر کفالت دی گئی اور کہلا بھیجا۔ کہ اگر وہ قول پر ثابت نہ رہا تو ہم خود تم کو آمیر کی گدی پر بٹھا دینگے۔ آخر اس نے منظور کیا۔ سرداروں نے دونوں بھائیوں کو ملاقات پر آمادہ کیا۔ مگر بجے سنگھ نے آمیر آنے سے انکار کیا۔ اور چوموں جگہ ملاقات کی مقرر ہوئی۔ اور پھر سانگانیر۔ جسوقت جے سنگھ ملاقات کے واسطے چلنے لگا۔ اسوقت ناظر ماجی کیطرف سے پیام لایا کہ ماجی صاحب فرماتی ہیں کہ میں بھی دونوں بھائیوں کی ملاقات اپنی آنکھوں سے دیکھا چاہتی ہوں اور سرداروں سے صلاح کے بعد یہ منظور ہوا۔ ناظر نے مہاڈول اور ۳۰۰ رتھ تیار کئے۔ مگر بجائے ماجی کے ایک اوگر سین بھائی اور ایک ایک رتھ میں دو دو سلح پوش سوار ہوئے۔ اس فریب سے سوائے راجہ اور ناظر کے کسی کو خبر نہ تھی سانگانیر میں دونوں بھائیوں کی ملاقات ہوئی۔ وقت ملاقات جے سنگھ نے اپنے بھائی سے ازراہ محبت کہا کہ اگر تم بسوہ پر قانع نہیں تو بسوہ مجھے دو اور تم آمیر لو۔ بجے سنگھ نے اپنے بھائی کی شفقت سے مغلوب ہو کر جواب دیا کہ نہیں میں نے اپنی مراد پائی اتنے میں ناظر نے آکر کہا کہ ماجی صاحبہ کہتے ہیں کہ اگر سب سردار علیحدہ ہو جاویں تو میں بھی آکر دیکھوں۔ اسپر دونوں بھائی ہاتھ میں ہاتھ دیکر ڈیوڑھی پر پہونچے جے سنگھ نے اپنی تلوار دروازہ پر کھولکر ناظر کے حوالہ کی اور کہا کہ اس کی اب کیا ضرورت ہے۔ بجے سنگھ نے بھی اس خیال سے کہ اسکے اعتبار میں فرق نہ آوے۔ اپنی تلوار بھی کھولکر دیدی۔ مگر بجائے ماجی کے دیکھنے کے اور ماں کی آغوش محبت کے بجے سنگھ اوگر سین کے مضبوط پنجوں میں گرفتار ہو گیا۔ تھوڑے

عرصہ کے بعد جب جے سنگھ باہر نکلا تو اسکو اکیلا دیکھکر سب سردار متحیر ہوئے اور بجے سنگھ کا حال پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ وہ میرے پیٹ میں ہے اگر تمہاری خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مار ڈالو اور اسکو نکال لو۔ سب سردار خاموش ہوگئے اور دربار دہلی سے جو چھ ہزار سوار بجے سنگھ کی حفاظت کے لئے آئے تھے۔ وہ واپس ہوئے۔

اس نے البتہ ایک بیہودگی یہ کی کہ اسو جگ کرنا چاہا یعنے فرمانفرمائی عالم کا دعوے تھا جو بالکل ناممکن تھا۔ اور جگ شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا تھا۔ اسکو دربار دہلی سے سوائی کا خطاب ملا تھا جو ابتک اسکے خاندان میں ہے۔ ۴۴ برس حکومت کرکے ۱۷۴۳ء میں انتقال کیا۔ اسکے ساتھ تین رانیاں اور چند کنیزیں ستی ہوئیں۔

سوائی اشوری سنگھ (۱۷۴۳–۵۱)

اب مہاراجہ سوائی اشوری سنگھ مسند نشین ہوا۔ اور اسکے زمانہ میں اودے پور جے پور۔ اور جودھپور میں خلاف سلطنت مغلیہ عہد و پیمان ہوئے لیکن اس کی مسند نشینی پر اسکا بھائی مادھو سنگھ دعویدار رہا اور گھر میں پھوٹ پڑگئی۔ اشوری سنگھ نے اپنی مدد پر سندھیا کو بلایا اور اودیپور اپنے نواسہ مادھو سنگھ کا مددگار رہا۔ راج محل پر لڑائی ہوئی۔ اس میں مہارانا نے شکست کھائی۔ مہارانا نے اپنے سرداروں کی خلاف ورزی سے ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر کی فوج نوکر رکھی۔ اور چھ محالات اور ۶۴ لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کرکے ایشری سنگھ کے اخراج پر مامور کیا۔ ایشری سنگھ چونکہ آرام طلب اور ضعیف الطبع تھا۔ ہلکر کی مقاومت کی تاب نہ لاکر ہتک سے بچنے کے لیئے ۱۷۵۱ء میں زہر کھاکر مرگیا۔

مہاراجہ سوائی مادھو سنگھ (۱۷۵۱–۶۸)

مادھو سنگھ راجہ ہوا۔ اور اپنے عہد حکومت میں کمال ہوشیاری اور لیاقت ظاہر کی اور مرہٹوں کو یہ بھی جتادیا کہ عہد کے موافق اگرچہ یہ محالات مل گئے۔ مگر آئندہ اسطرف نظر نہ کریں۔ اسکے زمانہ میں بھرتپور والے راجہ جواہر سنگھ سے لڑائی ہوئی۔ اور اس میں جے پور کا بہت نقصان ہوا۔ ۱۷ برس حکومت کرکے

سنہ ۱۷۶۸ء میں انتقال کیا۔ کئی شہر آباد کئے اور قلعہ رنتھمبور بنایا۔

اب وہ زمانہ شروع ہوا جس میں جے پور کو سوائے بربادی اور تباہی کے سنہ ۱۸۳۳ء تک کچھہ حاصل نہ ہوا۔

مہاراجہ مادھو سنگھ کے انتقال کے بعد پرتھی سنگھ دوم راجہ قرار پایا لیکن صغیر سن تھا۔ اس کے چھوٹے بھائی پرتاب سنگھ کی والدہ منتظم و محافظ مقرر ہوئیں اس نے فیروز نامی فیلبان کو سرداروں میں جگہ دی جس سے اور سردار ناراض ہوکر اپنی اپنی جاگیروں کو چلے گئے اس طرح ۹ برس تک راج میں بڑی ابتری رہی۔ آخر روز پرتھی سنگھ گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ بعض کا خیال تھا کہ اس کی ماں نے اپنے بیٹے کو گدی پر بٹھانے کے لئے زہر دیدیا۔ پرتھی سنگھ کی دو شادیاں ایک بیکانیر اور دوسری کشن گڈھ میں ہوگئی تھیں۔ کشن گڈھ والی سے ایک لڑکا مان سنگھ پیدا ہوا تھا کہ جسکو بخوف ہلاکت کشن گڈھ لے گئے۔ اور پھر وہاں سے بھی گوالیار کے لشکر میں بھیجدیا۔ جو مہاراجہ گوالیار سے پنشن پاتا رہا۔

پرتھی سنگھ کے بعد رانی نے اپنے بیٹے اور اسکے بھائی پرتاب سنگھ کو فوراً مسند نشین کیا۔ لیکن فیلبان ابتک زور پر تھا۔ آخر جب پرتاب سنگھ سن تمیز کو پہونچا تو سنہ ۱۷۷۹ء میں عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور کل خرابیاں دور کیں۔ اس نے سندھیا کو بمقام لال سوٹ شکست دی اور اسی طرح سنہ ۱۷۹۱ء میں تکاہلکر نے زک اٹھائی۔ پرتاب سنگھ نے سنہ ۱۸۰۳ء میں انتقال کیا۔

اب جگت سنگھ گدی پر متمکن ہوا اور راج جے پور کا تعلق سرکار انگریزی سے اسی کے زمانہ میں شروع ہوا۔ سنہ ۱۸۰۳ء میں مابین گورنمنٹ اور ریاست عہدنامہ ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نواب وزیر علی جو علاقہ سرکار انگریزی میں ارتکاب جرم و قتل خونریزی کرکے جے پور میں آکر پناہ گزیں ہوا تھا گرفتار کرادیا باوجودیکہ راجپوتوں میں ایسے مجرم کو جو پناہ لے حوالہ کردینا سخت معیوب ہے۔ اس سے راج کی بڑی بدنامی ہوئی۔ یہانتک کہ وکیل مہاراجہ ہلکر نے وقت مباحثہ خراج

جے پور۔ و بوندی سرجان مالکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے علانیہ کہا تھا کہ رئیس جے پور ضرور سرکار انگریزی کا دوست اور مورد عنایت رہیگا۔ کیونکہ اس نے صاحبان انگریز کے خوش کرنے کے لئے وزیر علی کو جس نے ان کے انتقام کے خوف سے اس کی پناہ لی تھی گرفتار کراکر ذلت اور بدنامی حاصل کی۔

یہ راجہ نہایت عیاش بدچلن تھا۔ دن رات زنانہ میں عیش و نشاط میں مشغول رہتا تھا۔ خوشامد سے لوگوں کی صحبت میں کاروبار ریاست بالکل خواجہ سراؤں اور بدمعاش درباریوں کے اختیار میں ہوگیا تھا۔ اور غیر ریاستوں کی حملآوری شہروں کا محاصرہ۔ غارتگروں کی تاخت۔ ملکی خرابی رعایا کی تباہی جاری رہی۔ اسکے زمانہ میں رس کپور ایک ادنی کسبی نے فروغ پایا۔ علاوہ املاک اور ریاست پر قابض ہونے کے اسکے نام کا سکہ جاری ہوا۔

۱۸۱۸ء میں پھر درمیان سر چارلس مٹکاف اس مضمون کا عہدنامہ ہوا اور اسی سال جگت سنگھ نے مرکر اس بدنامی کے دھبہ کو مٹایا۔

موہن سنگھ ۱۸۱۹ء

اسکے مرنے پر ناظر موہن رام نے کل انتظام ریاست اپنے قبضہ میں لے کر اعلان کیا۔ کہ وفات سے پہلے جگت سنگھ نے موہن سنگھ خلف راجہ نرور کو متبنی کیا ہے۔ اور باشندگان محل کی مدد سے موہن سنگھ مسند نشین ہوا۔ کل ٹھاکروں کو نذر کے واسطے بلایا لیکن سوائے ٹھاکر سنگھ ڈگی والے کے کہ گنگاروت میں بڑی جاگیر رکھتا ہے اور جو ناظر کی بے ایمانی میں شریک تھا کل سردار اپنی اپنی جاگیر کو چلے گئے۔ اور سب نے مخالفانہ جواب لکھے اور ٹھاکر جھلاؤ کے شریک ہوگئے۔ گورنمنٹ کیطرف سے نگرانی واقعات کے لئے ایک معتمد منشی متعین ہوا تھا۔ لیکن ناظر نے اسکو ملالیا۔ اور صاحب ریزیڈنٹ سر ڈیوڈ اکٹرلونی نے ان تحریرات پر اعتبار کرکے نرور والے کو منظور کیا اور مبارکبادی کا خریطہ لکھ بھیجا۔ موہن سنگھ بلقب مان سنگھ مسند نشین ہوا۔ جسپر تمام رعایا اور ٹھاکر سخت ناراض ہوئے اسی عرصہ میں ایک رانی جگت سنگھ نے آٹھ مہینہ کا حاملہ ہونا ظاہر کیا جسکی

چند عورتوں سے تصدیق کی گئی اور تمام ٹھاکروں نے کہا کہ اگر لڑکا ہوگا تو اس کو اپنا مالک سمجھینگے اور یہ معاملہ صاحب ریزیڈنٹ کو لکھ بھیجا۔ جنہوں نے ان کی رائے کو منظور کیا۔ آخر ۱۸۱۹ء میں جے سنگھ پیدا ہوا۔ اور حسب قاعدہ گدی کا وارث قرار پایا اور ماجی صاحبہ پیٹرانی ہوئیں۔ انہوں نے ایسا ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل رعایا ان کی کارروائی سے ناراض ہوئی اور سنہ ۱۸۲۰ء میں شہر میں فساد برپا ہوا۔ فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل میں مارے گئے اور کل راج میں شور و شر اور ابتری ہوگئی اس لیئے امن قایم رکھنے کے لئے کپتان اسٹوارٹ بطور ایجنٹ مقرر ہوئے جس تقرر سے ماجی بہت ناراض ہوئیں۔ سنہ ۱۸۲۱ء میں گورنمنٹ سے منظوری آگئی۔ اور انتظام راج کا کل بااختیار پولیٹکل ایجنٹ ہوگیا۔ تین سال کے عرصہ میں بہت کچھہ انتظامی حالت درست ہوگئی۔ اور ماجی صاحبہ نے بھی اس اختیار اٹھا لینے کے واسطے بہت زور مارے۔ پھر سنہ ۱۸۲۵ء میں یہ حکم گورنمنٹ سے صادر ہوا کہ صاحب ایجنٹ انتظام راج میں اب مداخلت نہ کریں۔ اب تو ماجی صاحبہ منتظم ریاست نے گویا منہ مانگی مراد پائی۔ بالکل بے خوف و خطر ہوکر اپنی حکومت جمانے کے لیے اپنے مخالفوں کو علانیہ قتل کرایا اور اپنی باندی روپا کو راج بڈاروں کا خطاب دیا۔ چھوٹے رام وغیرہ اہلکاران کی بن آئی خوب ہی ریاست کو تباہ و برباد کیا۔ چھہ سال تک نہایت ہی ابتری بدانتظامی و تباہی ریاست میں رہی اور کئی پولیٹکل ایجنٹ بدلے گئے۔ لیکن سنہ ۱۸۳۲ء میں جب کہ نوجوان مہاراجہ جے سنگھ جوان ہوگئے اور اکثر باہر آیا کرتے تھے۔ ذی شعور اور خوش مزاج تھے۔ ان کی مسند نشینی پر پھر ریاست کی بہبودی کی امید تھی۔ اور اس عرصہ میں انکی شادی بھی ہوگئی تھی۔ اور رانی چندراوت سے مہاراجہ سوائی رام سنگھ سنہ ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوگئے تھے۔ ماجی بھی مرگئی تھیں۔ اور قریب تھا کہ جے پور اپنے نئے حاکم کی خوش انتظامی سے پھر اپنی حالت سنبھالے کہ وہی بدمعاش چھوٹا رام جس نے راج پر مصیبتیں نازل کیں اس مراد سے کہ راج میں پھر بھی صغیر سن رئیس ہو۔ اور میری حکومت بدستور جاری رہے۔ اپنے نوجوان آقا کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی گواہ

روئیت نہیں کیونکہ پوشیدہ یہ کارروائی ہوئی لیکن نوجوان مہاراجہ کا یکایک مرنا اسکا جنازہ بعجلت تمام خفیہ لیجانا اور مراسم کو جلدی انجام دینا ایسے بواعث تھے کہ عوام کے دلپر اس امر کا یقین تھا۔ شروع ۱۸۳۵ء میں مہاراجہ جے سنگھ کا انتقال ہوا۔ یہ خبر سنکر اسی وقت کرنل الوس ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ جے پور آئے اور اس ملعون کو شہر بدر کرنے کی تجویز ہوئی لیکن ابھی کچھ عرصہ کے واسطے اس کی ریتی مضبوط تھی ٭

اب مہاراجہ سوائی رام سنگھ راجہ قرار پائے اور رانی چندراوت پٹیرانی ہوئیں (۱۸۳۵-۸۰)
یہ بھی اس بدمعاش گروہ کی مثل ماجی سابقہ خیر خواہ ہوئیں۔ ایجنٹ گورنر جنرل ابھی تک اس معاملہ کی تحقیقات میں مصروف تھے اور جب انکو چھوٹا رام وغیرہ کی بدمعاشی کا ثبوت پہونچ گیا تو انہوں نے چھوٹا رام کو موقوف کر کے دیوسہ کے قلعہ میں قید کیا اور اسکے بہی خواہوں کو خارج کیا۔ اور ایک لایق اور منتظم شخص راول کو مختار مطلق کیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد راول مرگیا۔ اور اسکا بیٹا مختار ہوا۔ موافق فریق ماجی صاحبہ نے اسکے مارنے کی تجویز کی۔ عوام کا دل عرصہ سے فساد کے واسطے بھرا ہوا تھا خفیف اشتعالک کمال سخت اور مہلک ثابت ہوئی جس کی کیفیت یہ ہے۔ بتاریخ ۴ جون ۱۸۳۵ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل معہ اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک و دیگر صاحبوں کے محل میں آئے اور جسوقت صاحب موصوف واپس چلے تو ایک شخص نے عقب سے شمشیر سے ان پر حملہ کیا اور سخت مجروح کیا مسٹر بلیک صاحب نے قاتل کو گرفتار کیا تلوار چھین کر مشکیں باندھ چارپائی پر ڈالکر جیلخانہ بھیجدیا۔ صاحب ایجنٹ کو پالکی میں بٹھا ایجنسی روانہ کیا راستہ میں نہ کسی نے روکا نہ کسی کو معلوم ہوا کون جاتا ہے دیگر صاحبان پہلے ہی گھوڑوں پر سوار ہوکر شہر سے نکل گئے تھے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب شمشیر ہاتھ میں لئے ہوئے اور خون افشاں کپڑے پہنے ہوئے ہاتھی پر سوار ہوئے قاتل کا شہرہ پھیل گیا تھا ماجی صاحبہ کیطرف سے چند لوگ باندی ہدایت اللہ دروازہ پر فساد کے واسطے تیار تھے۔ مسٹر بلیک کو اس حالت میں دیکھکر

لوگوں نے مشہور کیا کہ انہوں نے صغیر سن مہاراجہ کو مار ڈالا تب جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا وہی حربہ لیکر حملہ آور ہوا - انہوں نے باہر نکلنے کے واسطے ہاتھی کو دبایا - مگر دروازہ بند پایا خواصے میں چپراسی تھا وہ مارا گیا - فیلبان زخمی ہوا مجبوراً ہاتھی کو ایک مندر کے برابر لگا کر اسکے برآمدہ پر چڑھ گئے اور صحن کے اندر جاکر کواڑ بند کر لئے - اس مندر کے دروازہ پر کے مینوں کا پہرہ تھا انہوں نے مار مار کا غل سنکر دیواروں پر ہوکر مندر میں جاکر بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار میں ڈالدیا وہاں اور بھی ذلت ہوئی - تین چپراسی ایک چھتری بردار اور ایک فیلبان مارا گیا - اس وقت راول نے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کو جہاں بلیک صاحب کی نعش پہونچ گئی تھی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے زخموں پر مرہم پٹی ہورہی تھی کسی طرح کا پیغام بھیجنے سے پہلے پہرہ والے مینوں کو گرفتار کر کے مندر کے آگے پھانسی دیدی اور کل مفسدوں کی گرفتاری میں کوشش کی اس اشتعالک اور فساد کا بانی مبانی بھی چھوٹا رام تھا - جو قلعہ میں قید کی حالت میں بھی ایسی مفسدہ پردازیاں کرتا تھا +

گورنمنٹ سے کمیشن تحقیقات مقرر ہوئی جس نے چھوٹا رام - حکم چند وغیرہ وغیرہ کو پھانسی کے قابل قرار دیا - لیکن ہر دو شخص مذکور قبل صدور حکم مر گئے - آخر بحکم اخیر دیوان امر چند - ہدایت اللہ کو پھانسی ہوئی - ماجی کو اس سے سخت خوف اور تردد ہوا - اس نے رفع ناراضگی کے لئے ۲۶ لاکھ روپیہ بقایا خراج یکمشت ادا کیا - اور بعد ازاں اس مقدمہ میں کچھ کارروائی نہیں ہوئی - لیکن اب بھی بغاوتیں اور فساد جاری رہے +

آخر ۱۸۴۲ء میں پنچ سرداران راج نے باتفاق رائے ایجنٹ صاحب انتظام کیا اور اب پھر ریاست نے اپنے امن و امان کا زمانہ پایا -

بہت سی اصلاحیں عمل میں آئیں ستی کا جرم لایق سزا قرار پایا بردہ فروشی و تجارت غلام و کنیز موقوف ہوئی - کچھ چھپا ہوا خزانہ برآمد ہوا جس سے ریاست کا

کچھ قرضہ بھی ادا کیا گیا۔ تعمیرات کا مفید عام کام جاری ہوا۔ میجر بوڈ صاحب کے زمانہ میں گھاٹ کی سڑک بنائی گئی اور طرفین میں باغ لگائے گئے۔ شہر میں شفاخانہ تعمیر ہوا۔ مدرسہ جاری ہوا اسی طرح شہر میں پانی پہونچانے کی بذریعہ نل تجویز ہوئی ◆

مہاراجہ صاحب کو سنہ ۱۸۵۳ء میں اختیار ملے۔ تین سال بعد سترہ لاکھ روپیہ قرض ہو گیا۔ کیونکہ ہنوز ان کی عمر ایسی نہ تھی کہ کام سنبھالتے۔

(عطائے خطاب و تمغہ) سنہ ۱۸۶۲ء میں مہاراجہ صاحب جودھپور گئے۔ اور دو شادیاں کیں جب وہاں سے واپس ہوئے۔ تب گورنمنٹ سے تمغہ و خطاب ستارۂ ہند درجۂ اول ملا۔ اسی عرصہ میں پنڈت شیودین کا جو مصاحب خاص اور مشیر کار تھا انتقال ہوا مہاراجہ صاحب کو بڑا رنج ہوا اور اتنے بڑے کام کے لئے کوئی دوسرا شخص نہیں ملا۔ اس لئے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزرا مقرر کرکے کل انتظام کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ اول مصاحبت جس میں منشی فیض علی خاں سپہ سالار اور شمبھودین تھے۔ دوم دیوانی یعنے انتظام مال اس میں منشی کشن سروپ اور بیردھی چند مقرر ہوئے۔ اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ کے ایام متعینہ پر کام کرنے لگے ◆

(تقرر رائل کونسل) سنہ ۱۸۶۷ء میں مہاراجہ نے اس میں چار شریک اور بڑھا کر اس کا نام رائل کونسل رکھا۔ جملہ ممبران کل مقدمات کی ترتیب و تحقیقات و صفائی کرکے حکم اخیر کے واسطے مہاراجہ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔

(قحط) سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء میں قحط پڑا لیکن نرخ غلہ آٹھ سیر سے کم نہ ہوا اور پھر تیرہ سیر تک رہا۔ مہاراجہ نے غربا کی دستگیری کے لئے تعمیرات جاری رکھیں جو لوگ محنت کرنے کے لائق نہ تھے انکے واسطے دھرم سالہ مقرر ہوئی۔ گورنمنٹ نے مہاراجہ کی تدبیرات کی قدر کرکے ۱۷ سے ۱۹ توپ سلامی کی کر دی۔ بیرونجات میں تعمیرات مفصلہ ذیل ہوئیں۔ مرمت قلعہ رنتھمبور بصرف ۵ مرمت

قلعہ مہوہ بصرف صما عہ مرمت قلعہ باوڑی رہ ما عہ رر مرمت مادھوراج پور بصرف الصما عہ رر مرمت قلعہ بفروہ اعہ رر مرمت قلعہ جات شاہ گڈھ وسودرشنگڈھ وقلعہ ومحل آمیر بصرف لہ صما عہ رر۔

سنہ ۱۸۶۹ء میں ایک کمیٹی ترقی علوم دینی کے لئے مقرر ہوئی۔

سنہ ۱۸۶۹ء میں ممتاز الدولہ نواب فیض علی خانصاحب بہادر کو بصلہ حسن خدمات گورنمنٹ سے تمغہ اور ستارۂ ہند درجہ سوم کا اعزاز ملا۔

سنہ ۱۸۷۰ء میں لارڈ میو صاحب جے پور آئے ان کی بڑی خاطر مدارات ہوئی۔ لارڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات کو بہت خوشی سے دیکھا اسپر مہاراجہ صاحب کو ترقی مہمات پر متوجہ ہونے کی ہمت ہوئی اور سب سے بڑا شہر کے بڑے ہسپتال کی تعمیر جاری کرنے کا تھا۔ کہ یہ ہسپتال لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا۔ اور لارڈ صاحب کی تشریف آوری کا ہمیشہ یادگار رہے گا۔ عظیم الشان زبردست سلطنت کے حاکم کا مثل معماروں کے کرنے ہتوڑہ ہاتھ میں لے کر ہسپتال کی بنیاد قائم کرنا واقعہ تاریخی ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہے گا۔ دوسرے سال لارڈ صاحب جزیرہ انڈمن میں مارے گئے۔ اگرچہ حسب ضابطہ یہ خبر مہاراجہ صاحب کو ہوگئی تھی لیکن جسوقت میجر بینن صاحب اور مہاراجہ صاحب ملاقی ہوئے وہ عجیب سوگ کا عالم تھا۔ کل حاضرین کی چھاتی بھری ہوئی تھی۔ اور دم بند تھا۔ قطرات اشک رواں تھے سکتہ کا عالم تھا۔ کل کاروبار ریاست بند رہا۔ لیڈی میو صاحبہ ودیگر صاحبان اہل قبیلہ کو تعزیت نامے بھیجے گئے۔ ۴۹ توپوں کی ماتمی سلامی ہوئی۔ ایک مہینہ تک کل ریاست میں شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ موقوف رہے۔ سب درباریوں کو ماتم کرنے کی ہدایت ہوئی۔ اور خود مہاراجہ صاحب نے علامت ماتمی کپڑا سیاہ اپنی آستین چپ پر لگایا مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی میں رہے۔

اوسی سال میں مہاراجہ کی طبیعت علیل ہوگئی۔ اس سے کاروبار

تشریف آوری لارڈ میو صاحب

ریاست میں بڑا خلل پڑا۔ اور کل رعایا اور ملازمین کو بڑی فکر ہوئی۔ اسکا سبب ضعف بصارت تھا چشم راست میں جالا ہوگیا تھا مگر چشم چپ بھی اسی طرح بتدریج دبتی جاتی تھی۔ ہومیوپیتھک دو ڈاکٹر کلکتہ سے بلوائے گئے۔ مگر کچھہ فایدہ نہ ہوا۔ آخر شملہ گئے۔ وہاں ضعف اور نقاہت رفع ہوا۔ مگر بصارت کے لیئے بغیر عمل جراحی فایدہ ہونا غیر ممکن تھا جس سے مہاراجہ گھبراتے تھے سنہ ۱۸۷۱ع میں ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے عمل جراحی کیا۔ اور شفائے کلی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۸۷۰ء میں دو کمیٹیاں اور مقرر ہوئیں۔ ایک مجوزین قانون دوسرے بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حساب کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنیکے لئے + سنہ ۱۸۷۲ع میں نواب فیض علی خان نے مکہ سے واپس آکر استعفا دیا۔ اسپر ٹھاکر فتح سنگھ مامور ہوئے۔ خواہ کیسا ہی خفیف مقدمہ کیوں نہ ہو مہاراجہ کے روبرو ضرور پیش ہوتا تھا۔ اور اس کام کی سہولیت کیلئے محل کے بڑے صحن میں وسیع مکانات بنوائے گئے۔ اور ان میں سب دفتر اور کچہریاں رکھیں +

سنہ ۱۸۷۳ع میں مہاراجہ صاحب نے یک لاکھہ عــــہ روپیہ خیرات میں خرچ کیا۔ اور عــــہ روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے چندہ میں دیا عــــہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبندجی واقع بندرابن اور اپنے بزرگوں کے بنائے ہوئے مکان واقع اکو اعلاقہ حیدر آباد میں خرچ کیا +

انتظام ریاست

عدالت دیوانی و فوجداری کے قواعد مطابق قواعد انگریزی جاری کئے گئے انتظام بہت اچھا تھا۔ ڈکیتی۔ راہزنی۔ ستی و سمادھ کی وارداتیں بہت کم ہوگئیں استیصال ٹھگی و ڈکیتی کے لئے ایجنٹ گورنر جنرل کیطرف سے بمنظوری مہاراجہ ایک سپرنٹنڈنٹ و ستره افسر معہ جمعیت سواران و پیادگان مقرر ہوکر گشت کرتے تھے۔ مینوں کے واسطے یہ عمل کیا گیا کہ زمینداران دیہات کی ذمہ داری سے کل مینوں کی خانہ شماری و مردم شماری کی گئی۔ اور زمینداروں کو بطور حاضر ضامن و فعل ضامن ان کی ہمفری

و نیک چلنی کا ذمہ وار کیا گیا اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری گاؤں سے باہر جانے کی ممانعت ہوئی۔

شعبہ تعمیرات

تعمیرات میں مفید ترین کام سڑکوں کی تعمیر کا تھا +

پہلے اور سب سے بڑی سڑک آگرہ و اجمیر کو ۱۳۴ میل کی طول میں ہے۔ ۹۵ پل اور موریاں ہیں۔ پانچ لاکھ روپیہ اس کی تیاری میں صرف ہوا طرفین میں درخت لگائے گئے۔ آٹھ منزل پر مکانات و ڈاک بنگلہ بنائے گئے سنہ ۱۸۶۵ء میں تیار ہوگئی۔

دوسری جے پور سے سانبھر تک ۳۲ میل طولاً سنہ ۱۸۶۹ء میں تیار ہوئی اور تخمیناً ساٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ لیکن جب سے سانبھر کا ٹھیکہ سرکار انگریزی نے لے لیا ہے اور ریل کے ذریعہ سے نمک آنے جانے لگا۔ تو یہ سڑک بیکار ہوگئی +

تیسری جے پور سے تا سرحد ٹونک۔ یہ سڑک ۲۶ فیٹ چوڑی ہے۔ سنہ ۱۸۷۴ء میں علاقہ جے پور میں ۴۲ میل بالکل تیار ہوگئی لیکن نواب صاحب ٹونک حسب وعدہ بسبب نہ ہونے روپیہ کے اپنے علاقہ میں نہ تیار کرسکے فی میل [illegible] روپیہ صرف ہوا۔

چوتھی۔ جب راجپوتانہ ریل کی تیاری کی تجویز ہوئی تو مہاراجہ نے اس کے اسٹیشنوں سے شہروں اور قصبوں کی سڑکیں بطور شاخ تیار کرنا ضروری سمجھا۔ ایک سڑک اسٹیشن منڈاور سے مہوہ و ہنڈون ہوکر قرولی تک بنائی گئی۔ علاقہ جے پور میں یہ سڑک ۴۶ میل ہے۔ تاجروں اور مسافروں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پانچویں سنہ ۱۸۷۶ء میں قصبہ سانگانیر سے اسٹیشن تک ۳ میل سڑک پختہ تیار ہوئی۔ آبپاشی کے لئے نہر امانی شاہ سے انجن کے ذریعہ سے شہر کے

واسطے پانی لگا لاگیا۔ اور ۱۸۷۴ء میں یہ کارخانہ جاری ہوا۔ شہر میں ہر ایک گلی کوچہ میں عمدہ پانی ملسکتا ہے۔ غسل کیواسطے اکثر مقامات پر گھاٹ و حوض بنائے گئے۔ شہر کے بڑے کوچوں میں پختہ سڑکیں۔ فرش اور بدرو تیار ہوئیں روشنی کا بذریعہ گیاس انتظام ہوا۔ اور ایک بڑا کارخانہ شہر کے باہر اسکا جاری ہوا۔ دفتر تار برقی بصرف [illegible] روپیہ جاری ہوا۔

میو ہاسپٹل بخرچ یک لاکھ [illegible] روپیہ تیار ہوا۔ اور پھر عجائب گھر کے واسطے یہ مکان تجویز ہوا۔ آخر دوسرا مکان بصرف یک لاکھ ۶۳ [illegible] تیار ہوا لارڈ میو کی برنجی مورت بصرف [illegible] تیار ہوکر باغ میں نصب کیگئی ایک پرندخانہ بصرف چودہ ہزار روپیہ تیار ہوا۔

سڑک ریل کے لئے مفت اور زمین مفت ۱۸۷۵ء میں آگرہ و دہلی سے سانبھر تک ریل جاری ہوئی۔ اور ۱۸۷۶ء میں اجمیر تک۔

۱۸۷۶ء میں شہزادہ پرنس آف ویلز تشریف لائے جس کی مہاراجہ کو بڑی خوشی ہوئی۔ اور بڑے تزک و احتشام سے مہمانداری ہوئی۔ ان کی یادگار میں ایک بڑا مکان آلبرٹ ہال باغ رام نواس میں اسی عظمت اور رفعت کا جو اسکے نام سے عیاں ہے۔ تعمیر کرنا تجویز ہوا اور شہزادہ صاحب نے خود اس مکان کی بنیاد کا پتھر قائم کیا +

جیلخانہ کا مکان بہت وسیع بنایا گیا +

سررشتہ تعلیم

اسمیں بہت کچھ ترقی ہوئی یعنے انٹرنس اور فسٹ آرٹس تک پڑھائی ہونے لگی۔ فن انجنیری اور پیمائش وغیرہ کی بھی تعلیم ہونے لگی۔ بابو کانتی چندر مکرجی پرنسپل کالج مقرر ہوئے۔ جنہوں نے اپنی لیاقت اچھی طرح ظاہر کی +

دوسرا سنسکرت کالج۔ تیسرا چاندپول اسکول۔ چوتھے مدرسہ ٹھاکران۔ پانچویں زنانہ مدرسہ۔ چھٹے مدرسہ فنون۔ ساتویں میڈیکل اسکول شہر میں جاری ہوئے

مفصلات میں حسب ذیل مدرسہ قائم ہوئے +

نمبر	نام مفصلات	تعداد مدرسہ فارسی	تعداد مدرسہ ہندی	جملہ
۱	ہنڈون	یک	یک	۲
۲	سوائی مادھوپور	یک	یک	۲
۳	چاٹسو	یک	یک	۲
۴	نوائی	یک	.	۱
۵	ملارنہ	.	یک	۱
۶	دوسہ	یک	.	۱
۷	بسوہ	یک	.	۱
۸	بیراٹھہ	یک	.	۱
۹	پراگپورہ	یک	.	۱
۱۰	رامگڈھ	یک	یک	۲
۱۱	سانبھر	یک	.	۱
۱۲	سری مادھوپور	.	یک	۱
۱۳	کوٹ بناوڑ	یک	.	۱
۱۴	ٹوڈہ رائے سنگھ	.	یک	۱
۱۵	سانگانیر	یک	یک	۲

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ میں خاص توجہ ہوئی۔ شہر میں ایک بہت بڑا ہسپتال اور اس کی چند شاخیں حسب ذیل مقامات میں کھولی گئیں +

نمبر	نام قصبہ	تعداد شفاخانہ	نمبر	نام قصبہ	تعداد شفاخانہ
۱	جھونجھنوں	یک	۲	سانبھر	یک
۳	اچرول	یک	۴	دوسہ	یک
۵	دوسہ	یک	۶	مہوہ	یک
۷	چاٹسو	یک	۸	ہنڈون	یک
۹	مادھوپور	یک			

اور دیگر پرگنات میں ۲۷ حکیم ملازم ہوکر مقرر ہوئے۔ شیخاواٹی میں دارالشفا علیحدہ ہیں۔ چوموں کے ٹھاکر نے اپنی ریاست میں ایک شفاخانہ علیحدہ جاری کیا۔

سرشتہ ڈاک

اسکا انتظام خود ریاست نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اگرچہ اس میں انتظام کے لئے بہت ملازم رکھنے پڑے اور بہت کچھ صرف ہوا لیکن اپنا فائیدہ مدنظر رکھا۔ حسب ذیل مقامات میں انگریزی ڈاکخانہ راج کیطرف سے مقرر ہوئے۔

نمبر	نام ڈاکخانہ	تعداد ڈاکخانہ	نمبر	نام ڈاکخانہ	تعداد ڈاکخانہ
۱	جے پور	یک	۲	اجمیر	یک
۳	سیکر	یک	۴	نولگڈھ	یک
۵	جھونجھنوں	یک	۶	سورجگڈھ	یک
۷	لوہارو	یک	۸	سنگھانہ	یک
۹	کوٹ پتلی	یک	۱۰	کھیتڑی	یک
۱۱	سنڈاوہ	یک	۱۲	بساؤ	یک
۱۳	رتن گڈھ	یک	۱۴	جورو	یک
۱۵	رام گڈھ	یک	۱۶	فتح پور	یک

نمبر	نام ڈاکخانہ	تعداد ڈاکخانہ	نمبر	نام ڈاکخانہ	تعداد ڈاکخانہ
۱۷	پچھمن گڈھ	ایک	۱۸	راتولی	ایک
۱۹	کچاون	ایک	۲۰	ڈیڈوانہ	ایک
۲۱	سبحان گڈھ	ایک	۲۲	ٹونک	ایک
۲۳	ہنڈون	ایک	۲۴	قرولی	ایک
۲۵	مہوہ	ایک	۲۶	راجگڈھ	ایک
۲۷	الور	ایک	۲۸	تجارہ	ایک
۲۹	بلواس	ایک	۳۰	مادھوپور	ایک
۳۱	روپ نگر	ایک	۳۲	پشکر	ایک
۳۳	پیاگن	ایک	۳۴	سامبھر	ایک
۳۵	چٹراوہ	ایک			

علاوہ امور مذکورہ بالا اور بیشمار امور ترقی کے ظہور پذیر ہوئے۔ غرض مہاراجہ سوائی رام سنگھ جی نے اپنے ملک و قوم کی بہتری کے لئے جو کچھ کیا وہ محتاج بیان نہیں۔ یہ زمانہ گویا کمال تہذیب اور ترقی کا تھا۔

خود مہاراجہ صاحب۔ نہایت لائق۔ مدبر۔ منتظم۔ سادہ مزاج۔ رحم دل۔ فیاض بردبار۔ خوش۔ اخلاق۔ قدردان۔ خداپرست۔ اپنے رعیت کا بہی خواہ تھا۔ اور یہ اوصاف کا مجموعہ ایسا تھا کہ نہ پہلے کسی راجہ کو حاصل ہوا نہ ہوگا۔ ان کی سادہ مزاجی کے ایسے ایسے قصہ مشہور ہیں کہ جن کو سن کر تعجب ہوتا ہے۔ افسوس عمر نے وفا نہ کی۔ اور ۱۰ ستمبر ۱۸۸۰ء میں اس مجمع خوبی کے دیوتا نے انتقال کیا۔ جس طرح ایک والئے ملک کو ہونا چاہیئے۔ مہاراجہ موصوف ہر مذہب کے لوگونکو محبت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور ہر ایک کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کرتے تھے۔ علاوہ دیگر برادران ٹھاکران حسب ذیل رئیس بھی مہاراجہ موصوف کے ہم نشینوں اور بہی خواہوں میں شامل تھے جنپر مہاراجہ موصوف نہایت مہربانی اور عنایت

فرماتے تھے۔

مسلمان جاگیردار بعہد مہاراجہ سوائی رام سنگھ جی

اول نواب فیض علی خان بہادر جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

دوسرے حکیم محمد سلیم خان دہلوی کی ان کی جاگیر اول سے چلی آتی تھی اور مہاراجہ کے زمانہ میں بھی وہی جاگیر جاری رہی بلکہ اعزاز میں زیادہ ترقی ہوئی۔

تیسرے نواب زین العابدین خان مرحوم کہ اول میرٹھ میں صدرالصدور تھے جہاں حسن خدمات میں تمغہ حاصل کیا۔ انکے والد نواب اصغر علی خان بھی بڑے عہدہ پر ممتاز تھے۔ نواب صاحب موصوف نے اپنے بھائی محمد رضا خاں کے انتقال پر ان کی بیوی امراؤ بیگم سے جو نواب یوسف علی خان بہادر والئے رامپور کی بہن تھیں شادی کی اور اسکے بعد غالباً ۱۸۶۲ء میں مہاراجہ کے بااختیار ہونیکے بعد جے پور میں آ گئے۔

یہاں مہاراجہ نے ان کی بڑی قدر کی۔ کچھ عرصہ تک بیگم صاحبہ و نواب صاحب موصوف کو مہمانداری کے طور ہزار روپیہ ماہوار ملتا رہا۔ پھر مستقل طور پر نواب صاحب کی بارہ ہزار کی جاگیر مقرر کردی اور فوجداری کا عہدہ دیا جسکے تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ مہاراجہ ان پر بڑی مہربانی کرتے تھے اکثر ان کو ساتھ رکھتے تھے اور کبھی کبھی نواب صاحب موصوف کے مکان پر بھی جاتے تھے آخر عمر میں نواب صاحب کو اپیل کا حاکم کر دیا۔ لیکن مہاراجہ موصوف کے انتقال کے بعد نواب صاحب کی کچھ ایسی طبیعت برداشتہ ہوئی کہ دو سال کے بعد ہی استعفا دیدیا۔ جاگیر بحال رہی تنخواہ موقوف ہو گئی۔ پنشن کے واسطے کہا گیا لیکن نواب صاحب نے انکار کیا۔ نواب صاحب خود بھی عالی حوصلہ۔ فیاض۔ سادہ مزاج تھے آخر ۱۸۸۹ء میں رحلت فرمائی۔ دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں۔ ان کے انتقال پر جاگیر ضبط ہو گئی۔ کیونکہ نواب صاحب کی حیات میں دو لڑکے اپنے والد سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ جس سے نواب صاحب ناراض ہو گئے تھے۔ اور ریاست میں

اپنی جاگیر کے واسطے کچھ انتظام نہیں کیا۔

حسب قاعدہ راج یہ جاگیر پھر بحال ہو جاتی لیکن دونوں صاحبزادوں کی آپس کی نااتفاقی سے پھر معرض التوا میں رہی آخر ۱۹۰۰ء میں چھوٹے صاحبزادہ نصیر الدین حیدر خان عرف نواب جانی صاحب کا انتقال ہوا۔ اب وہ جھگڑا بھی رفع ہو گیا تھا۔ لیکن چند وجوہات سے جاگیر ابتک بحال نہیں ہوئی۔

صرف وظیفہ کے طور پر اب ان کے ایک لڑکے نواب نوشہ صاحب اور نواب صاحب کی تین بیواؤں کو تنخواہیں ملتی ہیں۔ نواب صاحب موصوف رامپور کے خاندان سے تھے جن کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔ (دیکھو منسلکہ)

چوتھے نواب احمد علیخان جو والیٔ ٹونک نواب امیر خان کے بیٹے تھے اور بغرض تسکار یہاں آئے تھے خود مہاراجہ صاحب کی محبت سے نسکار ہو گئے انکی بھی جاگیر مقرر ہوئی +

حکیم برکت علی خان۔ نواب ولایت خان دہلوی (جو نواب زین العابدین خان مرحوم کے رشتہ میں تھے) سعد اللہ خان۔ (جو رامپور کے پٹھان تھے) استاد احمد خان اصالت خان (جلیسر کے رہنے والے انکو باز دار خانہ سپرد ہوا۔ اور چھ ہزار کی جاگیر ملی) علاوہ اسکے اور بہت سے مسلمان تھے جو جاگیر پاتے تھے۔ اکثر وں کی جاگیریں اب بھی بحال ہیں مگر وہ بات نہیں۔

مہاراجہ موصوف کے بعد مہاراجہ سوائی مادھو سنگھ جی دوم ۱۸۸۰ء میں مسند حکومت پر متمکن ہوئے جنکے حالات آئندہ فصل میں بیان ہونگے۔ اب یہاں پر ایک کرسی نامہ مہاراجگان جے پور کا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے (دیکھو منسلکہ)

زمانہ حال .

مہاراجہ حال ٹھاکر السیرڈہ کے چھوٹے صاحبزادہ ہیں۔ جب ٹھاکر صاحب کا انتقال ہوا تو حسب قاعدہ آپ کے بڑے بھائی گدی پر بیٹھے۔ آپ بہ سبب نااتفاقی

جے پور چلے آئے - اور مدرسہ اعزازی میں تعلیم پاتے رہے - آپ کا نام قائم سنگھ تھا اور آپ کی ایک شادی امرگڈھ ضلع علی گڈھ میں ہو چکی تھی - کچھ عرصہ جے پور رہکر آپ ناراض ہوکر ٹونک چلے گئے - جہاں نواب صاحب نے آپ کی بڑی عزت کی اور آپکے لئے کچھ جاگیر مقرر کردی جو ابتک جاری ہے - آپ مہاراجہ رام سنگھ کے انتقال کے وقت تک وہیں رہے - بعد انتقال مہاراجہ موصوف ٹھاکر فتح سنگھ نے ظاہر کیا کہ مہاراجہ نے آپ کو تبنے کیا ہے - پس آپ بذریعہ ریذیڈنسی ٹونک سے بلائے گئے - نواب صاحب نے بڑے اعزاز سے آپکو رخصت کیا اور باجلوس جیپور میں آئے اور ۱۱ - اکتوبر ۱۸۸۰ء میں حسب قاعدہ مسند نشین ہوتے -

خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

مسند نشین ہونیکے بعد ہی پہلا کام جو ہوا وہ مہاراجہ رام سنگھ کا نکتہ (موت کا کھانا) تھا - یہ نکتہ ایسی فیاضی سے کیا گیا کہ اس کی مثال کہیں نہیں ملتی - قریب دو لاکھ شہر والوں کو بلا تفریق مذاہب شیرینی پوریاں وغیرہ کھلائی گئیں اور اس روز جسقدر مسافر گاڑیاں اسٹیشن جے پور پہ آئیں - ہر گاڑی اتنی دیر روکی گئی کہ جبتک اس گاڑی کے کل مسافروں کو تھیلیاں محمولہ شیرینی نہ تقسیم ہوگئیں - اس طرح ہزار ہا تھیلیاں تقسیم ہوئیں پھر بھی بہت کچھ بچ رہا - تب جتنے اہلکار تھے انکی تنخواہ کے حساب سے اُتنے ہی سیر شیرینی دیگئی - مثلاً پانچ کی تنخواہ ہے تو پانچ سیر اور پندرہ والے پندرہ سیر اس طرح سیکڑوں من گاڑیوں میں تقسیم ہوا اب جو بچا وہ جگہ جگہ سڑکوں پر ڈھیر لگادیا گیا جسکو گائے بیل و دیگر مویشی نے خوب کھایا - مسند نشین ہونے کے چند سال بعد ہی آپ کو کل اختیارات تفویض جسکے ملتے ہی آپنے نہایت ہوشیاری ولیاقت سے انتظام ملک میں نیک نامی حاصل کرنا شروع کی - مہاد جگی کے زمانہ میں آپنے دوسری شادی والی کشن گڈھ کی بیٹی سے کی - پھر تیسری رئیس ڈانگ وڑا

علاقہ میواڑ کی لڑکی سے ہوئی۔ چوتھی شادی ٹھاکر کہاسور علاقہ شاہپورہ (میواڑ) کے یہاں ہوئی۔ پانچویں شادی بیکانیر کے ایک ٹھاکر کی دختر سے ہوئی۔ جس کی خوشی میں آپ نے تین کام مفید عام اور اپنی رعایا کی بہبودی کے کئے۔

اول جسقدر آسامیاں پر اسوقت تک کا بقایا تھا وہ بالکل معاف کیا گیا۔ یا جن آسامیوں پر مہاجنوں اور ساہوکاروں کی ڈگریاں تھیں اور جس کی بابت وہ قید یا حوالات تھے ان ڈگریوں کا روپیہ بھی راج سے دیا گیا۔ کل روپیہ قریب پندرہ سولہ لاکھ کے تھا۔

دوسرے سڑک پر جو چھڑکاؤ ہوتا تھا اور اس سڑک پر جس شخص کا مکان یا دوکان واقعہ تھی اس سے کچھہ ماہوار ٹیکس وصول کیا جاتا تھا وہ بالکل موقوف کیا گیا۔

تیسرے سورج پول سے گلتا تک کچی سڑک ریت کی تھی وہ پختہ بنائی گئی۔ جس سے جاتریوں کو بڑی تکلیف تھی۔

اب تک کسی شادی سے اولاد ذکور نہیں۔

آپکے عہد دولت مہد میں لارڈ رپن نے ۱۲۔ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء میں دورہ کیا۔ تین سال کے بعد ہی ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۸۸۵ء میں شہزادہ ڈیوک آف کناٹ تشریف لائے جو ایک سال پہلے دہلی سے بالا بالا تشریف لے گئے تھے۔

پھر ۱۹۔ نومبر سنہ ۱۸۸۵ء میں لارڈ ڈفرن آئے اور ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۹۲ء میں لارڈ ایلجن نے دورہ کیا۔

۱۲۔ نومبر سنہ ۱۸۹۰ء میں لارڈ لینسڈون نے قدم رنجہ فرمایا۔ یہ آپ کا ہی زمانہ تھا کہ ۷۔ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء میں نکولسن شہنشاہ روس (جو اسوقت ولیعہد تھے) یہاں تشریف لائے اور مہاراجہ نے ان کی خاطر تواضع کرکے بتلادیا کہ برٹش حکومت میں بھی ایسے ایسے اولوالعزم اور مہمان نواز رئیس موجود ہیں۔

اور ۱۳-فروری سنہ ۱۸۹۰ء شہزادہ البرٹ وکٹر نے تشریف لاکر اپنے قدوم میمنت لزوم سے شہر کو رونق اور مہاراجہ کو عزت بخشی -

سنہ ۱۸۸۳ء میں آپنے بابو کامنی چندر مکرجی کو مصاحب خاص کا درجہ اور کل ریاست کا اختیار دیکر وزیر ریاست مقرر کیا جو بزمانہ مہاراجہ رام سنگھ پرنسپل کالج سے ممبر کونسل ہو گئے تھے - مصاحبت کا عہدہ عطا کرنے میں مہاراجہ نے اپنی طالب علمی کے زمانہ کا لحاظ کیا ہو - جس عہدہ کو بابو صاحب موصوف نے نہایت عمدگی سے ۱۷ سال نبھایا - آخر سنہ ۱۹۰۰ء میں جبکہ بابو صاحب کلکتہ سے واپس آرہے تھے - ناگپور میں انتقال کیا - مہاراجہ صاحب نے اپنا گرو بھی آپ کو بنایا تھا - جس طرح مہاراجہ رام سنگھ کو نواب فیض علی خان بہادر کے استعفا دینے سے رنج ہوا تھا اس سے دو چند بلکہ سہ چند مہاراجہ کو بابو صاحب کے انتقال سے رنج اور صدمہ ہوا - اور ایک عرصہ تک یہ بڑا عہدہ بالکل خالی رہا - بذات خاص نہایت مستعدی اور مدبری سے کام کرنے لگے - آخر بابو سنسار چندر جی کو کسی قدر کام سپرد کرکے آپنے کچھہ بار ریاست سے سبکدوشی حاصل کی +

سنہ ۱۸۹۹ء کے عالم گیر قحط میں جو نامورمی آپنے حاصل کی ہے وہ شائید ہی کسی رئیس کو آج تک نصیب ہوئی ہو - جبکہ ہند کے ہر حصہ اور ملک میں لوگ الجوع اور العطش پکارتے تھے اور ہزارہا آدمی اور لاکھوں جانور اسکے شکار ہو رہے تھے مہاراجہ کی رعایا دس سیرہ غلہ کہا کر بغلیں بجاتی اور مہاراجہ کو دعائیں دیتی تھی جب مہاراجہ نے دیکھا کہ مہاجنوں نے غلہ کا نرخ بڑھا کر لوگوں کو فاقہ کی نوبت پہونچائی ہے اور رعایا نے فراری پر کمر باندھی ہے اسی وقت مہاجنوں کو غلہ فروخت کرنے کی سخت ممانعت کی گئی اور اپنے خزانہ سے روپیہ دیکر ممالک غیر سے غلہ طلب کرکے دس سیر فی روپیہ فروخت کرنا شروع کیا - یہ فروخت کل شہر میں ۱۴ جگہ ہوتی تھی اور اس کی نگرانی بڑے بڑے افسر نیز وزیر ریاست کرتے تھے خود مہاراجہ بھی گاہے گاہے نگرانی فرماکر اپنی رعایا کے درد دکھہ کا حال ملاحظہ فرماتے تھے

فاقہ کشوں اور مفروروں کے لئے امدادی کام جاری کئے - ایک امدادی کام وہ ہے جو نئے گھاٹ کے نام سے مشہور ہے - علاوہ اسکے سدا برت جاری کئے روز پندرہ سولہ ہزار آدمیوں کو آٹا وغیرہ تقسیم ہوتا تھا -

ایک گوسالہ مقرر کیا گیا جہاں لاوارث مویشی رکھے جاتے تھے کہ جنکے مالک چارہ وغیرہ دینے سے معذور تھے ان سب کی حفاظت راج سے ہوتی تھی - بعد قحط جس جس نے اپنے مویشی مانگے وہ انکو واپس دئے گئے - علاوہ اپنے ملک کے بند وبست کے ہند کے قحط فنڈ میں پندرہ لاکھہ روپیہ چندہ دیا آفرین ہے اس ہمت مردانہ پر -

بعد قحط جب آپ کی سواری جلوس کے ساتھ نکلی ہے تو ہزارہا آدمی جوق جوق جمع تھے اور مہاراجہ کی صورت دیکھکر دعائیں دیتے تھے اور پکارتے تھے - "ان داتا اپنی رعایا کو پال گیا"

روپیہ تو جو کچھہ صرف ہوا وہ ہوا لیکن مہاراجہ صاحب کو جو خوشی اور مسرت اپنی رعایا کو اس طرح تہ دل سے جوش و خروش کے ساتھہ دعائیں دیتے سن کر حاصل ہوئی ہوگی وہ مہاراجہ صاحب کا غیور دل خوب جانتا اور مزے اٹھاتا ہوگا - آخر گورنمنٹ نے اس مستعدی - جانفشانی اور اپنی رعایا کی بہبودی کے خیال کو دیکھکر مہاراجہ کو شملہ طلب کیا اور ۲ جون سنہ ۱۹۰۱ع کے عالیشان دربار میں - سی - آئی - ای - کے معزز خطاب سے سرفراز کیا اور گویا اسکا صلہ دیکر مہاراجہ صاحب کو ہمت دلائی کہ آئندہ بھی وہ ایسی مہمات میں اپنی خاص توجہ مبذول رکھیں - نیز چار توپیں سلامی کی بڑھا کر ۲۵ کی گئیں +

جنوری سنہ ۱۹۰۱ع میں واقعہ انتقال پر ملال مادر مشفقہ ملکہ زمان حضور ملکہ معظمہ مرحومہ سے جسقدر ملال مہاراجہ صاحب کو ہوا اسکا بیان کرنا زبان قلم سے غیر ممکن تین روز تک سخت ہڑتال رہی - ماتمی سلامی سر ہوئی -

+ یہ اعزاز بھی آپ ہی کو ملا ہے کہ ہند کے کل رئیسوں سے آپ کی سلامی زیادہ ہوئی -

بتاریخ ۲-فروری سنہ ۱۹۰۱ء بروز تدفین پندرہ سولہ ہزار محتاجوں کو فی کس
دس دس لڈو اور دس دس پوریاں تقسیم کی گئیں اور دوسرے روز کل بڑوں
اور اہلکاروں میں یہ تقسیم ہوئی -

وکٹوریہ میموریل فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا -

طریقہ حکومت

یہ ملک دس نظامتوں پر حسب ذیل تقسیم ہے - ہر ناظموں کے ماتحت تحصیلدار
قانونگو - پٹواری - علیحدہ علیحدہ ہیں اور ہر نظامت کا تعلق کونسل سے ہے -

اوّل نظامت گنگاپور - جو جے پور سے ۳۲ کوس مشرق میں ہے -

دوّم نظامت توراواٹی - یہ نظامت شمال میں ہے صدر اسکا نیم کا
تھانہ ہے -

سوّم - نظامت سانبھر یہ نظامت مغرب میں ہے -

چہارم نظامت شیخاواٹی اسکا صدر جھونجنوں ہے -

پنجم - نظامت دوسہ یہ جے پور سے ۱۶ کوس مشرق میں ہے -

ششم - نظامت مالپورہ - ہفتم کوٹ قاسم -

ہشتم - سوائی مادھوپور - یہ نظامت جے پور سے جنوب مشرق میں ہے -

نہم - نظامت ہنڈون - دہم نظامت سوائی جے پور اسکے متعلق آمیر -
سانگانیر - نیسوڑہ - گوندیر - ناہرگڈھ - گیٹور - سامود - کوٹ کھاوو - بگرو -
پوراج محلاں - منوہر پور - کشن گڈھ - جمورام گڈھ وغیرہ ہیں - محکمہ اعلے کونسل
ہے جسکے ماتحت کل محکمہ جات ہیں جس میں ہفتہ میں ایک روز مہاراجہ صاحب
بھی اجلاس فرماتے ہیں اور ہر چھوٹے بڑے مقدموں کے کاغذات کونسل
میں ضرور جاتے ہیں - ہر سال کے اختتام پر ہر محکمہ کا بجٹ تیار ہوتا ہے -
اور بعد طبع ہر محکمہ میں بھیجدیا جاتا ہے -

خاص مہاراجہ صاحب کی پیشی میں جو کاغذات جاتے ہیں - وہ محکمہ

معلوم کہلاتا یہاں ایک ریزیڈنٹ رہتے ہیں جن کا تعلق ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے ہے۔ جو آبو پر رہتے ہیں۔ ریزیڈنٹ کا نام مسٹر کوب صاحب بہادر ہے حاکم مہربان ہیں۔ مہاراجہ صاحب آپ کی موجودگی کو اپنی ریاست کے امن و آسایش کے لیے غنیمت سمجھتے ہیں۔ منشی ریاض الدین صاحب آپکے میر منشی ہیں لچھمی نراین جی وکیل ریاست۔ ممبران کونسل حسب ذیل ہیں۔

بابو سنسار چندر جی۔ ٹھاکر امراؤ سنگھ جی (آپ مہاراجہ صاحب کے چچیا سسر ضعیف العمر تجربہ کار شخص ہیں۔ فہم و ذکاوت چہرہ سے ٹپکتی ہے۔ آدمی مدبر معلوم ہوتے ہیں۔ ہر ایک مقدمہ کو نہایت غور و خوض کے ساتھ سنتے سمجھتے ہیں۔ اس عمر میں بڑے جفاکش ہیں۔ تمام دن اور کچھ حصہ رات تک آپ کو فرصت نہیں ملتی لیکن آپ اسی مستعدی سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں ظاہرا نہایت خلیق اور ملنسار ہیں آپ کوٹلہ ضلع علی گڈھ کے رئیس ہیں اور وہاں بھی آپکا بڑا کارخانہ ہے) نواب عبدالواجد علی خاں صاحب۔ ٹھاکر دیبی سنگھ جی چوموں والے ٹھاکر بھور سنگھ جی۔ ٹھاکر زورآور سنگھ جی۔ ٹھاکر مہتاب سنگھ جی سواڑ والے۔ ٹھاکر دیبی سنگھ جی ڈگی والے۔ بابو ایشان چندر جی۔ منشی نند کشور سنگھ جی سکرٹری کونسل حال میں نواب فیاض علی خاں صاحب کونسل میں اور بڑھائے گئے ہیں۔ یہ لکھنا کسی طرح بیجا نہیں کہ ایک عرصہ کے بعد ریاست کو ایسا شخص مل گیا ہے جو ہر وقت اور ہر موقع پر ریاست اور رعایا کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کریگا اور اپنے عالی دماغی۔ روشن خیالی۔ بیدار مغزی۔ بے تعصبی۔ اور پولیٹکل معاملات فہمی سے وہ کچھ کر دکھائیگا کہ مہاراجہ صاحب بہادر بابو صاحب کے زمانہ کو بھول جاوینگے نواب فیاض علی خاں صاحب خلف نواب فیض علی خاں صاحب بہادر رئیس پہاسو ضلع علی گڈھ کو مہاراجہ صاحب نے اگست ۱۸۸۰ء میں طلب کیا۔ اور فی الحال ممبر کونسل بنایا تا کہ کل معاملات کی اچھی طرح جانچ پرتال کرلیں۔ اور سمجھ لیں۔ جسکے بعد امید کیجاتی ہے کہ آپکو وزارت کا عہدہ ملیگا۔ جس کی خوشخبری ابھی سے اخبار دیا

میں اُڑ رہی ہے اور آپ ہر طرح اسکے شایان اور حقدار ہیں - اگر خدانخواستہ یہ بات نہ ہوئی تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ رعایا کی تقدیر ابھی کچھہ عرصہ تک اور مخالف ہے یا وہ اپنے بدافعالوں سے خدا کی ناراضگی میں مبتلا ہیں - وزارت کا عہدہ ملنا کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی کیونکہ حق بحقدار رسید کا معاملہ ہوگا - دوسرے مہاراجہ صاحب بہادر حال میں جہاں اور اعلے صفات ہیں وہاں مردم شناسی کا جوہر کامل طور پر ثابت ہوگا کہ باوجود اسقدر لایق اور ہوشیار اہلکاران کے آپنے اتنے بڑے عہدہ کا کام خالی رکھا - اور متجسس نگاہیں دور دور تک دوڑا کر آخر دُرِ مقصود کو پالیا - اور اب عنقریب وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ جے پور پھر اپنی اگلی دلچسپیاں اور نیک نامیاں حاصل کر کے محسود زماں بنجائیگا - اور رعایا پھر امن و خوشی کے چہچہے اور قہقہے بلند کرے گی - حاسدوں کا ذکر نہیں بقول بلبل شیراز ؎

توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست

خداوند عالم تمام بیکس رعایا کی التجا اور سب کے ساتھ مؤلف کی دعا قبول کر کے جلد وہ مبارک دن دکھلاوے کہ محکمہ اپیل میں پنڈت بشمبر دین سردار اپیل منشی گوبند سنگہ جی - ٹھاکر روپ سنگہ جی اپنے فرائض خوبی کے ساتھہ انجام دیتے ہیں +

منشی گوبند سرن جی فوجدار جو فوجداری کے مقدمات طے کرتے ہیں - پولیس بھی انکے ماتحت ہے اور انکے زبردست حاکم شیخ محمد اکبر علی صاحب کوتوال شہر اور انکے نائبوں کا انتظام لایق اطمینان ہے - البتہ پولیس کی حالت اچھی نہیں جس کو خود فوجدار صاحب نے بھی سمجھہ لیا ہوگا - اور اس کی بہتری کا خود انکو خیال ہوگا - دیگر محکمہ جات کے حسب ذیل حاکم ہیں +

تواری ونید یال جی مختار عدالت - سیٹھہ گلاب چند جی منصف - منشی درگا پرشاد جی منصف - پنڈت جے نرائن جی دیوان شرقی - پنڈت نیونا تھہ جی

دیوان غربی - سیٹھ ساگر مل جی خزانچی - ٹھاکر جے بخشی ہماگیر - محمد حمید اللہ خاں صاحب منتظم سائر - منشی رام پرتاب جی مہتمم حساب - منشی بھگت بہاری لال جی مہتمم حساب منشی بینالال جی ناظم نظامت سوائی جے پور - سیٹھ رام ناتھ جی مہتمم کارخانجات - رائے بہادر دھنپت رائے جی سپرنٹنڈنٹ ٹرانسپورٹ کور - (جس طرح اور ریاستوں میں امپیریل سروس کے لئے فوجیں مقرر کی ہیں مہاراجہ نے ہزار گاڑیاں ٹرانسپورٹ کی گورنمنٹ کی امداد کے لئے دی ہیں جو دو بار اپنی خدمت ہیں - ایک چترال کی لڑائی پر دوسری مرتبہ سرحدی جنگ پر پیش کر چکے ہیں - جس کے سپرنٹنڈنٹ کو اول موقعہ پر - رائے بہادر اور دوسرے پر سی - آئی - ای - کا خطاب ملا) رائے صاحب ہیرا سنگھ جی مہتمم جیلخانجات - ہری لال جیلیہ مہتمم باغات +

فوجی محکمہ میں ٹھاکر ہری سنگھ جی بخشی فوج اور جنرل سپرنٹنڈنٹ ہیں (انکے محکمہ میں اچھے اور لایق آدمی ہیں ان میں سے ایک سررشتہ دار حافظ معز الدین احمد خان جو رامپور کے ایک معزز خاندان سے مولوی جلال الدین احمد خاں کے صاحبزادہ ہیں - نہایت لایق - دیانت دار - محنتی - اور ہوشیار ہیں - امید ہے کہ اپنے حاکموں کو اپنی خوش معاملگی اور راست روی سے خوش رکھکر جلد جلد ترقی پاوینگے -) انکے محکمہ میں حسب ذیل فوج کا حساب ہوتا ہے -

سوار	پلٹن	توپخانہ	بیلدار	ناگہ
۱۳۱۵	۴۲۱۳	۸۷۲	۱۳۷	۵۳۷۷

دوسرے ٹھاکر لچھمن سنگھ جی بخشی قلعہ جات جنکے محکمہ میں ۲۲۰۰ سپاہی قلعہ جات کا حساب ہے اور کل قلعہ ریاست جو تعداد میں اکیس ہیں ان کے ماتحت ہیں - کل فوج ریاست جمیں اگر سوار گراتی ۵۰۰ - سوار بخشی خانہ جاگیر ۲۱۰۰ - تحصیل ڈیلان ۱۴۰۰ - پولیس ۵۰۰ معہ قلعہ جات ملجاویں تو ۱۸۶۱۶ ہے توپیں ۱۲ اگر دجہ ہیں بیل لگائے جاتے ہیں - ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں ایکہزار -

بابو اوینچندر ناتھ مہتمم عجائب خانہ وچڑیا خانہ -

سر جیون گنگولی مہتمم مدارس جن کے اہتمام میں کل مدارس ہیں جن کی تفصیل سر رشتہ تعلیم میں آگئی ہے۔

مختصر کیفیت شہر جے پور

یہ شہر خطوط عرض البلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول البلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۲ دقیقہ واقع ہے۔ طول شرقاً غرباً ۲ میل ہے عرض شمالاً جنوباً ڈیڑھ میل جے پور کی آبادی سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے ۲۸۲۵،۵۵ حسب ذیل ہے۔ ہنود ۲۵،۹۲۳۸ - مسلمان ۱۹۹۰۲۰ دیگر اقوام وغیرہ ۴۷،۳۹۷ - خاص شہر کی آبادی ۱۵۰،۰۷ ہے اور بیرونجات کی ۲۶۶۶۰۶۸ ہے۔ گرد شہر فصیل پختہ اور بلند ہے جسکے آٹھ دروازہ ہیں۔

جنوب میں تین - اجمیری دروازہ - سانگانیری دروازہ - گھاٹ دروازہ

مشرق کی سمت دو - گنگاپول دروازہ - زور آور سنگھ کا دروازہ -

شمال کی طرف دو - سورج پول دروازہ - موتی کٹلہ دروازہ -

مغرب کی جانب ایک چاندپول دروازہ - اسکے علاوہ موریاں جو دروازہ سے چھوٹی ہوتی ہیں - ان میں سے بعض ایسی ہیں کہ جن میں سے اونٹ گاڑی وغیرہ نکلجاتی ہیں رات کو ۹ بجے توپ چلتی ہے جسکے چلتے ہی کل دروازے بند ہو جاتے ہیں - کھڑکیاں کھلی رہتی ہیں پھر گیارہ بجے توپ سر ہوتی ہے اور اب کھڑکیاں بھی بند کردیجاتی ہیں یہ دروازے بند ہونے کے بعد بغیر خاص حکم نہیں کھل سکتے - جاڑوں میں پانچ بجے اور گرمیوں میں چار بجے صبح توپ چلتی ہے اور کل دروازہ کھول دیئے جاتے ہیں فصیل شہر اگرچہ بیضاوی کہی جاسکتی ہے لیکن گنگاپول سے یہ سیدھی ہوکر سورج پول کو جاملی ہے - اسلئے یہاں سے وہ بیضاویت کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے - فصیل پر یا دروازوں پر کوئی توپ نہیں صرف پہرہ رہتا ہے -

ایک سڑک سیدھی سورج پول سے چاندپول تک چلی گئی ہے جس میں تین چوک چھوڑے گئے ہیں ایک رام گنج جسکے ہر دو طرف دو سڑکیں ایک گھاٹ دروازہ

بازار اور دوسرے گھوڑا نخاس سے ہوتی ہوئی اول الذکر گھاٹ دروازہ اور آخر الذکر موتی کٹلہ دروازے کو جا ملی ہے۔ یہ چوک ناتمام رہگیا ہے صرف اس کی وسعت چھوڑی گئی ہے دوسرا مانک چوک جس سے ایک سڑک جوہری بازار سے سانگانیر دروازہ کو جاتی ہے۔ دوسری ہے ڈیوڑھی کے دروازہ سے ہوتی ہوئی ناہر گڈھ سے پھر گئی ہے۔ اور موتی کٹلہ دروازے جا ملی ہے۔ تیسرا چھوٹا چوک جہاں سے ایک سڑک کشن پول بازار سے گذر کر اجمیری دروازے دوسری گنگوری بازار سے ہوکر فصیل محل سے گذرتی ہوئی جہاں سے یہ سڑک خام ہوگئی ہے کچھ پھیر کے ساتھ آمیر کو چلی گئی ہے یا زور آور سنگھ کے دروازہ سے جا ملی ہے۔ سورج پول سے رام گنج کے چوک تک کی سڑک سورج پول بازار کہلاتی ہے۔ یہاں آبادی بہت کم ہے۔ رام گنج سے مانک چوک تک رام گنج بازار اور یہاں سے چھوٹے چوک تک ترپولیا بازار اور چاندپول تک چاندپول بازار کہلاتی ہیں۔ مانک چوک اور چھوٹے چوک کے وسط میں بڑے بڑے تختہ حوض بنائے گئے ہیں ان حوضوں میں شام و صبح فوارہ اچھلکر لطف دوبالا کرتے ہیں اس کی سڑکیں اور مکانات ایسے ڈوری ڈالکر سیدھے بنائے گئے ہیں کہ ایک بار دیکھنے والے کو ضرور محو تماشا کر دیتے ہیں اور اگر کوئی چیز مانع نہ ہو تو سورج پول سے چاندپول تک برابر نظر آوے۔ اکثر بازاروں میں جیسی دوکانات ایک جانب ہیں اسی طرح اور قطع کی دوسری جانب۔

خوبصورت مکانات اور دوکانات کا سلسلہ رام گنج بازار سے چاندپول تک ہے۔ رام گنج کے چوک سے مشرق کیطرف نیز شمال اور جنوب کی سمت مکانات کے سلسلے کا لحاظ تو کیا گیا ہے کہ آگے پیچھے نہ ہونے پاویں لیکن جس نے جیسا چاہا بنالیا۔ رام گنج بازار سے چاندپول تک اور اس کی کل تا خوں کی سڑکو نیز تمام دوکانات مہاراجہ جے سنگھ کی بنائی ہوئی ہیں۔

ہر سڑک کے شروع پر ایک ریاست کا جھنڈا بر نیخ رنگہ ہے نصب ہے

قریب قریب ہر سڑک پر جسقدر گلیاں ایک جانب سڑک کے ہیں اسی قدر اور انہیں کے مقابلہ میں دوسری جانب پھر ان گلیوں کے اندر بھی جو کوچہ ہیں وہ اکثر جگہ اسی انتظام سے ہیں۔ ہر سڑک گلی کوچہ پر اسی سڑک گلی کوچہ کا نام کندہ ہے۔

سری دیوڑھی بازار۔ تر پولیا بازار۔ اور گنگوری بازار کے وسط کا احاطہ محل میں داخل ہے اگرچہ اس کل زمین پر محل نہیں لیکن دروازہ محل کے انہیں سڑکوں پر واقع ہیں۔ اس احاطہ کے اندر ایک احاطہ اور فصیل سے گھرا گیا ہے اس فصیل کے اندر محلات ہیں اسکا دور غالباً ایک میل ہے +

شہر کے مشہور مقامات مع پتہ

سری دیوڑھی بازار جاتے ہوئے سیدھے ہاتھ کیطرف مہاراجہ کالج سنسکرت کالج اور ٹکسال ہے۔ بائیں طرف۔ ہوا محل۔ خاصہ رتھ خانہ کونسل کے اجلاس کا عالیشان محل۔ سری دیوڑھی دروازہ اور ناٹک گھر ہے۔ دیہ ناٹک گھر مہاراجہ سوائی رام سنگھ نے بنوایا تھا اندر سے نہایت آراستہ و پیراستہ ہے باہر سے بھی مکان خوبصورت ہے۔ اس میں اندر سبھا کا تماشا ہوا کرتا تھا۔ سنا گیا ہے کہ اس کے واسطے اچھی اچھی گانے والی رنڈیاں ملازم رکھی گئی تھیں۔ ان کے لباس نہایت پر تکلف تھے اور پر جڑاؤ یا اس میں کچھ مبالغہ ہو۔ پر وہ نہایت قیمتی۔ ان کے انتقال پر سب معاملہ درہم برہم ہوگیا۔ پریونکے پر وبال نوچ لئے گئے۔ جن میں سے اب بھی دو چار بے پر ہوکر شہر میں خاک اڑاتی پھرتی ہیں ہوا پر اڑنا بھول گئیں۔ اگر کوئی ناٹک شہر میں آوے تو بعد اجازت اسی ناٹک گھر میں تماشا کرتی ہیں) سری دیوڑھی دروازہ کے اندر جو محل میں داخل ہونے کا مشرقی دروازہ ہے ایک چھوٹا چوک ہے۔ اس میں کچہری مشعلخانہ۔ کچہری باغات۔ اور مہاراجہ صاحب کا امام باڑہ ہے۔ اس چوک کے بعد ایک دروازہ اور ہے۔ اور ایک بہت وسیع صحن بنتا ہے جسکے گرد حسب ذیل کچہریاں ہیں۔ کچہری نوبداری۔ کچہری پالکیخانہ

محکمہ گرائی - کچہری منصفی - کچہری فراش خانہ - کچہری مستوفی - کچہری رجسٹری محکمہ عمارت کچہری سینہ بارہ گاؤں - کچہری عدالت - محکمہ اپیل - کچہری بخشی خانہ فوج کچہری بخشی خانہ قلعہ جات - محکمہ دیوانی - محکمہ کارخانجات - محکمہ سائرات - محکمہ حساب - تحصیل ڈیلان - کچہری بخشی خانہ جاگیر - نظامت سوائی جے پور - کچہری اسلحہ خانہ کچہری میونسپل کمیٹی - کچہری تحصیل جے پور - کچہری فیل خانہ - اس صحن کے بعد ایک دروازہ اور ہے جسپر پیتل چڑھا ہوا ہے اسکے اندر خزانہ اور خاص محل ہے - جوہری بازار میں سیدھے ہاتھ کی صنف میں جامع مسجد ہے -

ترپولیا بازار - ترپولیا بازار میں سیدھے ہاتھ کیطرف ڈاکخانہ اور پھر ترپولیا - یہ محل کا جنوبی دروازہ ہے - اس دروازہ کے عین مقابل میں ایک سڑک اور ہے جو چوڑی سڑک کہلاتی ہے اسکے دوسرے سرے پر شیروں کے پنجرہ ہیں -

ترپولیا - یہ تین دروازہ ملے ہوئے ہیں اس میں ہونے پر ایک چھوٹے صحن کے بعد ایک دروازہ اور ملتا ہے یہاں بھی صحن چھوڑ کر گرد مکانات بنائے گئے ہیں - جو ملازمین مخصوص دیوڑھی کے لئے ہیں اس دروازہ کے قریب ہی کچھ توپیں چھوٹی چھوٹی جن کو گردے کہتے ہیں تیار رہتی ہیں - اسی دروازہ سے ملا ہوا الٹے ہاتھ کیطرف فیل خانہ کو راستہ گیا ہے - اس صحن کو طے کرکے سیدھے

[margin: ...نہ و جنتر منتر] ہاتھ کیطرف جنتر منتر کو راستہ گیا ہے اور یہیں سے ایک راہ کچہریوں والے صحن میں جا ملی ہے - پھر اس صحن کے بعد ایک دروازہ اور ہے جسپر پیتل چڑھا ہوا ہے اسکے اندر داخل ہونے پر محلات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے - سیدھے ہاتھ کیطرف چھاپہ خانہ راج اور دیگر مکانات ہیں - وسط صحن میں ایک عمدہ محل ہے جو بند رہتا ہے - اس صحن کو طے کرکے ایک دروازہ اور ہے جو خاص محل کا ہے - ترپولیا

[margin: ...صطبل لاٹ] سے ملا ہوا مہاراجہ کا آتش اصطبل ہے - جس کی لمبائی ترپولیا بازار کے اخیر تک ہے اصطبل کے دروازہ سے سیدھا راستہ تال کٹورہ چلا گیا ہے اس اصطبل میں سے راستہ اس مینار پر چڑھنے کا ہے جو لاٹ کے نام سے مشہور ہے اور جو تمام شہر کے

مکانات سے اونچا ہے +

کتب خانہ

چوڑی سڑک کے سرے پر الٹے ہاتھ کیطرف اور عین ترپولیا کے مقابلہ میں عام کتب خانہ ہے اور اسی کے قریب ترپولیا بازار میں نواب فیض علیخاں صاحب بہادر کا محل ہے +

گنگوری بازار کے سرے پر مڈیکل ہال ہے۔ اور قریب اخیر سرے پر گنگوری دروازہ ہے۔ جس سے راستہ اس میدان کو چلا گیا ہے جو ہاتھیوں کی لڑائی کے واسطے مخصوص ہے۔ نیز تال کٹورہ۔ اس دروازہ سے گنگور مہاراجہ صاحب کے سامنے ہاتھی والے میدان میں جاتی ہے۔ جس کو مہاراجہ صاحب چینی کے برج سے دیکھتے ہیں +

تال کٹورہ

چینی کا برج

کشن پول بازار میں سیدھے ہاتھ کیطرف کچہری کوتوالی اور تھوڑے آگے بڑھکر زنانہ مدرسہ ہے۔ الٹے ہاتھ کیطرف قریب وسط بازار میں مدرسہ فنون ہے۔ چاندپول بازار میں الٹے ہاتھ کی طرف صرف گوبندرام مشہور فوٹوگرافر کی دکان کے سوا کچھہ قابل دید نہیں۔ سوائے خاص محل کے (جسکے متعلق دیگر بارہ محل ہیں اور ہر ایک کا راستہ باغ سے ہو کر گیا ہے یعنے ہر محل کے درمیان باغیچہ ہے) اور کسی جگہ دیکھنے اور جانے آنے کی ممانعت نہیں۔ خاص محل کی فصیل کا پورا پورا پتہ دینا البتہ مشکل ہے +

مدرسہ فنون

زنانہ مدرسہ

مقامات قابل دید بیرون شہر

گلتا نجی

سورج پول دروازہ سے کچھہ فاصلہ پر ایک دروازہ گلتا نجی کا ہے۔

گلتا نجی ایک مندر چھوٹے پہاڑ پر واقع ہے جہاں نہانے کے واسطے کئی کنڈ بنے ہیں۔ ان کنڈوں میں پانی پہاڑ میں سے آتا ہے جو ایک گاؤ مکھہ کے ذریعہ نکلتا ہے۔ اسکا چڑھاؤ کا راستہ پیچدار ہے مگر چڑھنے میں آسانی کے واسطے پتھر کا پٹاؤ کر دیا گیا ہے۔ کنڈوں میں نہانے کے واسطے پھر کچھہ دور اترنا پڑتا ہے۔ یہاں آبادی ہے اور بڑے بڑے مکانات بنے ہیں۔ یہاں کا پوجاری گلتا نجی کا مہنت

کہلاتا ہے جسکو راج سے جاگیر ہے اور دیگر پوجاریوں میں معزز سمجھا جاتا ہے۔
گھاٹ دروازہ سے کچھ فاصلہ پر مزار میاں مسکین شاہ صاحبؒ درویش کامل کا مزار ہے یہ مقام قابل زیارت ہے اسی کے متعلق چھوٹا باغ اور ایک بڑی مسجد ہے اور قریب دو میل کے فاصلہ پر گھاٹ ہے۔ یہ صرف دو پہاڑوں کے درمیان ایک راستہ نکالا گیا ہے۔ یہاں بھی آبادی ہے اور مکانات پختہ ہیں۔ باغات بکثرت ہیں
موتی کٹلہ دروازہ۔ اس دروازہ کے اندر کیطرف بڑا صحن چھوڑ کر چاروں سمت چار دروازہ بنائے گئے ہیں اور چاروں کا نام ایک ہے۔ شمالی دروازہ سے کربلا کو راستہ گیا ہے اور اس دروازہ سے کل تعزیہ جاتے ہیں مغربی دروازہ سے سڑک موتی کٹلہ بازار ہوتے ہوئے سری ڈیوڑھی بازار کی سڑک سے ناٹک گھر کے قریب جاملی ہے۔ جنوبی دروازہ سے ایک خام سڑک رام گنج کے چوک سے جاملی ہے مشرقی دروازہ شہر پناہ کا دروازہ ہے اور اس سے چند قدم ہی بڑھکر مزار مولانا ضیاء الدین صاحبؒ کا ہے جو ایک متبرک اور فرحت کا مقام ہے۔ آپ یہاں کے قطب سمجھے جاتے ہیں +
گنگاپول دروازہ کے باہر کربلا ہے اور یہی دروازہ تعزیہ نکلکر کربلا جانیکا ہے۔ جنکا جماؤ چار دروازہ پر ہوتا ہے۔
زور آور سنگھ کے دروازہ سے راستہ قلعہ آمیر کو گیا ہے جو جے پور کا پُرانا پایۂ تخت ہے۔ یہاں سلّا دیبی کا مندر۔ قلعہ۔ محل۔ اور ایک خوبصورت تالاب ہے۔
سانگانیر دروازہ کے باہر۔ باغ رام نواس ہے جسکا احاطہ طول میں تقریباً ایک میل ہے۔ اس میں میو ہاسپٹل۔ لارڈ میو کی اسٹیچو (مورت) چڑیا خانہ عجائب گھر جو ہندوستان میں ایک ہے اور دنیا کی نادر اشیاء سے بھرا ہوا ہے قابل دید ہیں۔ خود باغ ایسی تفریح کی جگہ ہے اور اس انداز سے اس کی آراستگی کی گئی ہے۔ کہ آدمی کسی دنت جاوے اسکو تر و تازگی اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ ہر دو شنبہ کو یہاں بینڈ بجتا ہے اسکے ذکر کے ساتھ ہی لکھنا

اسپورٹس

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جمناسٹک کی اول درجہ کی تعلیم ہوتی ہے جسکو تمام راجپوتانہ میں اول درجہ کا سونے کا تمغہ تین بار ٹورنامنٹ اجمیر سے مل چکا ہے۔ تمغہ پانیوالے ننے خان اور رام پرتاب ہیں۔ فٹ بال ٹیم بھی اول نمبر کی ہے جسکے پریزیڈنٹ ماسٹر نذیر حسین ہیں۔ اعلےٰ کھیلنے والوں میں۔ امر سنگھ کپتان۔ امام بخش۔ امیر الدین عرف امیر دولہ ہیں۔ کرکٹ ٹیم علی گڈھ سے بازی لے گئی ہے اسکے سکرٹری وکپتان جیرام مشہور بولر ہیں۔ پولو ٹیم بھی ہے جس میں روسا رکھیلتے ہیں ٹنس فیلڈ بھی کئی ہیں۔

نیا گھاٹ

چاندپول سے دو میل کے فاصلہ پر نیا گھاٹ ہے اور شہر میں پانی پہنچانے کا کارخانہ ہے۔ نیا گھاٹ وہ امدادی کام ہے جو سنہ ۱۹۰۰ء وہ ۹۹ کے قحط میں قحط زدگان کی امداد کے لئے مہاراجہ نے جاری کیا تھا نہر امانی شاہ کے دونوں طرف جہاں سے پانی کھینچا جاتا ہے قریب ایک میل کے باغ لگایا گیا ہے۔ تفریح کی جگہ ہے یہاں سے قریب مزار امانی شاہ صاحب کا ہے جو یہاں نہایت بزرگ مشہور ہیں۔

امانی شاہ

سانگانیر

اسکے علاوہ سانگانیر جہاں چھپائی کا بڑا کارخانہ ہے۔

جھیل سانبھر

سانبھر جہاں نمک کا کارخانہ ہے اور دیگر مشہور مقامات بھی قابل دید ہیں جیل خانہ۔ بابو کانتی چندر مکرجی وزیر سابق کا محل۔ مہاراجہ صاحب کا محل تار گھر روشنی کا کارخانہ۔ اسجنسی اور دیگر باغات شہر کی فصیل کے باہر ہیں۔ شہر کے

مکانات شہر

مکانات پختہ دو منزلہ سے پانچ منزلہ تک ہیں۔ یہ مکان باہر سے نہایت خوشنمائی اور صناعی سے بنائے گئے ہیں۔ اندر کی طرف ان میں ہوا کے لئے وسعت چھوڑی جاتی ہے۔ جاڑوں اور برسات میں نہایت مفید ہیں مگر گرمیوں میں ان کے در و دیوار سے آگ نکلتی ہے کیونکہ سوائے چونے اور پتھر کے لکڑی بالکل نہیں ہوتی یہاں لداؤ کا کام بہت اور اچھا ہوتا ہے۔ گل کاری روغن سازی بھی اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ چونہ صاف کر کے ایسا چکنا اور چمکدار بنایا جاتا ہے کہ سنگ مرمر کا دھوکہ ہوتا ہے اور اس میں سرخ۔ سبز سیاہ وغیرہ تحریریں بالکل سنگ یشب و سنگ سیاہ سنگ سرخ کا مزہ دیتی ہیں گلکاری سے مکان کو ارژنگ چین کا نمونہ بنا دیتے ہیں۔

زبان

زبان اس ملک کی عموماً مارواڑی ہے جو غیر ملک کا باشندہ بمشکل سمجھ سکتا ہے۔ اکثر تعلیم یافتہ اردو۔ انگریزی اور فارسی بھی جانتے ہیں +

یہاں کے عام مسلمانوں کی زبان بھی وہی ہے اور اکثر لباس وضع قطع میں اس ملک کے مشابہ ہیں۔

تمام شہر کے گرد پہاڑ ہیں۔ اور اکثر بلکہ سب پہاڑوں کی چوٹیوں پر قلعہ بنتے ہیں۔ ان میں سے بعض ویران اور بعض پر توپیں اور فوج بھی رہتی ہے۔

نل

شہر میں جگہ جگہ نل ہیں گرمیوں میں پانی کی تکلیف ہوتی ہے لیکن راج سے انتظام ہو جاتا ہے کہ ایک بازار کے جب نل بند کر دیئے جاتے ہیں تو دوسرے بازار کے کھول دیئے جاتے ہیں۔ رات کو تمام رات اور دن کو ۹ دس بجے تک کھلے رہتے ہیں۔ اس میں بھرنے والوں کو بھی تکلیف نہیں ہوتی اور پانی کے خرچ میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔

روشنی

شب کو تمام خاص خاص سڑکوں پر گیاس کی روشنی بذریعہ انجن ہوتی ہے گیارہ بجے کل روشنی ٹھنڈی کر دیجاتی ہے۔

اب اس جگہ ایک شہر کا نقشہ دیا جاتا ہے جس سے مواقعات مقامات اندرون شہر آسانی سے سمجھ میں آسکتے ہیں۔ (دیکھو منسلکہ)

باب سوم

کوٹریان یا جاگیرداران جیپور

جاگیرداروں کا حال سوائے سرکاری کتاب کے مفصل بتانا نہایت مشکل ہے پھر بھی جو یہاں لکھا جاتا ہے وہ اس مختصر کے لئے بہت کچھ ہے +

جے پور کی آمدنی٭ علے العموم ایک کروڑ ہے اس میں ۳۵ یا ۳۸ لاکھہ آمدنی خالصہ باقی سرداروںکے قبضہ یا پُن میں ہے۔

یہاں کے عطیات کی چار قسمیں ہیں۔

اول۔ خراج گذار۔ یعنے وہ عطیات راج جنکے قابض راج کو خراج دیتے ہیں نوکری نہیں کرتے +

دوم۔ رؤسا اطاعت گزین۔ یعنے جنکے بزرگ اول سے قابض تھے راج نے صرف ان کو مفتوح کیاہے۔ راج سے انکو نہیں ملا۔ یا جنہوں نے راج کی پناہ لی ہو اس میں علی العموم شیخاوت داخل ہیں۔

سوم۔ وہ جاگیردار جو کچھہ خراج نہیں دیتے بلکہ نوکری کرتے ہیں۔

چہارم۔ انعام و پُن۔ نیز ملکی و جنگی خدمتوںکے معاوضے۔

قسم اول و دوم

خراج گذار اطاعت گزین

اس قسم میں علے العموم شیخاوت داخل ہیں۔ اس کی آمدنی پندرہ لاکھہ ہے اور کل تین لاکھہ روپیہ خراج دیتے ہیں۔ جن کے بعض ٹھاکروںکی تفصیل حسب ذیل ہے اس میں راؤ راجہ منوہر پور سب میں معزز سمجھے جاتے ہیں +

راؤ راجہ سیکر۔ راجہ صاحب کھیتڑی۔ ٹھاکر کھنڈیلہ۔ ٹھاکر سور جگڈھ ٹھاکر لباوٗ۔ ٹھاکر مینڈاوہ۔ ٹھاکر ڈونڈلود۔ ٹھاکر السیسر۔ ٹھاکر ملسیسر۔ ٹھاکر منڈریلہ ٹھاکر اسماعیل پور۔ ٹھاکر جھکوڑہ۔ ٹھاکر پرسرام پور۔ ٹھاکر دیوراواس۔ ٹھاکر جیداپور ٹھاکر ہیردہ۔ ٹھاکر بدن گڈھ۔ ٹھاکر ڈومرہ۔ ٹھاکر گانگیاسر۔ ٹھاکر سلطانہ وغیرہ وغیرہ سوائے راؤ راجہ سیکر و راجہ صاحب کھیتڑی کے باقی کی آمدنی ۲۰۰۰ سے

٭ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ اب آمدنی چالیس پینتالیس لاکھہ ہے نیز جاگیرداروںکی تعداد آمدنی میں اب بہت کچھہ زیادتی ہے اس طرح کل آمدنی ڈیڑھ پونے دو کروڑ ہے +

۳۰۰۰۰ - اور بساؤ ۶۰۰۰۰ ہے باقی اس سے بھی کم ہیں - صرف راؤ راجہ سیکر کی آمدنی پانچ لاکھہ ہے اور چالیس ہزار خراج دیتے ہیں - اب سیکر کی آمدنی آٹھ دس لاکھہ ہے - کھیتڑی کی آمدنی چھہ لاکھہ دکھلائی گئی ہے لیکن اب دس لاکھہ ہے - ان کا شجرہ اس طرح ہے -

جولنی

شاخ کھماوت — اودے کرن

باتل پوتہ — بیتل پوتہ — نرسنگھ — شیخاوت — شاخ نروکہ

اس سے کل شیخاوتوں کا خاندان ہے جس کی تفصیل اوپر ہو چکی ہے -

قسم سوم

ان کی آمدنی ۲۸ لاکھہ ہے یہ کچھہ خراج نہیں دیتے بلکہ راج میں نوکری کرتے ہیں نوکری سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک کے لئے گھوڑوں کی تعداد مقرر ہے کہ راج کی نوکری کے اس قدر گھوڑے یا ان کا سالانہ صرف دیتے رہتے ہیں جن کی فہرست ذیل میں درج ہے -

نمبر	نام شاخ	نام ریاست	آمدنی سالانہ	تعداد حصہ داران	اسپان نوکری	اسپان معافی	باقی
۱	ناتھاوٹ	چوموں سامود وغیرہ	۲ لکھہ [illegible]	۱۰	۷۸۳	۲۰۰	۵۸۳
۲	راجاوت	چندلائی جہلائی وغیرہ	۳ لکھہ [illegible]	۱۶	۶۱۲	۱۱۳	۴۹۹
۳	کھنگارانی	بالسکھو وغیرہ	[illegible]	۲	۵۰	۱۳	۳۷
۴	کھنگاروت	جہار وغیرہ	[illegible]	۶	۴۴	۸	۳۶
۵	کچھواہہ	+	[illegible]	+	۶	۱	۵
۶	کلیانوت	رتوار وغیرہ	یکلکھ [illegible]	۱۹	۳۳۷	۳۶	۳۰۱
۷	کھنگاروت	ڈگی وغیرہ	۶ لکھہ	۲۲	۱۰۳۳	۷۰	۸۶۳
۸	راٹھور	+	۲ لکھہ [illegible]	+	۳۳۳	۶۰	۲۷۳

نمبر	نام شاخ	نام ریاست	آمدنی سالانہ	تعداد حصص	اسپان نوکری	اسپان معافی	باقی
۹	سلطانوت	سورت وغیرہ	[illegible]	+	۲۲۴	۱۵	۱۰۹
۱۰	شیخاوت	منوہرپور وغیرہ	ایکلکھ [illegible]	+	۲۵۵	۳۲	۲۲۳
۱۱	شیوبرن پوتہ	نینڈڑ وغیرہ	ایک لاکھ [illegible]	۳	۲۷۷	۶۲	۳۱۴
۱۲	سوماہرپوتہ	+	[illegible]	+	۲۴	۲	۲۲
۱۳	بڈگوجر	+	[illegible]	+	۵۹	۸	۵۱
۱۴	ببھدروت	اچرول وغیرہ	ایک لاکھہ [illegible]	۳۱	۹۹	۱۷	۸۲
۱۵	گوڑ	+	[illegible]	+	۲	۲	+
۱۶	چتربھوجوت	بگرو وغیرہ	یک لاکھہ	۶	۱۴۹	۲۰	۱۲۹
۱۷	چندراوت	+	[illegible]	+	۲۴	۹	۱۵
۱۸	جادون	+	[illegible]	+	۹	یک	۸
۱۹	پورنملوت	نیمڑی وغیرہ	[illegible]	+	۳۵	۴	۳۱
۲۰	وہیراوت	+	[illegible]	+	۴۶	یک	۴۵
۲۱	بالکاوت	+	[illegible]	+	۶۵	۴	۶۱
۲۲	گوگاوت	دونی وغیرہ	یکلکھ [illegible]	۱۳	۱۲۱	۴۰	۶۱
۲۳	پنوار	+	[illegible]	+	۲	۲	+
۲۴	راناوت	+	[illegible]	+	۱۷	۱۷	+
۲۵	نروکہ	الور اوتیارا وغیرہ	۳ لاکھہ	۶	۲۶۶	۳۶	۲۳۰
۲۶	بچاوت	لانبرہ وغیرہ	[illegible]	۳	۶۲	۸	۵۴
۲۷	بنبیرپوتہ	پاٹکوہ وغیرہ	[illegible]	۳	۵۲	۸	۴۴
۲۸	چوہان	+	[illegible]	+	۳۷	۳	۳۴
۲۹	بالاپوتہ	+	[illegible]	+	۹۷	۷	۹۰
۳۰	سیکروال	+	[illegible]	+	۹	یک	۸

باقی	اسپاں معافی	اسپاں نوکری	تعداد حصص	آمدنی سالانہ	نام ریاست	نام شاخ	نمبر
+	یک	یک	+	[illegible]	+	راجگڈھ کا	۳۱
۱۲۴	۱۵	۱۲۹	+	[illegible]	+	اسیر دیکا	۳۲
+	۴	۴	+	[illegible]	+	ہاڈہ	۳۳
+	۲	۲	+	[illegible]	+	اوگراوت	۳۴

مذکورہ بالا فہرست جے پور کے کل جاگیرداروں کی ہے جو راج میں نوکری دیتے ہیں
اب ذیل میں ایک نقشہ مہاراجہ کے بکجدی سرداروں کی کوٹریوں کا دیا جاتا ہے۔
جس سے معلوم ہوگا کہ مہاراجہ کی کن کن کوٹریوں سے قرابت ہے۔

نقشہ دوم قسم سوم

کل کوٹری کی آمدنی	تعداد سرداران ماتحت یا وہ حصہ دار جو اس کوٹری کی آمدنی تقسیم ہوتی ہے	اول سردار کوٹری کی سالانہ آمدنی	نام کوٹری	نام شاخ	نمبر
[illegible]	۱	[illegible]	نیمسٹری	پورنملوت	۱
[illegible]	۱۰	[illegible]	چوموں	ناتھاوٹ	۲
[illegible]	۳	[illegible]	لانبرہ	بچانوت	۳
[illegible]	+	[illegible]	سورت	سلطانوت	۴
ہو لاکھہ	۲۲	[illegible]	ڈگی	گنگاروت	۵
۳ لاکھہ [illegible]	۱۶	[illegible]	چیندلائی	راجاوت	۶
یک لاکھہ [illegible]	۲۱	[illegible]	اچیرول	بلبھدروت	۷
یک لاکھہ [illegible]	۱۹	[illegible]	رتواڑ	کلیانوت	۸
یک لاکھہ	۶	[illegible]	بگرو	چتربھوجوت	۹
یک لاکھہ [illegible]	۱۳	[illegible]	دونی	اگوگاوت	۱۰

نمبر	نام شاخ	نام کوٹری	اول سردار کی آمدنی	تعداد سرداران ماتحت	کل کوٹری کی آمدنی
۱۱	کھومباتی	بالسکھو	[illegible]	۲	[illegible]
۱۲	کھومباوت	جھار	[illegible]	۶	[illegible]
۱۳	شیوبرن پوتہ	نینڈڑ	[illegible]	۳	یک لاکھہ [illegible]
۱۴	بنیر پوتہ	پاٹکو	[illegible]	۳	[illegible]
۱۵	نروکہ	اونیارہ	دو لکھہ	۶	۳ لکھہ [illegible]
۱۶	بانکاوت	لودان	[illegible]	۴	[illegible]

نقشہ مذکورہ بالا میں اول سردار کل کوٹری کی آمدنی کا سردار سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ماتحت جو سردار ہیں ان کی تقسیم وغیرہ اسی سردار کے متعلق ہے ہر ایک سرداران ماتحت کے جاگیرداروں کے نام بھی علیحدہ علیحدہ ہیں جن کا صحیح صحیح پتہ لگانا دشوار ہے۔ اب یہاں پر ایک نقشہ ان مشہور بارہ کوٹریوں کا دیا جاتا ہے جو پرتھی راج کی اولاد نرینہ تقسیم ہوئی تھیں +

نقشہ سوم قسم سوم

نمبر	نام شاخ	نام کوٹری	نمبر	نام شاخ	نام کوٹری
۱	پورنملوت	نیمڑی	۷	پرتاب جی	معدوم
۲	بھیم جی	نرور	۸	بلبھدروت	اچرول
۳	سلطانوت	سورت	۹	سیدانجی	معدوم
۴	گنگاروت	ڈگی	۱۰	کلیانوت	رتوار
۵	ناتھاوٹ	چومون	۱۱	چتربھوجوت	بگرو
۶	روپسنگوت راجاوت	چندلائی	۱۲	پچانوت	لانبرہ

سرداران ماتحت کی چند جاگیرداروں کے نام یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

سنور - چوماؤ - باگرا - بہانپور - دھولیٹر - پیہلی - ماہر - دہونی - بانفری - یسکو - الور - لودہانہ - الیسردہ - پچپور - پاٹن - دودو - رونڈل - اٹاوہ - تنور - جیلو - سالی وغیرہ وغیرہ -

ان سرداروں میں جو مرتا ہے اور اس کی جتنی اولاد ذکور ہوتی ان ہی مین وہ ریاست تقسیم ہو جاتی ہے علےٰ ہذا سرداران ماتحت کی جائداد کا حال ہے اور اس طرح یہ کوٹریان سیکڑون ہوگئی ہیں - ان ٹھاکروں میں جو بڑا لڑکا ہوتا ہے - وہ ریاست کی گدی پر بیٹھتا ہے - اور اسی کے نام وہ جائداد نامزد ہو جاتی ہے لیکن دوسرے بھائیوں کا حصہ برابر ہوتا ہے اور یہی سرداران ماتحت سمجھے جاتے ہیں - اب یہاں پر مہاراجہ کی یکجدی کوٹریوں کا ایک شجرہ دیا جاتا ہے -
(دیکھو منسلکہ)

قسم چہارم

اس قسم میں ان مندروں کی زیادہ تر جاگیریں شامل ہیں جو ان کے خرچ کے واسطے علیحدہ کر دی گئی ہیں - اس میں بڑی بڑی جاگیروں کے پوجاری ہیں اور یہ مدپُن یا خیرات میں داخل ہے - نیز اس میں ان لوگوں کی جاگیریں بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی ملکی اور جنگی خدمتوں سے راج کو فائدہ پہونچایا ہے - وہ جاگیریں بھی اسی میں ہیں جن کو بطور انعام ملی ہیں - اس قسم کی آمدنی ۲۸۰۰۰۰ لاکھ ہے - علیحدہ علیحدہ تفصیل مشکل ہے -

پس راج کی آمدنی اس طرح تقسیم ہے -

خالصہ	خراجگذار اطاعت گزیں	جاگیردار نوکری والے	انعام و پُن
۳۸۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰

کل آمدنی ریاست یک کروڑ نہ لکھہ

تمت بالخیر

ضمیمہ

جے پور کے متعلق میری ذاتی واقفیت

تواریخی واقعات کے متعلق جو کچھہ تحریر ہوا وہ واقعات تاریخوں سے اخذ کئے گئے کہ جنکے بغیر تاریخ کا لکھنا غیر ممکن۔ ہاں باب دوم کے واقعات میں نے بڑی کوشش اور محنت سے زمانہ حال کے متعلق مختلف ذرایع سے لکھے ہیں کیونکہ تاریخوں میں صرف مہاراجہ سوائی رام سنگھ کے زمانہ تک کے حالات درج ہیں +

جے — میں نے شہر جے پور کئی دفعہ دیکھا لیکن ہفتہ بھر سے زیادہ کبھی قیام نہیں کیا۔ اس مرتبہ جب میں نے یہ تاریخ لکھی ہے مہینوں رہنے کا اتفاق ہوا اور میں نے یہ موقع غنیمت سمجھکر اپنی واقفیت کو بہت کچھہ بڑھایا۔ پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ مجھکو زیادہ واقف ہونیکی ضرورت ہے

شہر — یہ شہر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ایسا ہی خوبصورت اور خوش قطع ہے۔ ہر گلی کوچہ زاویہ قائمہ بناتا ہوا ایک دوسرے کو قطع کرتا ہے۔ ہر سڑک ۱۱۱ فیٹ چوڑی ہے رام گنج کے چوک سے چاند پول تک شہر کے چھہ بڑے بڑے حصے ہیں۔

مکانات — یہاں کے مکانات بلند اور خوش قطع ہیں جو معماروں کی استادی کا پتہ دیتے ہیں۔ اکثر مکانات چھہ چھہ آٹھ آٹھ انگل کے اسٹائیبہ تین وچار منزلہ بنے ہیں یہاں ہر مکان میں حوض چھہ بڑے جاتے ہیں یعنے نیچے کی منزل کا صحن جو کھلا ہوتا ہے اس حوض کے گرد مکان بناتے چلے جاتے ہیں جو منزلوں بلند ہوتے ہیں۔ یہ اکثر مربع ہوتے ہیں صحن اور جگہ بھی مکانات میں ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں اس قطع کے ہوتے ہیں کہ جسکا خصوصیت سے ذکر کیا گیا۔ گرمیوں میں یہ صحن گویا دوزخ کا سب سے نیچے کا طبقہ معلوم ہوتا ہے۔ اور ہوا مطلق نہیں آتی۔ بعض بڑے بڑے مکانوں میں یہ حوض متعدد ہوتے ہیں۔ یہاں ایسے مکانات بہت کم ہیں جن میں باہر کے رخ پر بڑے بڑے دریا کھڑکیاں ہوں بلکہ چھوٹے چھوٹے جھروکے ہوتے ہیں بعض اپنے

چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جن میں سے آدمی کا سر بھی نہیں نکل سکتا۔ اور اس لئے گرمیوں میں ہوا کے نہ آنے سے یہ قابل رہنے کے نہیں ہوتے۔ پس اس ظاہری خوبصورتی میں یہ کچھ ہے۔ گرمی میں یہ دلفریبندگی نفرت سے بدل جاتی ہے یہاں ہر مکان میں چھت (چاندنی) ہے جو گرمیوں میں شب کو نہایت آرام دہ جگہ ہے۔

اصطلاحات

جو گلی کا راستہ سڑک سے نشیب یا فراز کیطرف جاتا ہے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اوسکو کھرہ کہتے ہیں۔ ایسے کھرہ اکثر رام گنج بازار میں چاندپول جاتے ہوئے سیدھے ہاتھ کیطرف ہیں۔

ناسک

ہر گلی کو ناکس کہتے ہیں۔ حوض کو کنڈ۔ اور چوک کو چوپڑ بولتے ہیں۔ موری یہاں اس فصیل کے چھوٹے دروازہ کو کہتے ہیں جو دروازے سے چھوٹی ہوتی ہیں۔ یہ آٹھ بجے بند ہو جاتی ہیں۔

پیرس

شہر میں اگر سڑکوں پر دونوں طرف درخت لگے ہوتے اور ٹریموے چلتی ہوتی تو البتہ اسکا نظیر ہند میں دوسرا شہر نہ ہوتا اور اب بھی ہند کا پیرس کہا جاتا ہے۔ یہ بہت صحیح بات ہے کہ ریت کی وجہ سے یہاں ایسے مقامات بہت کم ہیں جہاں بارش کا پانی جمع ہو کر عفونت کا بخار پیدا کرتا ہو جو بیماری کا باعث ہے۔ لیکن یہاں کے گلی کوچہ ایسے ناپاک اور بعض ایسے تنگ ہیں جہاں کسی طرح صاف ہوا نہیں رہ سکتی اور اسی وجہ سے جب بہت سخت گرمی پڑتی ہے تو یہی گندگی مہلک مرض کا باعث ہوتی ہے۔ دوسرے ان گلی کوچوں میں مکانات ہر طرف اونچے اونچے ہیں جسکے باعث سخت گرمی اور بارش میں جبکہ حبس بےحد ہوتا ہے۔ صاف ہوا کے لئے لوگ ترستے ہیں اور مہلک امراض میں گرفتار ہوتے ہیں۔

مرض

بعض جگہ سڑکوں پر بھی ایسی غلاظت دیکھی جاتی ہے مگر کوئی انتظام نہیں۔

کام والے لوگ

یہاں کے عمائد اور کام والے لوگ سوائے چند مستثنے کے اکثر مغرور دیکھے گئے اور نہایت رعونت کے ساتھ اپنی اور ریاست کی سواریوں پر نکلتے ہیں۔ اکثر سنا گیا ہے کہ بعض حکام وقت انفصال مقدمہ قانون کا پاس و لحاظ نہیں کرتے

بلکہ کہتے ہیں کہ ہماری زبان قانون ہے۔ عدالت کی کرسی پر بیٹھکر اس طرح اپنے ملک
کے قانون کی توہین کرنا نہایت افسوس کی بات ہے۔ ایسے حکام سے رعایا کو انصاف
کی کیا امید۔ ایک دو صاحبوں سے مجھکو بھی ملنے کا اتفاق ہوا جو اپنے وعدہ کے
سچے ثابت نہ ہوئے اور جب ملنے کا اتفاق ہوا کاروبار کی کثرت کی شکایت سنی
ناظرین یہ نہ سمجھہ لیں کہ سست آدمی کو ہمیشہ زیادہ کام رہتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ واقعی بات ہے۔

رؤساء

یہاں کے رؤسا بعض اچھی حالت میں مغرور و مقتدر ہیں اور اکثر نشہ کے
ہاتھوں گرفتار ہیں۔ تہذیب اور علم کی روشنی سے کوسوں دور۔ تعجب کی بات
ہے کہ اپنے آباؤ اجداد کی کیفیت اور اصل و نسل کے ظاہر کرنے سے گھبراتے ہیں اسکی
خاص وجہ سمجھہ میں نہیں آتی۔ میں نے راؤ صاحب نیندڑ سے ان کی جاگیر کی کیفیت کے
متعلق دریافت کیا لیکن باوجود کئی تقاضوں کے انہوں نے جواب گوٹالا۔ ہاں ایک بات
اچھی ہے کہ جب کوئی شخص راج میں یا کسی ٹھکانے میں ملازم ہو جاوے پھر اسکو برطرف
کرنا معیوب سمجھتے ہیں جب تک کہ کوئی اس سے ایسا ہی قصور سرزد نہ ہو یا وہ خود
استعفا نہ دے۔ دوسرے ان راجپوتوں میں پردہ کا سخت بندوبست ہوتا ہے
جیسا کہ مسلمانوں میں۔ لونڈیاں باندیاں باہر کا کام کرتی ہیں اور جب کبھی عورات دوسرے
گھر مہمان جاتی ہیں تب بھی سواری کو اوپر سے ایک بڑی سفید چادر سے لپیٹا جاتا
ہے۔ اور نیچے کیطرف باندھ دیا جاتا ہے۔ اس سواری کے گرد سپاہی ہوتے ہیں
بعض ایسے پردوں میں دونوں طرف گول یا چوگوشے چھوٹی چھوٹی سی لوہے کی
کی جالیاں لگی ہوتی ہیں۔ راج میں اور بڑے بڑے ٹھکانوں میں ان باندیوں کو
گانا بھی سکھایا جاتا ہے جو رسوم شادی بیاہ پر گاتی بجاتی ہیں۔ میں نے ایسا گروہ
ایک موقع پر دیکھا ہے جو دف پر گاتی تھیں انکو پاترین بھی کہتے ہیں۔

تعل

یہاں کے تعلیم یافتہ لوگ تو اکثر اچھی حالت میں ہیں لیکن عوام کی حالت نہایت
تاریکی میں پڑی ہوئی ہے۔ بے مروتی۔ بے وفائی۔ بے شرمی۔ دغابازی۔ کج خلقی۔
تو گویا گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ صرف مرد نہیں۔ عورتیں بھی مردوں سے سوا ہیں۔ بیمروتی

اور بیوفائی کے ثبوت میں ایک عام خیال ہے کہ یہاں کی خاک میں ہی محبت نہیں اور یہ صحیح ہے کہ اگر سوکھی یا گیلی ریت کپڑوں سے لگ جاوے تو اس سے کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا - سوکھی تو اسی وقت جھڑ جاتی ہے - گیلی جب سوکھ جاتی ہے صاف ہو جاتی ہے - جو لوگ یہاں کی خاک سے بنتے ہیں ان میں محبت و مروت کہاں -

یہاں کی عورات علے العموم بد قطع بد وضع - بدتمیز اور ناپاک ہوتی ہیں شاذو نادر ہی کوئی آنکھ ناک سے درست ہوتی ہو - البتہ لکڑی والیاں اور موچنیں اچھی ہیں اور رنگت بھی صاف - حیا یہاں صرف گھونگٹ کا نام ہے - گھونگٹ نکلا ہوا - پیٹ اور سینہ کھلا ہوا - بے حیائی کی حد ہے کہ کنوؤں پر بیٹھکر مادر زاد ننگی نہاتی ہیں صرف ایک عورت راہ کی طرف اپنی ذراسی اوڑھنی دونوں ہاتھوں سے تان لیتی ہے - الحیاء نصف الایمان - لیکن جب ایمان نہیں تو حیا کیسی -

پیشہ ور لوگ بہت ہیں - کوئی خاص تجارت جے پور کی نہیں البتہ جو سیٹھ ساہوکار ہیں وہ ہنڈیو نکا لین دین زیادہ کرتے ہیں علے العموم یہاں کے سب باشندے آسودہ ہیں اور قریب قریب ہر ایک کی بڑی بڑی ذاتی حویلیاں ہیں -

یہاں کی عام زبان مارواڑی ہے جو غیر ملک کا باشندہ نہیں سمجھ سکتا - آباڑہ بمعنے ابھی یہاں کی مشہور ہے چاہے تینوں برسیں گذر جاویں -

عام لباس یہاں کا سوائے مسلمانوں کے ایک انگرکھی گھٹنوں تک دھوتی اور پگڑی ہے - لیکن بڑے لوگ انگرکھے پہنتے ہیں جو خوب نیچا ہوتا ہے - پگڑیاں کئی قسم کی باندھی جاتی ہیں - بغیر پگڑی کوئی شخص ڈیوڑھی میں نہیں جا سکتا -

پولیس یہاں کی اچھی اور بارعب نہیں - میں نے خود دیکھا ہے کہ جس جگہ تختہ پیشاب کرنے کی ممانعت کے واسطے لگا ہے اسکے نیچے لوگ پیشاب کرتے ہیں اور پولیس والا کھڑا ہوا انکی دھوتیوں اور پاجاموں کے بند و کشا کا تماشا دیکھا کرتا ہے - ایک جگہ میں نے پولیس مین کی سر سے پیر تک وردی کی چندیاں لٹکائے

ہوئے دیکھا اور پھر اس پر کمر بیٹی۔ اتفاقاً کوتوال صاحب بھی اس طرف سے نکلے اس سپاہی نے جس فوجی قاعدہ سے سلام کیا ہے وہ بیشک مضحکہ کے قابل تہا۔ بعض پولیس کی بدچلنی اور چوری کے واقعات سنے اور دیکھے گئے اور بھی بہت سی برائیاں ہیں جن کا ذکر یہاں مناسب نہیں پھر ایسی پولیس سے رعایا کی امن کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

فوج یہاں کی جیسا کہ مشہور ہے ایسی خوفناک نہیں بلکہ ریاست کی حیثیت سے بہت کم اور معمولی حالت میں ہے۔ ناگہ جو مشہور ہیں یہ کوئی باقاعدہ فوج نہیں یہ لوگ کھیتی کسائی کرتے ہیں دو دو چار چار روپیہ راج سے تنخواہ پاتے ہیں کہ وقت ضرورت سرکار کی مدد کریں۔ ان کا سنا گیا ہے کہ اگر لڑائی میں ایک بھی آدمی مارا جاوے تو جنبک رام جی کی مورتی کو (جیسا کہ وہ اپنے آپکو سمجھتے ہیں) جلا نہ لیویں لڑتے نہیں ہاں لوٹ میں ہنر ہیں۔

جن کو مہاراجہ صاحب تعظیم دیتے ہیں وہ تعظیمی سردار کہلاتے ہیں اور وہ تعظیم کیا ہوتی ہے۔ جسوقت کوئی تعظیمی سردار دربار میں جاتا ہے تو حضور صاحب اپنے جسم کو بطور تعظیم تھوڑی جنبش دیتے ہیں اور یہی تعظیم ہے پھر باقی سردار ونکو لازم ہے کہ کھڑے ہوکر اسکو تعظیم دیں۔ یہاں ہاتھی کی جاگیر۔ پالکی کی جاگیر بھی دیجاتی ہے۔ علی ہذا پالکی کی جاگیر بعض کو کسی خاص وجہ سے بھی جاگیر ملتی ہے اور وہ اعزازی کہلاتی ان کے اور جو جاگیردار ہیں ان کا ذکر اوپر آچکا ہے +

عموماً یہاں سال میں تین نذریں ہوتی ہیں۔ ایک دسہرہ دوسرے دیوالی۔ تیسری سالگرہ پر۔ سالگرہ کی نذر کے وقت ہر ایک درباری کو سر سے پیر تک سرخ کپڑے پہننا ضروری ہیں ورنہ دربار میں نہیں جا سکتا۔ یہ نذریں کل ٹھاکر اور کل اہلکاروں سے جن کی تنخواہ پندرہ روپیہ تک ہے لیجاتی ہیں اسکی شرح کم سے کم ایک روپیہ ہے۔ ہر نذر دینے والے کو اختیار ہے کہ خود دربار میں جاکر نذر دیسکتا ہے اور جو حاضر دربار نہ ہو تو نذر مقررہ جاگیر یا تنخواہ سے وضع ہوجاتی ہے۔

انگریزی اقتدار بڑھا ہوا ہے۔ ریزیڈنسی کے احکام کی تعمیل جبتک نہ ہولے اہلکار ونکو چین نہیں آتا کیونکہ دور میں مہاراجہ صاحب کا ہی حکم ہے۔ جہاں ریزیڈنٹ صاحب بہادر

رہتے ہیں وہ ماجی کا باغ کہلاتا ہے۔جو شہر سے بہت دور ہے۔

محرم — محرم یہاں کے اچھے اور عقیدے کے ساتھ ہوتے ہیں مہاراجہ صاحب کی ہر پلٹن کے بیڑہ میں ایک ایک تعزیہ بنتا ہے جسکا خرچ خزانہ سے دیا جاتا ہے۔یہ تعزیہ بڑے اور ابرک کے کام کے ہوتے ہیں اور نہایت خوبصورت بنتے ہیں خود حضور صاحب کا تعزیہ چھوٹا نفیس خوبصورت چاندی کا بنا ہوا ہے جسپر سونے کا ملمع ہے۔ایک تعزیہ خالص چاندی کا جولاہوں کا ہے دو تین تعزیہ زری کے ہیں جو دفن نہیں ہوتے بلکہ کپڑا اٹھا کر کربلا سے واپس لائے جاتے ہیں۔یہاں ایسے تعزیے بڑے بڑے گڑھے کھود کر دفن کئے جاتے ہیں اور بھی بہت سے تعزیے بنتے ہیں جن کی تعداد دو سو تین سو کے مابین ہوتی ہے۔

دیوالی — دیوالی یہاں کی مشہور ہے۔گلتا جی کے مندر کی روشنی اور امبیر کے پہاڑ کے چراغان شہر سے نہایت پرلطف نظارہ ہے۔شہر میں بھی مندروں اور مکانوں پر اچھی اور بہت روشنی ہوتی آتش بازی بھی چھوڑی جاتی ہے۔

دیوالی دسہرہ — دیوالی اور دسہرہ کے بعد مہاراجہ صاحب کے جلوس کے ساتھ سواری ہوتی دیوالی کی سواری میں نے بھی دیکھی ہے یہ سواری مارگ پالی کہلاتی ہے یعنی پیدل اگرچہ اس میں حضور صاحب گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں لیکن ہمراہی سب سردار پیدل ہوتے ہیں۔علاوہ اور جلوس کے خاصہ گھوڑوں کا کوتل زرین ساز اور نقرئی و طلائی زیور پہنکر آگے آگے چلنا عجیب پرلطف سمان ہے۔مہاراجہ صاحب بہادر کی سواری کے پیچھے ماہی مراتب ہوتا ہے۔یہ شاہی زمانہ سے قاعدہ چلا آتا ہے جسکا لحاظ اب تک کیا جاتا ہے۔

سورج ستمی — مشہور میلوں میں دو میلہ ایک سورج ستمی دوسرا ایام قومی کا ہے۔سورج ستمی کا میلہ بڑی دھوم سے ہوتا ہے جس میں رتھ کی پوجا حضور صاحب کرتے ہیں اور بڑی شان و شوکت مہاراجہ صاحب کی سواری نکلتی ہے۔مگر جس سال میں نے دیکھا تو بوجہ انتقال ملکہ معظمہ یہ میلہ بالکل بے رونق تھا۔مہاراجہ صاحب سوار نہیں ہوئے۔صرف رسم پوری کرنے کے لئے رتھ نکالا گیا تھا اس میں چار گھوڑے جتے ہوئے تھے رتھ میں چھوٹا

چھوٹی چھوٹی مورتیں اور پوجا کا سامان تہا جسکے آگے ایک پوجاری بیٹھا ہوا تھا اس راستہ کے آگے پیچھے کچھ جلوس تھا۔ یہ چھوٹے چوک کا چکر لگاتا ہوا غلطہ کیطرف چلا گیا۔

رام نومی

رام نومی کا میلہ بالکل گنواروں کا ہے ہزارہا گنوار دور دور کے گاؤں سے اگر جمع ہوتے ہیں دف بجاتے ناچتے اور فحش گاتے پھرتے ہیں عورات اسکا جواب دیتی ہوتی ہیں۔ ایسے گنواروں کے پچاسوں گروہ ہوتے ہیں جن میں شرم وحیا مطلق نہیں ہوتی۔ غرض یہ میلہ اس غرض سے ہوتا ہے کہ پھاگن میں جو بے شرمی اور بے حیائی کی کسر رہگئی ہو وہ اس روز پوری کرلی جاوے۔ بعض جوانمرد عورتوں پر بے باکانہ ہاتھ ڈال بیٹھتے ہیں اور وہ بھی برا نہیں مانتی گو اس روز ہر ناجائز حرکت جائز تصور کرلیجاتی ہے۔ شام کے قریب غلطہ کیطرف سے ایک مندر آتا ہے۔ یہ مندر ایک سکھپال سا ہوتا ہے جسکے اندر مورت ہوتی ہے آگے جلوس اور پیچھے چار ہاتھی ہوتے ہیں ان ہاتھیوں پر چار لڑکونکو اچھے کپڑے اور زیور پہناکر بٹھلاتے ہیں۔ سروں پر مکٹ ہوتا ہے۔ جیسا اکثر کنہیا کی تصویروں میں دیکھا جاتا ہے۔ ان لڑکوں کے ہاتھ میں کمانیں اور شائید تیر بھی ہوتے ہیں۔ یہ مندر چاندپول کیطرف جاتا ہے۔ اسکے چلے جانے کے بعد میلے کا اختتام ہے۔ اس میں لوگوں کا بڑا اژدہام ہوتا ہے۔

میلہ گنگور

اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے میلے ہوتے ہیں بلکہ قریب قریب ہر مہینہ میں ایک میلہ کسی جگہ ضرور ہوتا ہے اس میں گنگور اور تیجوں کا میلہ ہے جو دو روز رہتا ہے۔ پہلے روز مہاراجہ صاحب اور ان کے سب سردار سرخ کپڑے پہنتے ہیں۔ دوسرے روز سبز۔ یہ گنگور ایک پتلی ہوتی ہے جو اچھے کپڑوں سے منڈھی ہوتی ہے اور ہزارہا روپیہ کا زیور اسکو پہنایا جاتا ہے یہ گنگوری دروازہ سے ہوکر چینی برج کے نیچے جاتی ہے جہاں سے مہاراجہ صاحب سیر دیکھتے ہوتے ہیں اسکے آگے روشنی اور مہتابیں و باجہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور بھی بہت سے سرداروں کی گنگوریں ہوتی ہیں مگر مہاراجہ صاحب بہادر کی گنگور بلحاظ زیور اور

کپڑے کے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ یہاں سے ہوتی ہوئی تال کٹورہ پر جاکر ایک مخصوص مقام پر رکھی جاتی ہے اور وہاں تمام رات رکھی رہتی ہے یہاں کچھ آتش بازی چلتی ہے اور شاید گانا وغیرہ بھی ہوتا ہے +

عیدین — عیدین کے میلہ بحیثیت آبادی مسلمانان بہت اچھے ہوتے ہیں۔ قاضی صاحب کے لئے جلوس مقرر ہے وہ قاضی صاحب کے ہمراہ ہوتا ہے۔ اور توپ بھی ہوتی ہے جو بعد نماز سر کیجاتی ہے البتہ عیدگاہ کے لئے بہت دور جگہ قرار دی گئی ہے اگر چاندپول والی عیدگاہ جاویں تو آنے جانے میں ان کو دو تین میل کا راستہ طے کرنا پڑے۔ عیدین اور شبرات کے ایک روز بعد مولانا

میلہ ٹر — صاحب کے مزار پر ٹر کا میلہ ہوتا ہے۔ شبرات کی ٹر میں نے بھی دیکھی ہے اس میں آتشباز اپنے اپنے وزن بھرے ہوئے چھوڑتے ہیں۔ زیادہ تر بچھو۔ چھچوندر۔ ہوائی وغیرہ ہوتی ہیں۔ بعد نماز مغرب کچھ آتشبازی کے چکر بھی چھوڑے جاتے ہیں۔

طریقہ پنشن — پنشن کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص نے بیس برس پورے کر لئے وہ نصف تنخواہ پنشن پانیکا مستحق ہے۔ جسنے پندرہ وہ تہائی اور جس نے ۹۔ اسکو سال بھر میں ایک مہینہ پنشن کے طور پر ملے گا۔ پنشن کی تقسیم سالانہ اور ششماہی ہوتی ہے +

شادی بیاہ — شادی بیاہ میں یہاں بہت کچھ خرچ کرتے ہیں اور ریاست سے اکثر سامان جلوس وقت طلب ملجاتا ہے۔ مثلاً باجہ۔ پلٹن کے سپاہی۔ ہاتھی وغیرہ وغیرہ صرف نوا تنا کچھ ہوتا ہے اور جلوس بھی واجبی لیکن نہایت بدانتظامی دیکھی گئی اور اسلئے ان کی مجالس شادی بیاہ وغیرہ میں کچھ بھی دلچسپی اور رونق نہیں ہوتی بلکہ بدتہذیبی کا ایک دریا ہوتا ہے۔ کہ موجیں مارتا ہے۔ شادی کے موقعہ پر ان کی عورات عام مجمع میں ایسی ایسی فحش گالیاں بکتی ہیں کہ نعوذباللہ اور اسی پر منحصر نہیں۔ شوقین عورتیں گروہ گروہ سڑکوں پر فحش گاتی ہوئی نکلتی ہیں۔ اور گانا تو ان کا معمول ہے۔ اپنے اپنے مکانوں پر چند عورتیں جمع ہو کر

نصف شب یا صبح تک بیٹھی گایا کرتی ہیں اور کیا گاتی ہیں؟ ان کا گانا کچھہ ایسا مسلسل ہوتا ہے۔ کہ جب تک گیت پورا نہ ہو جاوے کہیں ٹھہرتی نہیں آواز ایسی دلخراش ہوتی ہے کہ سعدی صاحب کی وہ حکایت یاد آجاتی ہے کہ جہاں آپ ایک مجلس میں جاکر پھنس گئے تھے اور قوال کے گانے سے تنگ آکر صاحب خانہ سے فرماتے تھے۔ کہ یا تو اس قوال سے کہو کہ چپ رہے یا دروازہ کھولدو کہ میں باہر چلا جاؤں اور پھر اسی کے ہاتھہ پر آپ نے سماع سننے سے توبہ کی تھی۔ بعض عورات ایسا بھی گاتی ہیں کہ جس سے ٹھمری۔ دادرہ۔ غزل وغیرہ کی شناخت ہوتی ہے۔ مگر اس قسم کی عورات اکثر مسلمان یا کھنگنیں ہیں +

مندر و مسجد

شہر میں مندر بکثرت ہیں اور ہونا بھی چاہئے بعض مندر بہت بڑے بڑے عالیشان ہیں جن میں ایک گوبند جی کا مندر عام پرستشگاہ ہے اور دور دور سے لوگ آتے ہیں مسجدیں بھی بہت ہیں (اتنے بڑے ہندو شہر میں سو پچاس مسجدیں ہوتی بھی غنیمت ہیں۔ لیکن یہاں تو مساجد کی تعداد تین سو چار سو کے قریب ہے)

گرجا

ریاست میں کل چار گرجا مختلف مقامات پر ہیں جہاں ہر ہفتہ نماز ہوتی ہے۔

قبرستان

عام قبرستان گھاٹ دروازہ کے باہر ہے باقی۔ چاندپول کا قبرستان چاندپول کے باہر ہے۔ موتی کٹلہ کے باہر بھی قبرستان ہے جہاں جسکو نزدیک پڑتا ہے وہاں دفن کرتا ہے۔

مطبع

یہاں ایک سرکاری مطبع ہے جس میں سے ایک سرکاری اخبار جے پور گزٹ اردو ہندی میں ہفتہ وار نکلتا ہے دوسرا مطبع ہیرالال پریس ٹکسال کے پاس ہے جس میں انگریزی اردو۔ ہندی کی چھپائی ہوتی ہے اسکے مالک و مہتمم ہیرالال خوشنویس ہیں +

خوراک

خوراکیں یہاں سرراہ ہوتی ہیں۔ پالتو نہیں کھانا دیا جاتا ہے کھانے میں شیرینی۔ کچوریاں پوریاں اچار وغیرہ ہوتا ہے۔ جسکو ہنود بڑے شوق سے بیٹھکر کھاتے ہیں اور اس شرکت سے خوش ہوتے ہیں بعض مسلمانوں میں بھی اسی طرح کھلاتے ہیں +

گوٹ

مراح مشغلہ عوام کا گوٹ ہے شہر ہزاریاں پانسو بنکر گوٹ کرتے ہیں اور یہ گوٹیں اکثر گھاٹ

پر ہوتی ہیں جہاں کے باغات اور مکانات اسکے لئے وقف ہیں۔ تعلیم یافتہ اکثر مشاعرہ کرتے ہیں ایک دو جگہ ان کی خانگی انجمنیں بھی سنی گئی ہیں۔ سواری کیلئے کرایہ کی گاڑیاں سانگانیر دروازہ کے باہر ملتی ہیں جہاں انکا اڈا ہے۔ شہر میں اکثر چوک میں بھی سواری مل جاتی ہے۔ ایک گھوڑ یکا یکہ جسمیں چار آدمی تنگی سے بیٹھ سکتے ہیں سب میں سستی سواری ہے باقی ایک گھوڑے اور دو گھوڑوں کی بند اور کھلی بگھیاں بھی کرایہ پر چلتی ہیں جسکا شرح محصول کا تختہ کمیٹی کیطرف سے سانگانیر دروازہ کے باہر عوام کی آگاہی کے لئے لگا ہے یا جس سے چو ٹھہر جائے۔ راج میں بہت پرانی سواری رتھ ہے۔

اسٹیشن — اسٹیشن شہر سے دور ہے لہذا رات کی گاڑیوں میں جبکہ شہر کا دروازہ بند ہو جاتا ہے جو مسافر آتے ہیں انکو صبح تک باہر ہی رہنا پڑتا ہے۔

ہوٹل — اسٹیشن کے قریب ہی ایک ہوٹل ہے جو رستم جی ہوٹل کے نام سے مشہور ہے یہاں دیسی اور انگریزی مسافروں کے آرام کا اچھا بندوبست ہے۔ اور کرایہ بھی واجبی لیا جاتا ہے دوسرا قیصر ہند ہوٹل جو خواجہ صاحب کی دکان کے قریب ہے

سرائے — سانگانیر دروازے کے باہر کئی سرائیں ہیں لیکن یہ آرام کی جگہ نہیں البتہ اسی کے متعلق جو مکان چھوٹے چھوٹے کرایہ پر مل جاتے ہیں وہ اس سے بدرجہا بہتر ہیں اگرچہ کرایہ زیادہ دینا پڑتا ہے مگر مسافر آرام سے رات بھر سوتا ہے۔ شہر میں بھی بہت مکان ہیں جو کرایہ پر مل جاتے ہیں +

رنڈیاں — رنڈیاں یہاں سب بالدار ہیں اور نقارہ پر گاتی ناچتی ہیں برات کے ساتھ پیدل جاتی ہیں۔ قریب قریب کل بڑے ڈیرے والی رنڈیاں راج میں ملازم ہیں۔ اور باری باری سے اپنی نوکری ادا کرتی ہیں۔ محمد علیخاں قوال۔ اور متھرا والے نقال ملازم ریاست مشہور ہیں +

ملک کے حالات — کسی ملک کے حالات سے پورے طور پر واقف ہونے کے لئے ایک زمانہ درکار ہے کچھ تعجب نہیں اگر میری واقفیت نے اس میں غلطی کی ہو کیونکہ مجھکو یہاں آئے ہوئے صرف ایک سال کے قریب ہوا اور اس عرصہ میں بھی کئی بار سفر کرنا پڑا۔ لہذا میں ناظرین سے اپنے اغلاط کی معافی چاہتا ہوں۔ فقط

پیسہ اخبار لاہور

جس میں ہر ہفتہ ملک کے تمام ضروری معاملات پر اعلےٰ درجہ کی رائے زنی کیجاتی ہے اور انگریزی عربی ترکی وغیرہ اخبارات کے مضامین ترجمہ ہو کر درج ہوا کرتے ہیں اور جسکو باقی تمام اردو اخبارات سے زیادہ اور تازہ خبریں بہم پہونچانے کا فخر حاصل ہے۔ ہر ہفتہ دنیا کے کسی مشہور شخص کی تصویر و حالات بھی چھاپے جاتے ہیں۔ بوجہ اپنی نہایت ارزاں قیمت اور ہر دلعزیز پالیسی کے ہندوستان بھر کے تمام اردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا ہے قیمت معہ محصولڈاک فقط اڑھائی روپے (عیعہ) پیشگی قیمت کی وصولی پر تین نادر کتابیں ہر ایک خریدار کو مفت ملتی ہیں۔

انتخاب لاجواب

دنیا کے تمام نہایت دلچسپ اخباروں۔ مفید کتابوں اور تقریروں کا عطر مجموعہ جس میں ہزارہا ایسے قیمتی علمی اور عملی مضامین دل بہلاؤ اور تعلیم کے لئے درج ہوتے ہیں کہ جو اور کسی ذریعہ سے اردو زبان میں مل نہیں سکتے ہندوستان میں کسی زبان میں اس قسم کی کوئی کتاب یا رسالہ نہیں چھپا اردو زبان میں بے نظیر نعمت ہے۔ ناظرین میں کئی قسم کے انعام تقسیم ہوتے ہیں اور نامہ نگاروں کو معاوضہ دیا جاتا ہے ہفتہ وار اشاعت ۲۴ صفحہ کلاں قیمت معہ محصولڈاک چار روپے (للعہ)

بچوں کا اخبار

انگلستان اور امریکہ میں کم از کم ایک سو اخبار بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق شائع ہوتے ہونگے۔ مگر اردو زبان میں تمام ہندوستان میں ایسا ایک اخبار یا رسالہ بھی شائع نہیں ہوتا۔ اس کمی کے پورا کرنے کے لئے بچوں کا اخبار بڑی آب و تاب کے ساتھ کارخانہ پیسہ اخبار سے ہوار شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اور اسے ملک کے تمام اخبارات اور اہل الرائے لوگوں اور محکمہ تعلیم کے اکثر افسروں نے بچوں کے اخلاق آداب اور تعلیم و تربیت کے لئے نہایت مفید تسلیم کیا ہے کوئی بال بچہ والا گھر اس سے خالی نہ رہے قیمت سالانہ معہ محصولڈاک دو روپے چھ آنہ (عیہ) (درخواستوں کا پتہ مینیجر پیسہ اخبار لاہور)